وماہو بقول شاعر

شاہد عذرا عذار۔ دلبر لیلی رخسار۔ ازرنگ صور دلربائے عشق و محبت۔ گلدستہ گلہائے متنوعہ

توحید و نعت و منقبت

زادہ ابکار افکار پیر میخانۂ طریقت۔ ساقی عشرت کدۂ حقیقت۔ مرکز پرکار توحید۔ نقطۂ دائرۂ تفرید۔

ضیائے شمع وحدت۔ شمع بزم معرفت۔ برگزیدۂ انفس و آفاق۔ حضرت مولوی شاہ محمد دلدار علیصاحب

مذاق یعنے نور دیدۂ مشتاق۔ موسوم بہ

کلام دلدار علی مذاق

بہ تحلیۂ ترتیب فخر الاماثل والافاضل۔ مرضیۃ السجایا۔ محمودۃ الخصائل۔ ذو المجد العلی۔ والفخر الجلی۔

جناب مولوی محمد ایثار علی۔ خلف الصدق و سجادہ نشین حضرت مصنف علام مرحوم مغفور۔

بمشاطگی مساعی جمیلہ

معدن اصناف وداد جناب منشی محمد آغا جان صاحب لکھنوی مرید خاص حضرت مصنف

بکرسی طبع وکٹوریہ پریس بدایون جلوہ گر گردید

بار اول ۱۰۰۰ جلد　　قسم اول عمر　　قسم دوم عہ/

غزل

بجان و دل ہے یہ بندہ نیازمند تیرا
نیاز کیا کرے مولا نیازمند تیرا

یہ نقد جان و دل اپنا ہی تجھ سے نذر و نیاز
کہ مال و زر نہیں رکھتا نیازمند تیرا

پڑے ہوں نثار یہ سر سہی نیاز کو کچھ
جھکون میں ہو کے سراپا نیازمند تیرا

جو ہو تو نذر دُرِ چشم بہائے اشک قبول
بہائے آنکھوں سے دریا نیازمند تیرا

میں جان و دل سے ہوں اے نازنین تری زبان
فدا ہی جی سے ہمیشہ نیازمند تیرا

تمہارے قدموں پہ سر شمع کا جھکا دیکھا
ہر ایک چیز کو پایا نیازمند تیرا

حضور میں ہو تب و لیت ہدیہ مدح
یہ پیش کرتا ہے تحفہ نیازمند تیرا

قبول رکھئیے مری اس نیازمندی کو
نیازمند ہوں تیرا نیازمند تیرا

سکھلے ہیں بندہ نواز آپ کا جو راز و نیاز
تو ناز کرتا ہے کیا کیا نیازمند تیرا

علاوہ دل و جان سے بنا کے لایا ہے
نیاز کے لئے دلوا نیازمند تیرا

سبھی زمانے میں مشہور ہے کلام ذاق
پسند ہو سخن لیو گیا نیازمند تیرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سید المرسلین خاتم النبیین
محمد و آلہ و اصحابہ الطیبین الطاہرین

پڑھو میں بسم اللہ الحمد مجھ سے حمد حمید کیا | وہی ہے حامد وہی ہے محمود اوسکو احمد نے ہے سراہا

صفات کیا ذات پاک کے ہون ہے سب اوسی ذات کا ظہورا | وہ پاک ذات و صفات سے ہے وہی ہے ذات و صفات و اسما

وہی احد ہے وہی ہے واحد وہی احد ہے وہی نرالا | ہے وحدہ لاشریک لاریب وہ فرید و وحید یکتا

وہی ہے احمد وہی محمد وہی سراہا گیا ہے سبکا | اوسکو حمد و ثنا ہے لائق اوسکو صلِّ علیٰ ہے زیبا

سبکو پایا کبیر الاکبر ہے اکبر الاکبر اوس کا پایا | ہو العلی العظیم و اعظم ہو الجلیل الاجل و اعلیٰ

صفات میں پنجتن کے ہیں عقول عشرہ ہیں میں کہوں کیا | کہ نور یکذات پانچ تن ہیں یکیوں ہوں ششدر حواس خمسا

اوسی سے ہیں شش جہت مزین انہیں سے چودہ طبق ہیں روشن | ظہور نور محمدی ہیں ہوے جو بارہ امام پیدا

رسول سلطان دو جہان ہیں خلیفہ چار اونکے رازدان ہیں | امیر اکبر امیر اعظم امیر اغنی امیر اعلیٰ

بزرگ ہین چار یار سرور ہے ایک سے ایک انمین بہتر — ہر ایک آئینہ ہین انہیں سے ہے پیشوا امت نبی کا
یہی ہے تعریف انکی جو حق نبی کے اصحاب ہین بر حق — صحابیون کے ہے حق خدا مند حق سے راضی ہو جو صحابا

جو انبیا اور اولیا ہین شہید و صالح ملائکہ ہین
جو اہل ایمان باولا ہین مذاق کو سب ہے تولا

سخن ہے نا خدا دیوان سفینہ بحر وحدت کا — روان اشعار کی بحرون سے اک طوفان ہے کثرت کا
نہتا کچھ امتیاز آلودہ دامن پاک دامن مین — سیہ کاری سے میری نور چمکا تیری عصمت کا
ہے نقل لوح محفوظ اپنے دیوان کا ہر اک صفحہ — وہی لکھتا ہون مین جو ہے نوشتہ کلک قدرت کا
لکھونگا لوح دل پر اب شہادت تیری وحدت کی — قلم ہاتھ آگیا ہے مجکو انگشت شہادت کا
اوسی اک اصل سے ہر فرع نکلی راست تو یون ہے — سمجھتا ایک ہی شجرہ ہون ہفتاد و دو ملت کا
بشکل آئنہ صورت نما ہے ریگ صحرائی — نظر آتا ہے ہر ذرہ مین نقشہ مہر طلعت کا
ہم اپنے قد کو بھی سمجھے ہین ہر ساعت وہی قامت — قیامت ہے کہ یان ہر دم ہے ہنگامہ قیامت کا
تصور ہے کسی صورت کا اٹھتے بیٹھتے مجکو — اٹھاتا ہون مین ہر اک انجمن مین لطف خلوت کا

مئے دو آتشہ کو کفر و دین کی لیکے ساقی سے
مذاق اک جام مین پی جا یہ مشرب ہے محبت کا

علیم تو ہی کلیم تو ہی سمیع تو ہے بصیر تو ہے — مراد کون و مکان تو ہی ہے مرید حق و قدیر تو ہے
تو ہی ہے ذات و صفات اسما تو ہی ہے ہر قول و فعل سب کا — محیط ہے تو بجملہ اشیا ہر ایک شے کا خبیر تو ہے
تو ہی ہے اول تو ہی ہے آخر تو ہی ہے باطن تو ہی ہے ظاہر — تو ہی ہے مظہر تو ہی مظاہر ظہور تو ہے ظہیر تو ہے

تو آگے پیچھے ہے دائیں بائیں تو نیچے اوپر تو باہر اندر
ازل سے لے تا ابد ہے اے جان تو ہی الآن او کما کان
تو ہی ہے بے پردہ پردے والا بدیدہ دل ہے تو نور الا
تو ہی مکین ہے تو ہی مکان ہے تو آپ تیار لامکان ہے
تو ہی ہے مشہود تو ہی شاہد تو ہی شہید اور شاہد ہے
تو ہی وجود و عدم ہے جانی تجھی سے ہے سب کی زندگانی
تو لاتعین ہے اور تعین تو ہی ہے بے صورتی و صورت
تو ہی ہے ہادی تو ہی مضل اور ترا سب اسلام و کفر ہے ظل
تو ہی ہے معبود تو ہی عابد تجھی کو ہے بندگی خدائی
سبھوں کی قوت ہے آپ ہی کی یہ جنبشیں ہیں دست و پا کی
تو ہی ہے مطلوب تو ہی طالب تجھی کو ہے طلب ہے تو ہی آشنا
تو ہی ہے میں اور تو ہی ہے تو اور تو ہی آ ہے تو ہی ہے آشنا

تو جسم و جان ہے تو ہی جہان ہے جہان میں روشن ضمیر تو ہی
ہے عرشی فرشی سے پاک سبحان ایک حسینا سیر تو ہی
کھلی ہوں یا بند ہو ویں آنکھیں نظر میں بے نظیر تو ہی
تو ہی ہے جان اور تو ہی جہان ہے جہان جان کا مشیر تو ہی
تو ذکر و شغل و مراقبہ ہے محیط جان دلپذیر تو ہی
تو ہی ہے اک جان دو جہانی ہے صغیر و کبیر تو ہی
بمعنی نکتہ نواز تو ہی بہ لفظ پھر حرف گیر تو ہی
ہے حکم سے تیرے حق و باطل شہنشہ لے وزیر تو ہی
بشر کی امید و بیم تو ہی بشیر تو ہے نذیر تو ہی
تجھی سے ہے لغزش پا پھر آپ ہی دستگیر تو ہی
مرید و طالب کا تو ارادہ مراد پیر و فقیر تو ہی
کلام ما و شما تو ہی ہے سب ان و آن کی ضمیر تو ہی

تو ہی ہے ذوق علی اعلی تو ہی مذاق عمر تو لا
تو ہی ہے ساقی تو ہی ہے مولا شراب خم غدیر تو ہی

ہے خدا سے یہ دعا ہر دم خدا کا ساتھ ہو
جان و تن ہو نور اللہ و محمد کا ظہور
ساتھ ہو وے دین و دنیا میں رسول اللہ کا

ہر قدم پر سرور ہر دوسرا کا ساتھ ہو
جل و اعلے شانہ صل علے کا ساتھ ہو
دونوں عالم میں خدا کا مصطفے کا ساتھ ہو

ساتھ ہو میرا نبی کا عترت قرآن کا
مصحف ناطق کلام کبریا کا ساتھ ہو

کام ہون دونون جہان کے خیر اور برکت کے ساتھ
دو جہان مین برکت خیر الوری کا ساتھ ہو

ساتھ ہو انکا جو ساتھی ہون رسول اللہ کے
ساتھ ان بندونکا ہو جنکا خدا کا ساتھ ہو

پنجتن بارہ امام اور چاردہ معصوم کا
چار یار جان نثار مصطفے کا ساتھ ہو

ساتھ ہو حضرت کے آل اصحاب کا احباب کا
صالحین و انبیا و اولیا کا ساتھ ہو

خود معیت مین ہون خاصان و محبان خدا
جب حبیب خاص محبوب خدا کا ساتھ ہو

خیر سے جس وقت یارب خاتمہ بالخیر ہو
خاتم پیغمبران خیر الوریٰ کا ساتھ ہو

ساتھ ہون حضرت علیؑ حضرت حسنؑ حضرت حسینؑ
خاتمہ کے وقت حضرت فاطمہ کا ساتھ ہو

عشق مین شاہ شہیدان کے شہادت ہو نصیب
میری قسمت مین شہید کربلا کا ساتھ ہو

یاالہی آئین جب دم قبر مین منکر نکیر
مین نہون تنہا محمد مصطفے کا ساتھ ہو

خاک سے جب ہم قیامت کو اُٹھو نہین خاکسار
نور پاک بوتراب با صفا کا ساتھ ہو

حشر کے دن ہاتھ مین ہو دامن آل رسول
شافع روز جزا آل عبا کا ساتھ ہو

جسگھڑی اعمال تلنے کو ترازو ہو کھڑی
اپنا خاتون قیامت پارسا کا ساتھ ہو

جب لواء الحمد ہو مولا علی کے سر پہ تاج
حشر کے میدان مین سر الانبیا کا ساتھ ہو

ساتھ مسکینون یتیمون اور اسیرونکے ہو حشر
مجمع محشر مین شاہ ہل اتی کا ساتھ ہو

ہووے آسانی سے طے اکدم مین راہ پل صراط
دو جہان کے رہنما مشکل کشا کا ساتھ ہو

پاس آل مصطفےٰ کے گھر ملے فردوس مین
یاالہی اہلبیت مجتبےٰ کا ساتھ ہو

ہووے محشر مین محمد کی شفاعت ساتھ
جنت الماوا مین دیدار خدا کا ساتھ ہو

ہوئے باقی ہے دلدار علیؑ ذوق ومذاق
ساقی کوثر علیِ ذوالعلا کا ساتھ ہو

عین عفو تو در نگاہ ہمہ
سر لطف تو سر براہ ہمہ
آستانِ تو سجدہ گاہ ہمہ
لے بدر ماندگی پناہ ہمہ

کرم تست عذر خواہ ہمہ

کرتے ہین سالک رہِ وحدت
قدم بو تراب سے بیعت
خاک پا اونکی کل کی ہی عزت
گرد نعلین رہروان رہت

شرف تکمہ کلاہ ہمہ

ہون سیہ کار اور بادہ پرست
تیرے ابر کرم کی چھینٹ ہے بست
دُھلے دفتر بدی کا سب یکدست
قطرۂ آب رحمت تو بس است

شستنِ نامۂ سیاہ ہمہ

توہی واحد احد ہی وترو ہمہ
توہی پروردگار نیک وبد
چاہتا ہی مذاق تجھ سے مدد
خسروا تو پناہ می طلبد

اے پناہِ من وپناہ ہمہ

بخدا فضل ہو بندہ پہ جو تیرا مولےٰ
ہووے صاحب کے کرم سے ابھی بندہ مولیٰ
آپکے ملنے سے ملتے ہین سبھی یا مولےٰ
تم جو ملجاؤ تو سب کچھ ملے عقبیٰ مولےٰ

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

عرش سے تحت ثریٰ تک ہے تو ہی تو موجود
کہتے ہیں عابد و معبود تجھے صاحب جود
احد و احمد حامد ہے محمدؐ محمود
تجھ سے حاصل ہوں مجھے دونوں جہاں کے مقصود

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

سرور کون و مکاں پشت و پناہ کونین
بہر زہرا و علی و جگر و دل کا چین
میرے سلطان دو عالم مرے شاہ دارین
خوبیاں دونوں جہاں کی ملیں بہر حسنین

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

عابد و باقر و جعفر شہ کاظم و رضا
ہیں جو سردار دو عالم یہ امام دوسرا
نقی و شاہ تقی عسکری مہدی ہدا
انکا صدقہ ہو بسر عیش سے دین و دنیا

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

صدق صدیقؓ کا صدقہ مری تصدیق بڑھا
کر غنی حضرت عثمان غنی کا صدقہ
عدل فاروق کا صدقہ شک و شبہات مٹا
حضرت شاہ کا صدقہ مجھے دو فقر و غنا

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے

مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

کی دعا برکت کی تمنے جو اے شاہ امم
عیش و عشرت ملی دارین کی انکو باہم
مال و اولاد انسؓ کا ہوا افزون ہر دم
یون ہی ہین دونون جہانمین بہت با ناز و نعم

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

عبد رحمن کو دی آپنے جیسی ہو دعا
جس طرح اپنے صحابی کے لیے دی ہو دعا
ویسی ہی میرے لئے ای شہ عالی ہو دعا
کچھ مرے حق مین بھی خیر و برکت کی ہو دعا

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

آل و اولاد جو موجود ہی سب زندہ رہی
نسل قایم رہے پھر میری ہمیشہ ان سے
نیک اولاد بخیر و برکت اونکو دے
دائما جاری رہین فیض تری بخشش کے

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

قرضداری سے سبکدوش کروا بکی بار
نہ غرض شاہ سے مجکو نہ گدا سے سروکار
زیر باری نہ رہے قرض ادا ہو یکبار
عرض ہے اے شہ دارین یہی لیل و نہار

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

ساتھ خیر و برکت کے ہو مری عمر دراز
عیش و عشرت سے کروں سیر حقیقت و مجاز
ہو وہ بے بسان وگمان غیب سے سامان اور یاں
قرض اور فرض ادا ہو مرا اے بندہ نواز

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

بارش ابر کرم سے ترے بدلے احوال
باغ دل پھولے پھلے جی ہو مرادیں بحال
مجھ سے بے برگ و نوا کو کرو خوشحال نہال
کیجیے حال فقیری ہیں شہا مالا مال

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

کس سے سائل ہوں سوا تیرے ہیں اہل سخا
نکلا تو نے کسی سے بھی کبھی حرف لا
میں بھی ہوں اسی شہ دارین ترے در کا گدا
حرمت جاہ و جلال آل کا آپنے صدقا

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

یا مکرم نبی اللہ رسولِ اکرم
کرم اکرام ترا کیا کہوں اے شاہ امم
اے کریم ابن کریم اکرم آل ہاشم
اب تو بندہ پہ کچھ ایسا ہو شہا فضل و کرم

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

تو وہ محسن ہے ادا ہوگا احسان تیرا
جان و دل اپنا تری آل کی حب میں خدا

دولتیں تیرے خزانہ سے ملی ہین کیا کیا
نقد ایمان اور اسلام اور احسان ملا

دین کے ساتھ ملے دولت دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

تیری سرکار ہے سلطان جہان عالی جاہ
ایسی سرکار سے پاؤنگین صلہ خاطر خواہ
مدح خوان ہون ترے دربار مین اے شاہنشاہ
تیرے مداح کو مدحت کے صلہ مین للہ

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

ہے کریم اور سخی اور جواد آپ کی ذات
تجھکو کہتے ہین سب اک قبلہ عرض حاجات
وصف کس منہ سے ہون کس کام زبان سے ہون صفات
عرض کرتا ہون ترے روبرو اک بات کی بات

دین کے ساتھ ملے دولت دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

سرور ونکا ہے تو ہی سرور عالم سرتاج
تیرے ہی ہاتھ شہا مجھے گدا کی ہے لاج
دین و دنیا مین ترا صاحب سلطان ہے راج
نرہون دونون جہانین مین کسیکا محتاج

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

خیر و برکت رہے ہووے نہ کوئی بد حرکت
مال و اولاد نہو فتنہ و شر و آفت
نیک نیت رہے آفات سے ہو امنیت
رزق اور مال مین ہووے مرے خیر و برکت

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال واولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

سب طرف پھر کے مین اب تیری طرف مائل ہون
کر شتابی سے تو اغنی مجھے مین آئل ہون

بذل واحسان وسخاوت کا ترے قائل ہون
جلد کچھ دو مجھے للتہ مین اک سائل ہون

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال واولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

تم رکھو علم حقیقت سے جو ماہر مجکو
جسم اور جان سے رکھو طیّب وطاہر مجکو

ہون ظہور آپ ہی کا جملہ مظاہر مجکو
تم سے صحبت رہے باطن مین بظاہر مجکو

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال واولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

ذکر مولیٰ مین فراموش ہو سب جان وجہان
دین کے کامون مین مضطر نہو ہر دم جی جان

فکر عقبےٰ کی نہ بھولون رہے قایم ایمان
دین ودنیا مین رہے دل کا مرے اطمینان

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال واولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

تم خوشی سے غم تقدیر کو میرے بدلو
تیرے اقبال سے ہو جلد فراغت مجکو

خوش نصیبی سے مری قسمت بد ہو نیکو
تنگ آیا ہون خدا کے لئے اب دیر نہو

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے

مال واولاد مجھے مثل انس ر کے ہو عطا

تیرا ہی دستِ شہادت ہی ترا دستِ غیب
تو ملا دستِ شہادت کہ ملا دستِ غیب
ہی کھلا دستِ شہادت تو ڈہکا دستِ غیب
کیمیا ہاتھ لگی خیر سے یا دستِ غیب

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال واولاد مجھے مثل انس ر کے ہو عطا

مین گدا ہون ترا مادح تو شاہِ ممدوح
پاؤن گھر بیٹھے ہو رزقِ جسد رزقِ روح
تو ہی ہی فاتح وفتّاح درِ فتح وفتوح
رزق پاکیزہ کا دروازہ ہو مجھپر مفتوح

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال واولاد مجھے مثل انس ر کے ہو عطا

یا نبی ر تمکو قسم سیدہ مخدومہ کی
بڑہے خیر وبرکت روزیِ مقسومہ کی
تمکو خاطر ہی بڑی عترتِ معصومہ کی
خیر خیرات مین سب اُمّتِ مرحومہ کی

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال واولاد مجھے مثل انس ر کے ہو عطا

مین جو محبوب ومحب تیرے حبیب الرحمن
دونون محبوبونکا صدقہ کرو بذل واحسان
یعنی محبوب الٰہی وحبیب سبحان
بخشدو مہر ومحبت سے مجھے دونون جہان

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال واولاد مجھے مثل انس ر کے ہو عطا

مال پاکیزہ ملے خیر سے صالح اولاد
خوب ہو خاتمہ بالخیر دل اسدم ہو شاد

دین و دنیا میں رہے خیر و خوشی حسب مراد
رکھیئے دارین میں شاہا مجھے شاد و آباد

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولا
مال و اولاد مجھے مثل انس کے ہو عطا

اچھی صورت سے کہا میں نے طلب کر حاجت
وجہ حاجت طلبی کی ہی یہ ہے اسے خوش خصلت

خوبصورت کوئی تسا ہی نہ سیکو سیرت
دیجیئے دولت دارین بخیر و برکت

دین کے ساتھ ملے دولتِ دنیا مولا
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

ازازل تا بہ ابد ہو وے نہ دولت کا زوال
نعمتوں سے رہے گھر بار مرا مالا مال

ملے ایمان اور اسلام اور احسان کا کمال
تندرست اور رہوں خوش حال معہ اہل و عیال

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولا
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

دائم ایمان سلامت رہے ہر اک جا میں
رہے ثابت قدمی محکورہ مولے میں

دین و ایمان پہ قائم رہوں میں دنیا میں
آبرو دین میں دنیا میں رہے عقبے میں

دین کے ساتھ ملے دولتِ دنیا مولا
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

ہاتھ مٹی کو لگاؤں تو بنے سیم و زر
پارۂ خاک کو اکسیر بناؤں چھو کر

پاؤں پتھر پہ جو رکھدوں تو ہو پارس یکسر | آپ کی دولتِ پابوس میسر ہو اگر

دین کے ساتھ ملے دولتِ دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رضؓ کے ہو عطا

بادشاہ دو جہاں شاہِ زماں شاہِ زمیں | دین و دنیا مجھے دوا لے شہِ دنیا و دیں
مانگوں میں تمسے دعا تم کہو آمین آمین | ہو دعا بندہ کی اللہ اجابت کے قریں

دین کے ساتھ ملے دولتِ دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رضؓ کے ہو عطا

معجزہ ہیں لب جان بخش ہیں کیا صلّ علیٰ | کام جاں پا کے کروں شکر ترا صلّ علیٰ
نام نامی پہ پڑھوں نام خدا صلّ علیٰ | جان و دل سے کہوں میں صلّ علیٰ صلّ علیٰ

دین کے ساتھ ملے دولتِ دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رضؓ کے ہو عطا

تو ہی معشوق تجھی سے ہے ظہور عشاق | تیرے ہی نور سے معمور ہیں انفس آفاق
ذوق اور شوق میں ہر دم رہے تیرا مشتاق | چھوڑ دے دل سے ترے عشق میں پھر سکو فداؔ

دین کے ساتھ ملے دولتِ دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس کے ہو عطا

نعت شریف

نور و ظہور احمد احمد ہوا | حامد و محمود و محمد ہوا

ظاہر احد سے ہوا احمد کا نور — آپ وہ مطلق سے مقیّد ہوا
دفترِ توحید سے اُسکا نزول — صورت قرآن مجلّد ہوا
نکلا اُنہین حرفون سے ہر جزو و کل — وہ ہی مرکّب وہی مفرد ہوا
ح سے احد کی جو ملا میم حمد — مدح مین مجموعۂ احمد ہوا
خلق سے لاکھون برس اوّل وہ نور — حمد مین مشغول جو بیحد ہوا
حق کی تجلّی سے ہوا پھر ظہور — جلوہ کنان نور محمّد ہوا
نور نبیؐ جلوۂ حسن قدیم — نور علی عاشقِ سرمد ہوا
نور علیؑ فاطمہؑ نورِ حسنؑ — نور حسینؑ اُس سے برآمد ہوا
چار طرف نور ہر اک یار کا — بیچ مین وہ نور خدا خود ہوا
پنجتنِ پاک کو جان ایک نور — لفظ دوئی یان نہین سرزد ہوا
حلم و حیا عدل و صداقت کا نور — زینتِ ہر گوشۂ مسند ہوا
گرد سب انوار نبیؐ دو ولی — حلقہ مین اک نور کا وہ قد ہوا
نور ملک نے کیا اُسکا طواف — روحون کا وہ کعبۂ مقصد ہوا
نور سے پیدا ہوا نور و سرور — محفلِ انوار مین مولد ہوا
جان لیا خلق نے مقصودِ حق — روحون کا یون حاصلِ مقصد ہوا
جس نے کہ مانا اُسے مومن ہوا — جس نے نہ مانا وہی مرتد ہوا
نور سے معمور ہوئے دو جہان — نور سے ہر نیک ہوا بد ہوا

عبد ہوئے نور سے معبود کے
نور سے ہر عابد و معبد ہوا

ارض و سما مین جو سمایا وہ نور
شش جہت اک نور کا گنبد ہوا

خلق خدا نور سے بے انتہا
ملکِ خدا نور سے بیحد ہوا

باعثِ ایجادِ دو عالم مذاق
عشقِ خدا حسنِ محمدؐ ہوا

صلِّ علیٰ نور و علیٰ آل نور
نور خدا نور کا مورد ہوا

احمد احمدِ مجتبیٰ ہی محمدؐ
رسولِ خدا مصطفیٰ ہی محمدؐ

عیان بندگی سے ہر اسکی خدائی
خداوند بندہ نما ہی محمدؐ

مجھے نعت احمد مین حیرت ہی ہر دم
مین حیران ہون کیا جانون کیا ہی محمدؐ

وجودی شہودی ہین وحدت مین حیران
ہی اللہ موجود یا ہی محمدؐ

اسی نام سے مین پکارون خدا کو
عجب نام نامِ خدا ہی محمدؐ

بمعنی خدا ہی سراپا گیا ہی
محمدؐ خدا ہی خدا ہی محمدؐ

محمدؐ ہی شایان حمد و ثنا ہی
سزاوار صلِّ علیٰ ہی محمدؐ

زمین آسمان جس سے روشن ہین دونون
وہ اک نور بدر الدجیٰ ہی محمدؐ

نہین کوئی موجود ہر دوسرا ہین
خدا ایک ہی دوسرا ہی محمدؐ

یہہ دونون ہین ایک اِنکو وحدت سمجھنا
خدا باطن و ظاہرا ہی محمدؐ

مین حق ہو کے پہنچا حقیقت کو اسکی
ہوا ہون تو مجھکو ملا ہی محمدؐ

مجھے دو بدو ہو کے دیکھے نہ دیکھے — مری دید میں جا بجا ہی محمد ؐ

شہنشاہ دین سید المرسلین ہے — شہ انبیا اولیا ہی محمد ؐ

ہیں صدیق ؓ و فاروق ؓ و عثمان ؓ و حیدر — وزیر اوسکے او بادشاہ ہی محمد ؐ

محمد علی ایک جان ہیں دو قالب — علیؑ مصطفیٰ مرتضیٰ ہی محمد ؐ

بصورت بسیرت بظاہر بباطن — حسینؑ و حسنؑ فاطمہؑ ہی محمد ؐ

وہ عابد وہ باقر وہ جعفر محمد — وہ کاظم وہ موسیٰ رضا ہی محمد ؐ

تقی و نقی عسکری بھی وہی ہے — وہ مہدی ہادی ہدا ہی محمد ؐ

وہی ہادی و مہدی مہتدی ہے — ہدایت ہے نور الہدیٰ ہے محمد ؐ

وہ محبوب سبحان و محبوب الٰہی — محب و حبیب خدا ہی محمد ؐ

کہیں ہے وہ معشوق کی کبریائی — کہیں عاشق کبریا ہی محمد ؐ

یہہ آنکھیں تو ہیں دیکھے کب بے نیاز — مرا دل تجھے جانتا ہی محمد ؐ

وہ صورت مجھے اپنی اے جان دکھلا — خدا جسپہ پیارا ہوا ہی محمد ؐ

ہی سب دونکا تو ہی خداوند نعمت — سب انعام ہمپر ترا ہی محمد ؐ

جسے کہتے ہیں سب کلام الٰہی — وہ تیری زبانی سنا ہی محمد ؐ

تجھی سے ہی پیدا و ناپید ہر شے — تو ہی ابتدا انتہا ہی محمد ؐ

تو ختم الرسل خاتم الانبیا ہی — ترے نام پر خاتمہ ہی محمد ؐ

حیات و ممات اور قبر و قیامت — ترے ساتھ ہو یہ دعا ہی محمد ؐ

توہی گور کی رات کا ہی اُجالا
توہی نورِ روزِ جزا ہی محمدؐ

ترا وصل جنت ترا ہجر دوزخ
تری دید دیدِ خدا ہی محمدؐ

جہاں مین کسی سے نہ مین ملتجی ہون
یہہ تجھ سے مری التجا ہی محمدؐ

مری مشکلین ہونگی آسان تجھی سے
توہی میرا مشکل کشا ہی محمدؐ

محمدؐ سے ہی عاصیونکا سہارا
گنہگارون کا آسرا ہی محمدؐ

تمہین اوّل آخر ہو ظاہر ہو باطن
یہہ سارا ظہور آپ کا ہی محمدؐ

مقام فنا فی الرسول اب کھلا ہی
بہر شان جلوہ نما ہی محمدؐ

توہی اپنا مداح ہی توہی ممدوح
توہی مدح توہی صلا ہی محمدؐ

مئ معرفت سے ہون مست اور مدہوش
مزے مین مذاق آپ کا ہی محمدؐ

جو کہ ناپیدا تھا پیدا ہوگیا
ظاہرا بندہ خدا کا ہوگیا

ہوگئی ظاہر خدائی بندگی
سب خدائی کا ظہورا ہوگیا

خاک کا پہنچا دماغ افلاک پر
وہ زمین پر سر بسجدہ ہوگیا

آسمان سے ہوگئی اعلیٰ زمین
فرش اب عرشِ معلّیٰ ہوگیا

آگیا میمِ محمدؐ درمیان
میم سے احمد احد کا ہوگیا

سب ظہورِ ذات و اسماء صفات
نور احمد سے نہ کیا کیا ہوگیا

ہوگیا روپوش احمد مین احد
میم کے گھونگھٹ سے پردا ہوگیا

ہی رُخِ محبوب در پردہ عیان
ظاہر اس پردہ سے کھڑا ہوگیا

یہ محب پردہ برائے نام ہی
کام در پردہ ہمارا ہوگیا

دو جہان اُسکے تماشائی ہوئے
ماشاء اللہ اِک تماشا ہوگیا

یہ طلسماتِ الٰہی دیکھکر
اللہ اللہ اک اچنبا ہوگیا

معرفت مین اُسکی حیران ہون مذاق
مین عجب حیرت زدہ سا ہوگیا

خلق مین آٹھون پہر مولود کی ہی دھوم دھام
رات دن شام و سحر مولود کی ہی دھوم دھام

شرق سے لے غرب تک روشن منوّر ہی جہان
دیکھ ای شمس و قمر مولود کی ہی دھوم دھام

آنکھین جب انسان کی نورِ معرفت سے کُھل گئین
اوسکی منظورِ نظر مولود کی ہی دھوم دھام

ہی ازل سے تا ابد ہنگامہ نورِ ظہور
دیکھ آنکھین کھولکر مولود کی ہی دھوم دھام

شور و غوغے پر ہی خلقِ عالمِ ہژدہ ہزار
ہر صدا پر کان دھر مولود کی ہی دھوم دھام

ہوگیا کر کور دکر تو دلمین سوچ آٹھون پہر
شش جہت مین غور کر مولود کی ہی دھوم دھام

پنبۂ غفلت کو گوشِ ہوش سے باہر نکال
ہوش مین ہو بیخبر مولود کی ہی دھوم دھام

جابجا دو مین جی ہین جتنے مخلوقات ہین
ہر جگہہ نوعِ دگر مولود کی ہی دھوم دھام

دمبدم پیدا جہان مین ہوتی ہی خلقِ خدا
ہر دم اک مولود پر مولود کی ہی دھوم دھام

ہی سبب سبکی ولادت کا وہ مولودِ کبیر
اُس ابو الاکبر سے ہر مولود کی ہی دھوم دھام

ہو رہی ہین گھر نگر مین شادیان آبادیان
باہر اندر گھر بگھر مولود کی ہی دھوم دھام

ہے ہر اک آواز پر مولود خوانی کا سمان — ہر نوا و ساز پر مولود کی ہے دھوم دھام

گلشنِ نیرنگ مین آواز نگا رنگ ہے — کر رہا ہر جانور مولود کی ہے دھوم دھام

بلبل و قمری کا شور و غل مبارکباد ہے — ہر گل و شمشاد پر مولود کی ہے دھوم دھام

کرتے ہین تسبیح حیوان و جمادات و نبات — چومتے ہین سب شجر مولود کی ہے دھوم دھام

برسے ہے باران رحمت آئے بادل جھوم جھوم — ایکی باری جوش پر مولود کی ہے دھوم دھام

جانور آپس مین دیتے ہین خبر مولود کی — آدمی ہونے بےخبر مولود کی ہے دھوم دھام

خوش ہین سارے جانور جو شان خرو شان خشک و تر — شادمان ہین بحر و بر مولود کی ہے دھوم دھام

ماہ سے ماہی تلک اور فرش سے لے عرش تک — جملہ عالم مین مگر مولود کی ہے دھوم دھام

تجھکو ہر شئی دے رہی ہے خوش خبر میلاد کی — تو بھی لے غافل خبر مولود کی ہے دھوم دھام

جسکو امت کی خوشی کی ہو خوشی اور غم کا غم — تو خوشی اسکی بھی کر مولود کی ہے دھوم دھام

ہوکے انسان شادیِ مولود پر غصّے ہو — جلکے شیطان غم نہ کر مولود کی ہے دھوم دھام

تیرے غصے سے تجھی پر ہے خدا کا اک غضب — ہم ہین خوش تو نوحہ کر مولود کی ہے دھوم دھام

ڈر خدا سے تو بھی کر منکر خوشی مولود کی — مت غضب سے ہو نڈر مولود کی ہے دھوم دھام

ہوگئے ناخوش جس طرح شیطان پہاڑون مین چھپا — چھپ تو گھاٹی ڈھونڈھکر مولود کی ہے دھوم دھام

قبر کہنہ مین کسی بلی کی چھپ رہ مردہ دل — بھاگ جا گھر چھوڑکر مولود کی ہے دھوم دھام

اس خوشی سے بولہب کا ہو گیا کمتر عذاب — دوزخی نین اسقدر مولود کی ہے دھوم دھام

بولہب کے رشک سے جلتے ہین ناری دوزخی — گرما گرمی پر مگر مولود کی ہے دھوم دھام

شل شیطان بحر و بر مین پھرتا ہی خانہ خراب
تیرے ہمسایون کے گھر مولود کی ہی دھوم دھام

خرچ کرتے ہین مسلمان اس خوشی مین مال اگر
تیرا کافر کیا ضرر مولود کی ہی دھوم دھام

نفع کیا اسمین ضرر پائیگا ہی مناع خیر
منع سے کرنا حذر مولود کی ہی دھوم دھام

جیتے جی ہم تو نہ چھوڑینگے خوشی مولود کی
تو غم و غصہ مین مر مولود کی ہی دھوم دھام

گو موحد بنکے مشرک مانع مولود ہی
کلمہ گو یونہین مگر مولود کی ہی دھوم دھام

محفل مولود ہوتی ہی خدا کے فضل سے
خود بخود کر یا نہ کر مولود کی ہی دھوم دھام

آتے ہین خیر البشر یہ جانکر از راہ خیر
کرتا ہر فرد بشر مولود کی ہی دھوم دھام

بہر تعظیم اُٹھ کھڑا ہو سجدہ شکرانہ کر
سر جھکا دے خاک پر مولود کی ہی دھوم دھام

کافر و مشرک کی تعظیمون کو ہوتا ہی کھڑا
اُٹھ کے یان تعظیم کر مولود کی ہی دھوم دھام

نور احمد کے سبب آدم تھے مسجود ملک
اسطرف جھک جا جدھر مولود کی ہی دھوم دھام

بے ادب بیٹھا کھلے بندون ہی اُٹھ تعظیم کو
رہ کھڑا باندھے کمر مولود کی ہی دھوم دھام

بیٹھ منکر ہم ہین قائم مجلس مولود مین
تو پڑا انکار کر مولود کی ہی دھوم دھام

اس جہان مین منکر و نیز آتی رحمت سے بلا
رحمت عالم کی ہی پر مولود کی ہی دھوم دھام

فکر کر چارون کتابون مین ہی پیدایش کا ذکر
چار مذہب ہین مگر مولود کی ہی دھوم دھام

دیکھ لے لا اقسم مین والد اور ما ولد
اس قسم سے جلوہ گر مولود کی ہی دھوم دھام

ہین جو عبد اللہ والد تو رسول اللہ ولد
اللہ اللہ کس قدر مولود کی ہی دھوم دھام

والد و مولود کی خالق نے کھائی ہی قسم
خلقت والد پسر مولود کی ہی دھوم دھام

اس بشارت سے ہین گر آدم بنی آدم مراد
سیدِ اولادِ آدم وہ ہے اُسکی آل سے
ہے بہر صورت اُسی کا عالمِ آدم مین ظہور
آدم و حوا سے لیکر آپکے مان باپ تک
حال پیدایش سراسر ہے صحیفون مین لکھا
شہرہ تھا قبل از ولادت صاحبِ لولاک کا
مخبرِ صادق نے دی مولود کی اپنے خبر
اُسکے مولد سے بڑہی مکہ کی قدر و منزلت
لات و عزیٰ سر کے بل کعبہ مین دہم سے گر پڑے
ٹوٹا سر پھوٹا محل کسریٰ کا ہو کر پاش پاش
ہو گیا دریاے ساوہ اور سماوہ خشک و تر
سجدۂ شکرِ اِلٰہ کرنے کو ہے بیت اللہ خم
گھر مین عبد اللہ کے پیدا ہوا بیٹا سپوت
آسیہ مریم ہین حاضر ہاجرہ اور سارہ
مولدِ خیر البشر مین جمع ہین حور و ملک
حورین گاتی ہین آمنہ دُلہن کی زچہ گیریان
محفلِ مولود مین ہے اُن لب و دندان کا وصف

بوالبشر خیر البشر مولود کی ہے دھوم دھام
ما و لد سے اُسکی ہر مولود کی ہے دھوم دھام
ظاہرا ہر شکل پر مولود کی ہے دھوم دھام
واہ کس کس وضع پر مولود کی ہے دھوم دھام
سب کتب مین سر بسر مولود کی ہے دھوم دھام
بعد پیدا مشتہر مولود کی ہے دھوم دھام
تو ہے کاذب بیخبر مولود کی ہے دھوم دھام
گھر خدا کے کسقدر مولود کی ہے دھوم دھام
سرکشون مین زور پر مولود کی ہے دھوم دھام
گرتے ہین دیوار و در مولود کی ہے دھوم دھام
اب تلک جاری مگر مولود کی ہے دھوم دھام
جھک رہے ہین بام و در مولود کی ہے دھوم دھام
آمنہ بی بی کے گھر مولود کی ہے دھوم دھام
دین ہین حوا خوش خبر مولود کی ہے دھوم دھام
ہین بہم جن و بشر مولود کی ہے دھوم دھام
جنتی الحان پر مولود کی ہے دھوم دھام
لٹتے ہین لعل و گہر مولود کی ہے دھوم دھام

دائیان اور مائیان خلقِ خدا کی ہین بہم
کہہ کے قُم قُم یاحبیبی کم تمام جبرئیل
خیر خیرات اوسکی آل اولاد صالح مانگ لے
دولت دنیا و دین لُوٹو خوشی سے اے مذاق

چل حلیمہ جلد تر مولود کی ہے دھوم دھام
لوریان دے آنکر مولود کی ہے دھوم دھام
یہ دعا اسوقت کر مولود کی ہے دھوم دھام
لٹ رہا ہے مال و زر مولود کی ہے دھوم دھام

ہو درود خالق و مخلوق ازل سے تا ابد
اُسپہ اُسکی آل پر مولود کی ہے دھوم دھام

ہے عروجِ ماہ سے مولود خوانی ان دنون
جسقدر ہو رات دن حضرت پہ ہم بھیجین درود
کیون نہ بارہ دن ہون بارہ مہینون سے بزرگ
بڑھکے اُس ساعت کو بارہ لاکھ سو برس سے جان
ہر عمل مین پالے ہر دم نیکیان بارہ کرور
کر عبادت پڑھ کے بارہ روز مولودِ شریف
پڑھ مناقب روز محبوبِ خدا کی شان مین
رکھ بچان وہ دل تو ان روز دن کو مہمانِ عزیز
ان دنون مین خیر سے اوسپر فدا کر جان و مال
ذکر کر دار الامانِ آمنہ کا روز و شب
رات دن مولود اور معراج کا کر تذکرہ

روز افزون ہے خدا کی مہربانی ان دنون
کیا ہوا ان روز و نکی ہم سے قدردانی ان دنون
بڑھ گیا فضل مہ و سال زمانی ان دنون
جسگھڑی پیدا ہوئے وہ جانِ جانی ان دنون
کر تو احسانِ انکو ہر لحظہ جانی ان دنون
گر ہو بارہ گونہ ہر طاعت بڑہانی ان دنون
ذکر ہو لے ہے محبت کی نشانی ان دنون
یوسفِ مصری کی کر لے میزبانی ان دنون
خیر اور خیرات کر جانی و مالی ان دنون
یاد رکھ دولت سرا اِی اُمہانی ان دنون
ہے عروجِ اہلِ دل ذکرِ زبانی ان دنون

آئے دن حضرت کے اگلے مرسلین کے دن گئے
کیجیے ختم الرسل کی مدح خوانی ان دنون

روز مولود آئے سارے مردہ دل زندہ ہوئے
از سر نو ہو گئی پھر زندگانی ان دنون

ہو گئی آخر خریف آئی ربیع الاوّلین
تازہ پیری مین ہوا عشق جوانی ان دنون

حسن محبوبِ خدا کا روز سُن قصّہ نیا
قصّہ یوسف کا سمجھ کہنہ کہانی ان دنون

دُرِّ دریاے نبوّت نعت کا ہی ہر سخن
نقطۂ ہر لفظ ہی بحر معانی ان دنون

وسیدھم ہر روز پیغمبر خدا کے روبرو
بھیجیے پیغام جان و دل کی زبانی ان دنون

نعت مین بیتین بنالین وہ سخنور آج کل
جنکو جنّت مین عمارت ہو بنانی ان دنون

بن پڑیگی اونکی مجلس مین بنے گی روز حشر
جو کہ اس جلسے کے ہین بانی مبانی ان دنون

رات دن ہون شوق دیدارِ شہِ دین مین فنا
ہی نظر مین ہیچ سب دنیاے فانی ان دنون

روز افزون عشق اُس محبوب لاثانی کا ہی
ہر محب اپنا نہین رکھتا ہی ثانی ان دنون

دور ہی روزانہ شب مولود خوانی کا مذاق
بس یہی ہی ذوق روزانی شبانی ان دنون

محفلِ مولود کی تدبیر ہی
جو یہان حاضر ہو خوش تقدیر ہی

خاکسار اُسکے شرف سے ہین غنی
ذکر مولودِ شریف اکسیر ہی

سلسلہ اوسکے نسب کا از ازل
تا ابد اک نور کی زنجیر ہی

حضرتِ آدم سے عبد اللہ تک
جلوہ گر اُس نور کی تنویر ہی

آدم اک خاکا ہی اُس تصویر کا
وہ سراپا نور کی تصویر ہی

صورت اوسکی بولتا قرآن ہی — سیرت اوس قرآن کی تفسیر ہی

بات بات اوسکی کلام اللہ ہی — اللہ اللہ کچھ عجب تقریر ہی

آیا اس دن مین زمانہ کا بزرگ — پیر کا دن سب دنونکا پیر ہی

پیر و مرشد خلق کا پیدا ہوا — خوش ہر اک طفل و جوان و پیر ہی

سال بھر رہتا ہی مولد کا اثر — محفلِ مولود پر تاثیر ہی

سال بھر کیا عمر بھر کیا دائما — ظاہر اک تاثیر پر تاثیر ہی

روز مولد سے بصد عز و وقار — روز افزون عزت و توقیر ہی

ہر بلا سے جی کو ہی امن و امان — آہنہ جاے کی یہ تاثیر ہی

ہی شبِ قدر اوسکی پیدائش کی رات — جاگ لے چمکی تری تقدیر ہی

لے خوشی سے دلکی منہ مانگی مراد — خوش ہو پڑھ مولود کیون دلگیر ہی

خیر سے مولود مین تقدیم کر — بہر کارِ خیر کیون تاخیر ہی

گھر بھرا رہتا ہی آل اولاد سے — مجلسِ میلاد پر تاثیر ہی

جس مکانمین ہو خوشی مولود کی — خوش بنا وہ گھر ہی خوش تعمیر ہی

ہو جہان نورِ ظہور اسکا بیان — وان جہان تنویر پر تنویر ہی

ہی فرشتونسے بھرا وہ سب مکان — نور سے معمور وہ تعمیر ہی

ہین فرشتونمین فرشتے با وقار — حاضرِ مولود کی توقیر ہی

جسکا دل مولود سے ہو باغ باغ — باغ جنت اوسکی بس جاگیر ہی

سب قصور اوسکے ہین جنت کے قصور
قصر جنت اوسکی پر تقصیر ہی

اس خوشی سے شہ کی عالم شاد ہی
شادی مولود عالمگیر ہی

ہی شہ کونین کے دامن مین ہاتھ
حشر مین کون اب گریبان گیر ہی

گیسوی سرور کا سودا سر مین ہو
سرنوشت اپنی یہی تحریر ہی

عشق احمد مین گریبان پھاڑتے
شرم عصیان ہمکو دامنگیر ہی

ہی مری غفلت کی ہشیاری وہی
خواب کی میری وہی تعبیر ہی

دیدہ و دل مین ہی صورت کا خیال
وہ تصور ہی وہی تصویر ہی

چومے ہاتھ اُس شہ کے شیرین کوہکن
اونگلیون سے جاری جوی شیر ہی

چاند اک اُنگلی سے دو ٹکڑے کیا
ہاتھ مین اعجاز کی شمشیر ہی

پھیرتے ہی ہاتھ منہ ہو چاند سا
کب ید بیضا مین یہ تنویر ہی

سنگ نر ہی مثل موم اسکے ہو کلیم
دست موسی مین یہ کب تاثیر ہی

ہو ید بیضا بھی جس سے دست بستہ
وہ ید اللہ دست پر تنویر ہی

قوت بازو ید اللہ واحد
بھائی اُسکا شاہ خیبر گیر ہی

خادمہ دخت سلیمان جنکی ہی
بی بی مخدومہ کی وہ توقیر ہی

شافع ہی دوسرا روز جزا
ایک شبر دوسرا شبیر ہی

ہین جو قرآن کے مفسر اہلبیت
مصحف اہل بیت کی تفسیر ہی

پنجتن برحق ہین مطلق پاک ذات
اونکے حق مین آیہ تطہیر ہی

چار قل قرآن کے چارون یار ہین — لا کلام اونکی بڑہی توقیر ہے

نعت مین ہے بامذاق اپنا کلام
واہ کیا صل علےٰ تقریر ہے

یون تو پڑھ لین گے بہر حال خوشی کرنیکو — تیرے محبوب کا احوال خوشی کرنے کو
یا الٰہی غم و اندوہ سے ہو ہمکو نجات — اور سکے مولود کی اِمسال خوشی کرنے کو
ہیچ سے دام بلا کے ہو مجھے چھٹکارا — چھوڑ دے دم مین یہ جنجال خوشی کرنے کو
بزمِ عشرت مین ہے حاضر بسر و چشم و بجان — عین غم مین دلِ پامال خوشی کرنے کو
آپ نے آپ کری اپنی ولادت کی خوشی — کہا مولد کا سب احوال خوشی کرنے کو
اپنے مولود کی کرتے تھے خوشی پیر کے دن — روزہ رکھتے تھے وہ ہر سال خوشی کرنے کو
اسے خوشا محفل مولود کہ آتے ہین رسول — معہ اصحاب و معہ آل خوشی کرنے کو
لائے تشریف شریف اپنی بصد جاہ و جلال — خود بدولت بصد اقبال خوشی کرنے کو
صاحب خلق عظیم آئے بجوش اخلاقی — خوش قد و خوش خد و خوش خال خوشی کرنے کو
آئے مولد مین نبی اور ولی غوث و قطب — جملہ اوتاد اور ابدال خوشی کرنے کو
حاضر مجلس مولود ہین حورین پریان — پہنے پوشاکین ہری لال خوشی کرنے کو
حورین ہین شادی مولد کی تری ڈومنیان — بنے غلمان ترے قوال خوشی کرنے کو
جمع مولد مین ہین آ شافع ہر نیک و بد — نیک اعمال و بد افعال خوشی کرنے کو
کرتے مولود ترا اسے غربا پرور خلق — سب غریب اور ہین کنگال خوشی کرنے کو

خوش ہین سب عالم نیرنگ ہر اک عالم مین ۔ ہی بہر رنگ بہر حال خوشی کرنے کو
اوڑتے ہین روضہ اقدس پہ طیور قدسی ۔ کھولکر اپنے پر و بال خوشی کرنے کو
تجھ سے ای سید عالم ہی جہان شاد آباد ۔ سب جہان ہی تری فی الحال خوشی کرنے کو
پڑھ درود اور سلام اپنے نبی پر ہر روز ۔ ہر شب و ہر مہ و ہر سال خوشی کرنے کو

خوش نصیب اونکا جو مولود کی شادی مین مذاق
خرچ کرتے ہین زر و مال خوشی کرنے کو

منور ہی جو گھر باہر رسول اللہ آتے ہین ۔ ہی مولود آجکل گھر گھر رسول اللہ آتے ہین
کرم فرماتے ہین شاہ عرب ہندی غلامون پر ۔ عرب کے ملک سے چلکر رسول اللہ آتے ہین
علیؑ و فاطمہؑ شبیرؑ و شبرؑ کو امامون کو ۔ سب آل اصحاب کو لیکر رسول اللہ آتے ہین
محمدؐ بیچ مین چارون طرف ہین چار یار اونکے ۔ ستارون مین مہ انور رسول اللہ آتے ہین
سراپا نور عمامہ عبا تہمد ہی نورانی ۔ وہ اوڑھے نور کی چادر رسول اللہ آتے ہین
ملائک انبیاء و مرسلین اونکی جلو مین ہین ۔ نبی اللہ پیغمبر رسول اللہ آتے ہین
کھڑے ہین انبیاء و مرسلین اونکی سلامی کو ۔ کرو تم بھی سلام اٹھکر رسول اللہ آتے ہین
پڑھو امی اہل محفل الصلوٰۃ والسلام علیک ۔ صلواتین سب کہو ملکر رسول اللہ آتے ہین
صدائین مرحبا صل علی کی آئین کانونمین ۔ یہ جانا دل نے سن سنکر رسول اللہ آتے ہین
مکین لامکان کی اس مکان مین آمد آمد ہی ۔ خدا کی شان میرے گھر رسول اللہ آتے ہین
حضور احمد مرسل مین کیا تحفہ کرون حاضر ۔ کرون کیا پیشکش لاکر رسول اللہ آتے ہین

تکون ہون شش جہت جاؤن کدہرین مشوائی کو
نشان پای پاک اونکا بناؤن سجدہ گہہ اپنی
یہ ہی اللہ اکبر محفل مولود کا رتبہ
خدا کے نور کی ہی روشنی مولود کی شب مین
وہ یان حاضر ہون جنکو بخشوانا ہو گنا ہونکا
تکلف ہر طرف تکلیف دنیا کا گیا سب غم

کھڑا ہون پیش در ششدر رسول اللہ آتے ہین
رکھون نقش قدم سر پر رسول اللہ آتے ہین
نبی خالق اکبر رسول اللہ آتے ہین
یہ روشن ہی خدائی پر رسول اللہ آتے ہین
محمد شافع محشر رسول اللہ آتے ہین
پڑہو مولود خوش ہو کر رسول اللہ آتے ہین

مذاق اہجا پیالے چل رہے ہین آب کوثر کے
جناب ساقی کوثر رسول اللہ آتے ہین

محبت سے نور جناب الٰہی
اوسی نور سے نکلین رو مین فرشتے
نبی و ولی مومن و کافراوس سے
اوسی نور سے نکلے اقرار و انکار
اوسی نور سے دوست دشمن کی خاطر
بنے نور سے خاک و افلاک و انجم
اوسی زلف و رخ سے ہوا صاف ظاہر
محمد ہی محمود حق دوسرا ہی
مین حامد ہون محمود کا للہ الحمد

ہوا نور حضرت رسالت پناہی
رسالت پہ دی اوسکی سب نے گواہی
ہوئے دم مین پیدا بامر الٰہی
جزا اور سزا اور اوامر نواہی
بنائی جو کچھ جنت و نار چاہی
منور ہوئے ماہ سے تا بماہی
اندھیرا اوجالا سفیدی سیاہی
ہر اک سیرت اور صورت اوسکی سراہی
ثنائے محمد ہی حمد خدا ہی

عرب ہی بلا عین احمد بلا میم — مُنہ اوسکا بعینہ ہی وجہہ الٰہی
جہان تک خدا کی خدائی ہی صاحب — وہان تک محمد کی ہی بادشاہی
بنا بندہ اللہ عزوجل کا — محمد نبی صاحب عزّ و جاہی
کہون کس طرح اُسکی وصف کماکان — بیان کیونکہ اوصاف ہوویں کماہی
ابو الاکبر و کعبۂ دو جہان ہی — وہی عالم آدم کا ہی قبلہ گاہی
ہین محکوم ہژدہ ہزار عالم اوسکے — اوسی شاہ کی شش جہت مین ہی شاہی
اوسیکا ہی خلوت مین جلوت مین جلوہ — اوسی کی ہی جلوہ گری جلوہ گاہی

مذاق آگئے عرش سے جانب فرش
وہ کرتے ہوئے سیر ملک الٰہی

وہ ہوتے ہوئے سارے عالم مین آئے — وہ جان جہان جسم آدم مین آئے
پھر آدم سے عبد اللہ اور آمنہ تک — دکھاتے ہوئے معجزے دم مین آئے
تفاخر ہی اولاد کو مطلب کی — وہ فخر عرب آل ہاشم مین آئے
بڑی ہوگئی اُن سے تعظیم مکہ — وہ شہر معظم مکرم مین آئے
بہر شکل ظاہر وہ صورت دکھانے — عجب شکل نور مجسم مین آئے
بجاہ و حشم پیر و مرشد جہان کے — جو انانہ طفلی کے عالم مین آئے
خریف و خزان جا چکی جب چمن سے — ربیع بہارین کے موسم مین آئے
گیا غم کہ خیر الامم ہو گئے ہم — وہ خیر البشر خیر سے ہم مین آئے

جماعت فرشتوں کی آئی خوشی میں ــ گروہ شیاطین سبھی غم میں آئے
نکالے گئے جو کہ بزم نبی سے ــ وہ جنت سے نکلے جہنم میں آئے
خوشی رنج و راحت میں مولود کی ہو ــ یہی فکر ہر شادی و غم میں آئے

مذاق آئیں وہ خیر سے میں قدم لوں
مزہ مرحبا خیر مقدم میں آئے

بہ امن و امان ملک دنیا میں آئے ــ وہ جان جہان آمنہ جی کے جائے
صلوٰۃ اور سلام انکو از بہر تعظیم ــ کھڑے ہو کے ہر اہل مجلس سنائے
درود ان پہ ہر دم ہو یا رب ابد تک ــ ازل سے وہ امت کا دم بھرتے آئے
کہا امتی امتی ہو کے پیدا ــ گنہ اپنی امت کے سب بخشوائے
شفیع الامم رحمت عالمین ہیں ــ گئیں زحمتیں رحمت عالم آئے
صراحی سیمین و طشت زمرد ــ فرشتے نہلانے کو جنت سے لائے
نہا دھو چکے آب کوثر سے جب دم ــ تو رضوان نے حلے بہشتی پہنائے
ہوئی آسیا لے کے دستار حاضر ــ کہ تا فرق اقدس پہ پگڑی بندھائے
بندھی فرق انور پہ جب سبز پگڑی ــ تو یکسر خضر کے بھی طوطے اڑائے
ملیں آکے خوشبوئیاں ہاجرہ نے ــ عجب عطر جنت میں کپڑے بسائے
طبق زر کا لائیں نچھاور کو حوا ــ تو مولد میں جنت کے تحفے لٹائے
سر پاک کی سارہ ہاجرہ نے ــ بلائیں لیں اور ہاتھ سر پر پھرائے

اونہین خلد سے دیکھنے آئین مریم — رہین دیکھتی غور سے سر جھکائے
جنہین جیتے جی بیت اقدس مین دیکھا — وہ انوار مکہ مین مریم نے پائے
ملائک مقرب جھلین اونکو پنکھا — قریب آکے جبریل جھولا جھلائے
غلامانہ جن و پری حور و غلمان — کمر باندھے خدمت مین سب حاضر آئے
کوئی عود اگر کو انگیٹھی مین سلگائے — کوئی چونری اور کوئی پنکھا ہلائے
زیارت سے فارغ ہوئے جب فرشتے — تو دیکھ آنے انسان اپنے پرائے
حلیم و کریم آپ پیدا ہوئے ہین — حلیمہ اونہین دودھ آکر پلائے
ہوا صاحب عدل و انصاف پیدا — نہ ظالم کوئی تا کسیکو ستائے
ہین مان آمنہ اور حلیمہ ہین دائی — کھلائی نبی ام ایمن کہائے
دل و جان سے ہو مطلب اونکا طلب — ابو طالب اونکی طلب جی مین لائے
بصد ناز و نعمت ابو طالب اونکو — کرے پرورش دل کا مطلوب پائے
اونہین حق سے بیٹا علی ولی سا — نبی حق خدمت مین اپنے ولائے
بڑا خاندان ہے وہ عالی و اعلے — محمد ـ علی جس گھرانے مین آئے
خدائی کو نور نبی و ولی نے — نبوت ولایت کے جلوے دکھائے
خود آیا وہ تنزیہ سے سوے تشبیہ — کہ عرشی و فرشی کو صورت دکھائے
احد عرش پر آسمانو نہین احمد — زمینون مین ہو کر محمد پھر آئے

بہر شان و بہر آن ہر دم مزے سے

مذاق اونکو صلِّ علیٰ کہہ سنانے

صدف مین رحم مادر کے عجب دُرِّ یتیم آیا وہ دُرِّ بے بہا خلقت مین با خلق عظیم آیا
وصال رحمتِ عالم سے عبد اللہ جیتے تھے ہوئے مرحوم مان کے رحم مین جب وہ رحیم آیا
قدم باہر رکھا ستر قدم نے رحم مادر سے پدر کے حادثہ کے بعد وہ نوبتِ یتیم آیا
کہ بعد از چھ ہزار اور پانسو پچاس برسون کے پس از آدم وہ اس عالم کا حاکم اور حکیم آیا
ارادہ اور قدرت علم و حکمت آ کے ظاہر کی سمیع آیا بصیر آیا کلیم آیا علیم آیا
بجاوِ اخرین کو پیٹ مین مان کے آفات کی ربیع الاولین سب مقامون کا مقیم آیا
حمل مین نو مہینے رشکِ مہر و ماہ کے گذرے مجسم نور جان سے ہو کے اک نورِ جسیم آیا
بوقت صبح صادق پیر کے دن بارھوین تاریخ کہو اللہ بسم اللہ رحمن و رحیم آیا
اٹھین تعظیم نورِ پاک کو سب عرشی و فرشی جہان مین وہ شہِ لولاک باشانِ عظیم آیا
مسلمانو یہ دن جانو مبارک اور سلامت کا سلامت با کرامت صاحب قلب سلیم آیا
ہوا سب فرش و عرش و لامکان جس نور سے معمور وہ روشن کرنے اسدم کعبۂ دل کے حریم آیا
ہی اوس خورشید کا مکہ مدینہ مشرق و مغرب وہ ردِّ شمس دکھلانے قمر کرنے دو نیم آیا
مٹے کیا کفر کی ظلمت وہ نورِ دین اور ایمان وہ عین عروۃ الوثقیٰ صراط المستقیم آیا
رہینگے دوست خوش دشمن جلینگے نور روشن سے زہے قسمت قسیم النار و جنات النعیم آیا
کرم اکرام مین آدم سے اپنی ذات اکرم کے کریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم آیا
عنایت کیا ہمین اوس عین رب کی ہم سمجھتے ہین دکھانے پرورش کی شان وہ رب رحیم آیا

معانی ہین حبیب اللہ کے اک جان اک قالب
بصورت ہوگیا پردہ احد مین جبکہ میم آیا

پڑےگی موسیٰ و عیسیٰ کو اکدم نفسی نفسی کی
پڑہو کلمہ کلام امتی کا وہ کلیم آیا

مرے عذرِ گنہ کو رحمتِ غفار آئے گی
زبان پر نام نامی جب دم امید و بیم آیا

ہمیشہ کو رہین ممنون احسان خاص و عام اوسکے
بافضال الٰہی خلق پر فضل عمیم آیا

مذاق اس دور مین پیالہ طلب کا کیون رہے خالی
بھر گیا جام مطلب حوض کوثر کا قسیم آیا

عرشی و فرشی جھکے تسلیم احمد کے لئے
اٹھہ کھڑے ہو مومنون تعظیم احمد کے لئے

نور سے اوسکے بنی آدم مکرم ہوگئے
سجدے آدم کو ہوئے تکریم احمد کے لئے

اسم مین موجود ہو جیسے مسمیٰ کا وجود
تھی جگہہ نام احد مین میم احمد کے لئے

خاص صورت پر عموماً ہوگئے سب خاص و عام
خاص کر تخصیص اور تعمیم احمد کے لئے

سب ہوا نور و ظہور اولین و آخرین
آخرش تاخیر اور تقدیم احمد کے لئے

ہو معلم اپنے امی کا وہ علام الغیوب
آگیا علم احد تعلیم احمد کے لئے

اوسکو خالق نے بنایا قاسم نار و جنان
دوزخ و جنت بنے تقسیم احمد کے لئے

بیٹھکر پڑہیئے درود او ٹھکر اوسے کیجے سلام
خاک پر رکھد یجے سر تسلیم کے لئے

ہو مرا سرتاج صرف نام نامی آپ کا
نام رکھا ہے مذاق اک میم احمد کے لئے

مظہر کامل ظہور کن فکان پیدا ہوئے
اول و آخر ہویدا و نہان پیدا ہوئے

جوہرِ اربع عناصر نور جان پیدا ہوئے ۔۔۔ دھوم ہے عالم مین شاہِ انس و جان پیدا ہوئے

شاہِ شاہان جانِ جان جان جہان پیدا ہوئے

ساعتِ مسعود سے خوش ہین ملائک جن و انس ۔۔۔ حاصلِ مقصود سے خوش ہین ملائک جن و انس
مولدِ محمود سے خوش ہین ملائک جن و انس ۔۔۔ کیون نہ ہین ہو کو وہ سے خوش ہین ملائک جن و انس

جسکے صدقہ مین زمین و آسمان پیدا ہوئے

صاحب السلطان سریر آرائے عرش کبریا ۔۔۔ صاحبِ معراج و مغفر صاحبِ جیش و لوا
صاحبِ تاج و براق و صاحبِ سیف و لوا ۔۔۔ افسرِ فوجِ رسل سردار خیلِ انبیا

سترِ پنہان سرورِ پیغمبران پیدا ہوئے

فخرِ عرش و فخرِ فرش و فخرِ عز و فخرِ شان ۔۔۔ فخرِ بطحے فخرِ یثرب فخرِ انس و فخرِ جان
فخرِ اب فخرِ عرب فخرِ عجم فخرِ جہان ۔۔۔ فخرِ دنیا فخرِ دین فخرِ زمین فخرِ زمان

فخرِ آدم فخرِ روحِ قدسیان پیدا ہوئے

حامدِ اللہ ہے محمود ہے کونین کا ۔۔۔ ساجدِ خالق ہے اور مسجود ہے کونین کا
مولد اوسکا قبلہ وہ معبود ہے کونین کا ۔۔۔ وہ مکان اک کعبۂ مقصود ہے کونین کا

جس مکان مین وہ مکین لامکان پیدا ہوئے

تازہ ہے موجِ سخن سے اونکے باغِ کن فکان ۔۔۔ ہر شجر ہر برگ اونکے شکر مین ہے تر زبان
پرورش پاتے ہین اونکے قد سے اشجارِ جنان ۔۔۔ سروِ بے سایہ کا جسکے پرتوہ ہے سب جہان

باغِ عالم مین وہ سروِ دلستان پیدا ہوئے

تخلہ نار جنان سے جلگئے اشجار کفر
نور ایمان سے ہوئی فی النار دم مین نار کفر
اوس گل دین سے ہوئی گل نار دم مین نار کفر
گلشن اسلام پھولے اور جلے گلزار کفر

جبکہ احمد قاسمِ نار و جنان پیدا ہوئے

ہی ظہور جلوۂ ذات و صفاتِ کبریا
نور رِ روشن مشعلِ تاریکی ارض و سما
قدرت حق جلّ و اعلیٰ شانہ صل علیٰ
مطلع مہر خدا شمس الضحےٰ ۔ بدر الدجےٰ

رشک مہر و مہ منیر و مہربان پیدا ہوئے

جبکہ ظاہر مظہر جملہ مظاہر ہوگیا
من رانی کی حقیقت سے وہ ماہر ہوگیا
جسنے دیکھی شکل طیبہ اونکی طاہر ہوگیا
مسئلہ وحدت وجود حق کا ظاہر ہوگیا

کنز مخفی مظہر ذاتِ نہان پیدا ہوئے

ہی سراپا اوسکا نقشہ شکل بیچون و چگون
صاف ہی منہ سے ہویدا شکل بیچون و چگون
پس بعینہ ہی وہ مکھڑا شکل بیچون و چگون
اونکی صورت سے ہی پیدا شکل بیچون و چگون

شانِ بے شان و نشانِ بے نشان پیدا ہوئے

مومنانِ رحمتِ عالم کا کیا کہنا بھلا
ہم گنہگارون کا کیا مذکور ہی نام خدا
امتِ مرحومہ کا غبطہ کرینگے انبیا
امت عاصی کی اب کیا بات ہی نام خدا

امتی گویان شفیعِ امتان پیدا ہوئے

کلمۂ طیب مین ہی ہر بار اک تازہ مذاق
جان و تن سے پڑھ رہا ہے آپکا کلمہ مذاق
اپنے گھر بیٹھے اوٹھاتا ہون مزے کیا کیا مذاق
کلمہ گو ہی اونکا ہر اک رونگٹا اپنا مذاق

ذکر احمد کو سراپا ہم زبان پیدا ہوئے

صلّی اللہ جمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم   صلّی علیہ آل محمد صلّی اللہ علیہ وسلم

اونپہ ہمیشہ ہو وین الٰہی تیری طرف سے سلام و صلوٰتین   جو ہین اہل و عیال محمد صلّی اللہ علیہ وسلم

ساری خدائی سے اول ہین بعد رسول خدا کے صاحب   سب اصحاب اور آل محمد صلّی اللہ علیہ وسلم

حسن ذات و صفات عیان ہے اول و آخر ظاہر و باطن   نور محیط جمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہین قرآن و حدیث ہین گویا جذب و سلوک کی انکی باتین   صلّی علیٰ اقوال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قول شریعت فعل طریقت حال حقیقت ہے احمد کی   معرفت آپ جمال محمد صلّی اللہ علیہ وسلم

جبریل اوسکے ہمت عالی اسکا عروج نزول قرآن   اسکے حال و قال محمد صلّی اللہ علیہ وسلم

اپنے گمان مین ہے وہ سینہ ہر دم مکہ اور مدینہ   جس دل مین ہے خیال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کلک روان قرآنی خط مین دلکی کتاب سادہ پہ لکھے   کچھ وصف خط و خال محمد صلّی اللہ علیہ وسلم

صلی علی محبوب خدا کے ہین محبوب جمیع خصائل   خوب ہین جملہ خصال محمد صلّی اللہ علیہ وسلم

خلق مین آیا خلق الٰہی اوس کامل کی کیا ہو بڑائی   خلق عظیم کمال محمد صلّی اللہ علیہ وسلم

ساری خدائی خدائی نے خود حکم رسول خدا کا قبولا   ہے بخدا اقبال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جانتے ہین سب جن انسان و قبول آدم و شیطان   دیکھو جمال و جلال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کرتے ہین سب خوبان جہان ہر حال مین اوس محبوب کی باتیں   خوب ہے قیل و قال محمد صلّی اللہ علیہ وسلم

جی ہے فقیری حالین بیت اللہ غنی کیا نفس غنی ہے   دل جو ہے مالامال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صدقے ہین جی جان تمہپر آن مان باپ اہل و عیال   ہے سب جان و سال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پھر ہوا ای روضۂ اقدس کیونکہ نہ تڑپے دل ہمارا
عشق ہین اُس مولاے عرب کے ہندی بردہ ہون حبشی کا
ہی یہی ایمان ہی یہی عرفان ہی یہی عشق محبت یزدان

طائر ہے پروبال محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مین ہون غلام بلال محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حُبِّ محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ساقی کوثر پیر مغان سے مجکو مذاقِ وصول ہوا ہی
ذوق وصل و وصال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو مرا مجرا قبول ای مرے پیارے رسول
گلشن باغ قدم ہی تری خاک قدم
بھول گئے صاحب ذرا یاد نہ تمنے کیا
دیکھ کے تیرا جمال جائے گا میرا ملال۔
پیار سے بولو کبھی تم تو ہو پیارے نبی
توہی ہی مقصد مرا تو ہی ہی میرا مدعا
تو ہی ہی عرضی مری تو ہی ہی مرضی مری
ایسی تری یاد آئے یاد کی بھی یاد جائے
ہون جو ترا خاک پا عرش پہ ہی سر مرا
ہین جو ترے عاشقین رکھ مجھے اونکے قرین
سن او سرا سخن پھر حسین و حسن

ای مرے اچھے رسول ای مرے پیارے رسول
کیا کہون مکھڑے کے پھول ای مرے پیارے رسول
بندہ کو اپنے نہ بھول ای مرے پیارے رسول
مین رہون کب تک ملول ای مرے پیارے رسول
ای مرے اچھے رسول ای مرے پیارے رسول
ہو مرا مقصد حصول ای مرے پیارے رسول
عرض ہو میری قبول ای مرے پیارے رسول
بھول کو بھی جاون بھول ای مرے پیارے رسول
گرچہ ہو ہمین خاک و دھول ای مرے پیارے رسول
حشر ہو اونکے شمول ای مرے پیارے رسول
پھر علی و بتول ای مرے پیارے رسول

دیکھنے کا اشتیاق رکھتا ہی ہر شب مذاق

دن ہوئے وعدے کے طول اے مرے پیارے رسول

سلام

السلام اے معنئے اللہ و نور — السلام اے صورت لفظ ظہور

السلام اے احمد ذات احد — السلام اے حمد اللہ الصمد

حامد و محمود و احمد السلام — یا محمد یا محمد السلام

السلام اے فخر فخر الاولین — السلام اے افتخار آخرین

السلام اے دین و ایمان اسلام — السلام اے عین عرفان السلام

یا رسول اللہ لو میر اسلام — یا نبی مقبول ہو میر اسلام

ہو سلام اپنا قبول اہلبیت — یا نبی مقبول ہو ہر ایک بیت

لے سلام اللہ کے پیارے حبیب — عاشقوں کے درد دل کا ہو طبیب

ہو وے صحت اے طبیب غیب دان — پاک ہر اک عیب سے ہو جسم و جان

بھول جاؤں عقل و ہوش اور تن بدن — ہوں حواس خمسہ یا د پنجتن

ہو حیات و موت و حشر اس حال مین — جاؤں جنت کو اسی احوال مین

السلام اے چارۂ بیچارگان — السلام اے چارہ ساز بیکسان

مین غریب و عاجز و لاچار ہون — غمزدہ ہون بیکس و بے یار ہون

جانبین گھیری ہین غم نے ہر چہار — یار و یاور ہو برائے چار یار

السلام اے مقتدا و مہتدی — السلام اے رہنما نور الہدی

از علی تا مہدیِ عالی مقام — ہادیِ رہ ہون مرے بارہ امام

راہ مولے مین رکھوں بڑھکر قدم — ہو رہ صاحب قدم پر ہر قدم

السلام اے رحمۃ للعالمین — السلام اے رحم خیر الراحمین

عفو ہونگے آپ سے اپنے گناہ — آپ کی رحمت ہے اپنی عذرخواہ

نام نامی ہے شفیع المذنبین — عاصیون کو بخشواؤ گے تمہین

ہے بھروسا مجکو تیرے نام کا — کام جان ہے تو دل ناکام کا

ہے ترا ہر دم سہارا آسرا — تجھ سوا ہے کون میرا دوسرا

میرا حامی یان تو ہی ہے وان تو ہی — ہے مرا دونون جہانمین ہان تو ہی

مین برا ہون یا بھلا ہون یا نبی — ہون گنہگار آپ کا اک امتی

حاضرین مجلس خیر الورے — مین حضور دل سے کرتا ہون دعا

مومنو آمین کہو بہر رسول — ہر دعا میری تمہاری ہو قبول

یارسول اللہ خدا کے واسطے — انبیا و اولیا کے واسطے

ہو ترقی دین اور اسلام کی — دھوم ہو دنیا مین تیرے نام کی

اپنی امت پر کرم فرمایئے — انکے کامون کی طرف مت جایئے

دور کر اندوہ و غم دل شاد رکھ — دین و دنیا مین ہمین آباد رکھ

ہر عمل کا دے ہمین نعم البدل — ہر نحوست کو سعادت سے بدل

نام ہو ہر دم ترا وردِ زبان — دمبدم حاصل ہو اس سے کام جان

بھیجوں ہر دم حاضر و غائب سلام — اول آخر باطن و ظاہر سلام

ہے جہانتک آپ کا نور و ظہور — تمکو سب کا واسطہ یا نور نور

ظاہر و باطن مرا پر نور ہو — جان و دل اوس نور سے مسرور ہو

دیدہ و دل کو نظر آئے وہ نور — دیکھوں آنکھوں سے ترا نور و ظہور

تیرے حسن و عشق کا راز و نیاز — دل پہ کھلجائے مرے بندہ نواز

ہو محبت تیری آل اصحاب کی — اہلبیت ازواج کی احباب کی

تیرے قرب سے ہے مجھکو واسطہ — والدین و اقربا کو بخشوا

از برائے اہلبیت خوش خصال — خوش رہیں دارین میں اہل و عیال

بانی مجلس ہوں یا ہوں حاضرین — ہووین جتنے قارئین و سامعین

یا نبی مقبول ہو سب کی دعا — ہووین حاصل جان و دل کے مدعا

ہوں جہانتک مومنین و مومنات — زندہ مردہ مسلمین و مسلمات

مغفرت رحمت ہو سبکے حال پر — ہو کرم اور فضل میرے حال پر

سب رہی ہیں محفل مولود میں — دین اور دنیا کی سب کچھ نعمتیں

ہوں شہا امیدوار امداد کا — دیجیے حصہ رزق اور اولاد کا

خیر و برکت دے مری اولاد میں — رزق و عمر و علم و دین و داد ہیں

دائماً جاری مری اولاد سے — سلسلہ تیری محبت کا رہے

صالحوں کے ساتھ ہو موت و حیات — چھوڑ جاوں باقیات الصالحات

نزع کے دم آپ ہی کا دم بھرون
شوق مین جان سے بدن خالی کرون

مرتے دم بھی آپ آجائین اگر
جی کی شادی مرگ ہو بار دگر

خاتمہ بالخیر سے ہو مجھکو کام
یا نبی ختم الرسل خیر الانام

گر جنازہ پر تم آؤ جان من
اٹھ کھڑا ہون پھاڑ کر اپنا کفن

آتے ہین دفنا کے جب زیر زمین
قبر مین آتے ہین ختم المرسلین

مردہ جیتا ہی بحکم ذوالجلال
کرتے ہین منکر نکیر آکر سوال

کہتے ہین دکھلا کے شکل مصطفےٰ
کون ہین یہہ شخص تو ہمکو بتا

کہتا ہی مومن یہ ہین میرے نبی
اور نہین پہچانتا کافر کبھی

ملتی ہی مومن کو جنت بیحساب
ہوتا ہی کافر گرفتار عذاب

سوئین دولہہ سے بہشتی مومنین
اور سڑین کافر پہ گرز آتشین

مومنو ہو عاشق روے نبی
جان پہچان آپ کی کام آئیگی

جس گھڑی تشریف لائینگے حضور
قبر مین ہوگا عجب نور و ظہور

وہ قدم رکھینگے جسدم ناز سے
جی اوٹھونگا قبر مین اعجاز سے

پاے بوسی سے جناب پاک کی
مردہ پائیگا حیاتِ سرمدی

دامن پاک آپ کا ہاتھ آئیگا
پھر نہ چھوڑونگا کبھی یا مصطفےٰ

موت سے بر آئینگی منت مری
قبر ہوگی بہتر از جنت مری

لونگا جسدم نام پیر دستگیر
کیا کہینگے مجھ سے پھر منکر نکیر

قبر میں ضغطہ کو آئے گر زمین
ہونگے شاہ بوتراب اکبر معین

خاکپائے بوترابی کا غبار
ہوگا نور تربت بر خاکسار

ناگہان آجائے وقت بعث و نشر
مردے قبروں سے اٹھیں سب روز حشر

جمع ہوویں اولین و آخرین
ہوویں جملہ آخرین و اولین

عدل پر آئے خدائے ذو الجلال
خلق کا کھلجائے ہر نقص و کمال

شان جباری و قہاری دکھائے
ساری خلقت میں ہو شور ہائے ہائے

کیا کروں ہول قیامت کا بیان
روح انس و جان پکارے الامان

چھوڑ دیں ماں باپ بھائی اور بہن
جورو لڑکے دور بھاگیں جان من

وہاں نہو کوئی کسیکا آشنا
ہووے کوئی جی نہ جی کا آشنا

اپنے اپنے حال میں ہوں مبتلا
نیک و بد اعمال میں ہوں مبتلا

پوچھتے ہو ہم گنہگاروں کی کیا
ہوویں حیران انبیا و اولیا

الغرض آدم سے عیسے تک سبھی
نفسی نفسی وان پکاریں سب نبی

اپنی اپنی جان کی سب کو پڑے
کانپتے ہوویں کھڑے چھوٹے بڑے

سر کے ساری خلائق آن کر
رحمۃ اللعالمین کے پاؤں پر

رحم فرما رحمۃ اللعالمین
امتی گویاں شفیع المذنبین

اٹھکھڑے ہوں خلق کا دیکھ اضطرار
در د مخلوقات سے ہو بیقرار

باندھ کر اوسدم شفاعت کی کمر
آپ فرمائیں یہ چھاتی ٹھونک کر

آج کے دن یہ ہمارا کام ہی
اور شفیع الخلق اپنا نام ہی

حاضر دربار باری ہوں حضور
اور کہیں رو رو کر کہ اے رب غفور

مانگتا ہوں کچھ نہ بہر فاطمہؓ
نے حسنؑ کے واسطے کچھ مانگتا

بھوکا پیاسا بے گنہ پیارا حسینؑ
دشت غربت میں گیا مارا حسینؑ

مانگتا ہوں کچھ نہ اونکے واسطے
اور نہ کچھ سائل ہوں اپنے واسطے

ہی گنہگاروں کی بخشش کا سوال
سب گنہگاروں کو دوزخ سے نکال

نکلیگا لفظ شفاعت منہ سے جب
نکلینگے دوزخ سے سب از فضل رب

ہو کے خوش جنت میں جائینگے نبی
ساتھ لیکر اپنے سارے امتی

ہو تمہارے ساتھ اسدؔ یہ مذاق
نعت کچھ پڑھتا چلے با اشتیاق

پاس تیرے پائے جنت میں مقام
تجھ پہ تیری آل پر بھیجے سلام

نبی جی کے پیدا ہوئے کی خوشی ہی
خوشی کے لئے سارے عالم کا جی ہی

بہر رنگ سارا جہان شادمان ہی
یہہ نیرنگ عالم میں شادی رچی ہی

محمد بنا دین و دنیا کا دولہا
دو عالم براتی جہان امتی ہی

صدا جسکی گونجے ہی تا آسمان تک
زمین پر وہ شادی کی نوبت بجی ہی

مبارک سلامت کا ہی ہر طرف غل
خوشی شش جہت میں ہی دھوم اک مچی ہی

کھلا ہی گل باغ ختم رسالت
گل و غنچہ کو کیا ہنسی اور خوشی ہی

وہ اک عطر مجموعہ انبیا ہے
خدائی معطر ہے خوشبو لبی ہے

ہوئین دوزخین سرد اوسکے دم سے
اوسی سے ہر اک دوزخی جنتی ہے

ولادت کے دن سے قیامت تلک اوسکی
صدا رات دن امتی امتی ہے

حبیب خدا اشرف انبیا ہے
شرف بخش جملہ رسول و نبی ہے

محمد کے مولد سے مکہ مشرف
شرف کعبۃ اللہ کا مولا علی ہے

گناہون کا ہم سب کے بخشانیوالا
وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے

محمد ہے نام اوسکا ہے وہ قریشی
لقب ابطحی یثربی ہاشمی ہے

خدا ایک ہے اور محمد ہے برحق
ہر اک چار یار و نہین بیشک ولی ہے

نبی مظہر ذات یاردن مین ظاہر
صفت صدق و عدل و حیا علم کی ہے

مین لایا ہون ایمان ذات وصفت پہ
صفت اہل اسلام کی بس یہی ہے

محمد کا مظہر ہین خاص آل احمد
ظہور نبی عام یون تو سبھی ہے

مودت ہوئی لا کلام اونکی واجب
یہی بات اے دوستون واجبی ہے

الٰہی یہ بندہ ترا جان و دل سے
غلام غلامان آل نبی ہے

سلامٌ علی احمد و آل احمد
اونہین کی سلامی مسلم ہوئی ہے

ہین ملنے کی اوسکی بڑی آرزوئین
بہت حسرتین عمر تھوڑی رہی ہے

اوسے دیکھون ہر آن جان وجہان مین
جہانین وہی اور جانین وہی ہے

ہے ساری خدائی کا مختار احمد
نہ کچھ کارخانہ مین اوسکے کمی ہے

مذاقؔ ایکی لیجے صلہ حسب دلخواہ
محمد جواد و کریم و سخی ہی

ظاہر کیا خدانے جو مولود نور کا
واللہ کیا وہ وقت تھا نور و ظہور کا

ہوسلے بنا تھا ہر ملک و جن اور بشر
ہر اک شجر حجر پہ تجلی تھا طور کا

روشن تھے آمنہ پہ زمین آسمان کے حال
پردہ اوٹھا تھا آنکھوں سے نزدیک دور کا

حوا تھین اور مریم و سارہ و ہاجرہ
حجرہ مین اک ہجوم تھا غلمان و حور کا

پیدا ہوئے تو سجدہ کیا امتی کہا
امت کا یہ خیال تھا عفو قصور کا

رضوان جہان سے لایا تھا طشت اور صراحیان
کوثر کے آب سے ہوا غسل اُس حضور کا

ہونے لگا وہ نور پہ نور اور جلوہ گر
نہلا کے جب پہنایا لباس اوسکو نور کا

مستی سے اوس نگہہ کی وہ گستاخ ہوگیا
رضوان نے بوسہ لے لیا چشم حضور کا

چلتا تھا اوسکی بزم ولادت مین ساقیا
کوثر کا جام جام شراب طہور کا

چشم و دل و زبان مین مزہ ذوق و شوق تھا
وہ کیف تھا مذاقؔ مزے کے سرور کا

رحمت سے مغفرت سے مجسم تھا وہ رحیم
پتلا بنا تھا رحمت رب غفور کا

تھے زندے مردے خاک کی رحمت سے سرفراز
افلاک پر دماغ تھا اہل قبور کا

برسین زمین پہ خرخ سے رحمت کی بدلیان
بدلا ہوا ہی رنگ زمین کے بخور کا

بدلا زمانہ سرور عالم کے آتے ہی
عالم ہوا کچھ اور شہور و دہور کا

آب کرم سے بجھ گئی آتشکدون کی آگ
آکر پڑا مقابلہ جب نار و نور کا

بحر سماوہ تر ہوا اور بحر ساوہ خشک — جاری یہ معجزہ ہوا اُس سے بحور کا
کسرا ایٔوں نکے قصر ہوئے منکسر بخاک — تھا زلزلہ زمین کا تزلزل قصور کا
پامال عزیٰ ہوئیں عزا و لات کی — سر خاک پہ جھکا دیا کبر و غرور کا
شیطا نکے تخت تخت سلاطین اولٹ گیے — پلٹا وہ حکم خیر سے شرک و شرور کا
ہیبت سے شاہ دین کی ہوئے گنگ شاہ کفر — آوازہ تھا بلند نبی کے ظہور کا
بیٹا ہر ایک حاملہ کے اُس برس ہوا — صورت کا اور شکل کا عقل و شعور کا
سوکھے شجر ہرے ہوے میوونسے گھر بھرے — عالم تھا ہر مکان پہ جنان کے قصور کا
مسکین کو قحط جانی سے صبر و سکون ملا — تسکین بخش آیا ہر اک نا صبور کا
کعبہ کی چھت پہ مشرق و مغرب مین تین جا — جھنڈا احمدی تھا عیان سبز نور کا
کعبہ نے بھی خدا کو کیا سجدہ شکر کا — سر سجدہ ونکی سمت جھکا ہر کفور کا
تھی روشنی تمام سماوات و ارض مین — روشن ہوا چراغ وہ اللہ و نور کا
عبداللہ باپ آپکے دادا تھے مطلب — بوطالب اک شفیق چچا تھا حضور کا
مان آپ کی تھین آمنہ خاتون صابرہ — کیا کہنا اونکی دائی حلیمہ شکور کا
تھین ام ایمن اونکی کھلائی زمین پر — چاند آسمان پہ آنکا کھلونا تھا نور کا
پوشیدہ نور غیب سے رہتا تھا ستر پاک — ننگا ہوا نہ جسم مبارک حضور کا
حاضر تھے خادمی و غلامی مین سب ملک — جھولا جھلاتے غیرت غلمان و حور کا
خوش رہتے فقر و فاقہ و جہد و جہاد مین — کرتے وہ صبر و شکر صبور و شکور کا

کافر ذلیل عزت اسلام سے ہوئے
غالب ہوا رسول خدائے غیور کا

بحر العلوم غیب وہ امی لقب ہوا
عالم ہوا یہ علم خدا کے عبور کا

معراج احمدی کی حقیقت کو حق سمجھ
ہو کر عروج احد ہوا احمد کے نور کا

ذات رسول سے ہین خدائی کے انتظام
بندے سے بندولبت ہی نزدیک و دور کا

ظاہر وہ اس جہان مین تریسٹھ برس رہا
اول جو حال تھا وہی آخر ہی نور کا

ہی لیلۃ القبور کا بدر الدجے وہی
شمس الضحے رخ اسکا ہی یوم النشور کا

بے صورتی اوسیکی ہی صورت اوسیکی ہی
ہی سب عدم وجود اسی نور و ظہور کا

دیکھو تو آنکھ کھول کے اے مردمان چشم
انسان ہر ایک خاک کا پتلا ہی نور کا

پردہ اٹھا ہی مردم چشم مذاقؔ سے
دل مین مزہ ہی آنکھون مین جلوہ حضور کا

صل علے محمد و آل محمد
ہے نور اور ظہور محمد کے نور کا

پھر خدا غلام کی تقصیر ہو معاف
ہر دم قصوروار ہی بندہ حضور کا

دیکھ صلہ مذاقؔ کو خوش سے کیجئے شہا
یہ وقت ہی خوشی کا مزے کا سرور کا

ہی بسم اللہ اسم اچھا یا رسول اللہ
ہین رحمن و رحیم اسماء حسنی یا رسول اللہ

ہوا الحمد للہ حامد و محمود و احمد تو
بحمد اللہ محمد تو ہی ٹھہرا یا رسول اللہ

کہا صلو علیہ و سلمو تسلیما اللہ نے
کہین صل علی لیکن نام تیرا یا رسول اللہ

صلوۃ اللہ سلام اللہ تجھپر آل پر تیری
ازل سے تا ابد ہووے ہمیشہ یا رسول اللہ

ملائک انبیا و مرسلین پر ہو سلام اللہ
ہر اک اونپر سلامی ہی تمہارا یا رسول اللہ

رضی اللہ عنہم اور رضوا عنہ کہا حق نے
رضائے حق پہ راضی تھے صحابا یا رسول اللہ

نکیون ازواج و ذریت ہون یکسر طیب و طاہر
کہ تو ہی طیب و طاہر سراپا یا رسول اللہ

ہین سب ازواج راضی آپکی مرضی پہ واجب ہی
بہر واحد رضی اللہ عنہا یا رسول اللہ

نقیب اثنا عشر ثابت ہین شاہا نص قرآن سے
ہوے اثنا عشر تیرے آئمہ یا رسول اللہ

تمامی تابعین اتباع و تبع التابعین ٹھہرے
کیا جب اتباع شرع تیرا یا رسول اللہ

خدا کی خلق تیری امت دعوت اجابت ہی
ہی سب خلق خدا پر تیرا دعوی یا رسول اللہ

تو وہ فخر رسولان جہان عیسی دوران ہی
ترا کلمہ پڑہے آکر مسیحا یا رسول اللہ

مسیحا سے تری آنکھونکے سب بیمار اچھے ہین
اشارون مین جلا دیتے ہین مردا یا رسول اللہ

گروہ انبیا کو امتی ہونیکی خواہش تھی
تری امت نے ہی پایا وہ رتبہ یا رسول اللہ

کہونگا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اس جا
کہ ذکر امت مرحومہ آیا یا رسول اللہ

بیان کیا مرتبہ ہو تیرے یارون دوستدارونکا
خدا ہی دوستدار اور یار اونکا یا رسول اللہ

تو وہ محبوب سبحانی وہ محبوب الٰہی ہی
محب تیرا حبیب اللہ ٹھہرا یا رسول اللہ

خدا کا پیار تجھ پر تو خدا کا ایسا پیارا ہی
ہوا پیارا خدا کا تیرا پیارا یا رسول اللہ

ترے خادم غلامونکو خدا نے صاحبی بخشی
وہ ہم بندے نکے ہین مخدوم و مولا یا رسول اللہ

غلامی پر تری اللہ میان کچھ ایسے ریجھے ہین
غلامون کو ترے مولا بنایا یا رسول اللہ

نکیون ریجھے خدائی آپ کی شکل و شمائل پہ
خدا کو تیری صورت پر رجھایا یا رسول اللہ

خدا خود اپنی صورت کر کے پیدا آپ کی صورت
ہوا صورت پہ اپنی آپ شیدا یا رسول اللہ

تری صورت سے ہین اک معنیٔ بے صورتی پیدا
تری صورت ہے شکل نقط و معنیٰ یا رسول اللہ

پھر صورت مٹا دون جبکہ صورت اپنی معنی مین
کھلین تب صورت و معنی کے معنیٰ یا رسول اللہ

کرشمہ دامن دل میکشد ہر جا کہ جا اینجاست
ترا ہی جان من دلکش سراپا یا رسول اللہ

صفت بالو نکی ہے اک نور ذات بحت سربستہ
کھلا گیسو ہی پیچان کا معما یا رسول اللہ

ترے ہر موی گیسو مین بندھی ہے اک شب معراج
شب معراج کا کیا کھولون عقدا یا رسول اللہ

خدا کے نور کی اک شمع روشن قد ہے سر تا پا
سراپا روشنی کا کیا ہو سایا یا رسول اللہ

سراپا کیا لکھون حلیہ مبارک تیرا کیا لکھون
تو ہے اک صورت حق کا نسخہ یا رسول اللہ

مکان و لامکان مین سب زمینین و آسمانو نمین
تمھارا جسم نورانی سمایا یا رسول اللہ

وجود پاک موجودات کی ہی جان کی جان ہے
قد جان کا ہوا معدوم سایا یا رسول اللہ

ملک حور و پری سب پاؤن پر ہین تیرہی دیوانے
نہین ملتا ہے تیرے قد کا سایا یا رسول اللہ

صفات حق ہین پنہان جس طرح ذات قدسیہ مین
نہان ہے تیرے قدمین قد کا سایا یا رسول اللہ

زبان ہے لوح محفوظ آپ گویا مصحف ناطق
کلام اللہ ہے تیرے منہ کا کلمہ یا رسول اللہ

ترا منہ آفتاب حشر ہے قد ہے سوا نیزہ
جلالت منکر محشر کو دکھلایا یا رسول اللہ

ترا دیوان خانہ حشر دوزخ قید خانہ ہے
ہے جنت ایک عشرتخانہ تیرا یا رسول اللہ

گلستان کا ترے آدم ہے گل جبرئیل بلبل ہے
ہے شیطان تیرے خارستان کا کانٹا یا رسول اللہ

بسی ہے ہشت جنت کی تجھی سے اک نئی بستی
بسا ہے نو فلک کا نو محلہ یا رسول اللہ

ہی خلوتخانہ تیرا فرش سے عرش معلی تک
ہی خلوتخانہ دل کا عرش اعلی یا رسول اللہ

جہان ہی جانتا پہچانتا صورت کو سیرت کو
سبھون نے تجکو جانا اور مانا یا رسول اللہ

زروے دوستی و دشمنی سارے زمانے مین
زبان زد ہی تمہارا ذکر و چرچا یا رسول اللہ

تمہاری یاد مین سب یاد والے بھول والے ہین
نہ تمکو بھولکر بھی کوئی بھولا یا رسول اللہ

صفاتی اور ذاتی اور جمالی اور جلالی کا
سب اسمار کمالی کا خلاصہ یا رسول اللہ

رسول اللہ بس باقی ہوس بس ورد ہی اپنا
یہی بس رہگیا باقی وظیفہ یا رسول اللہ

محمد ہی مربی اپنا اور اللہ ربی ہی
مجھے اب پرورش کا اپنی غم کیا یا رسول اللہ

تجھی سے پرورش ہی ہمسے لاچارون غریبونکی
توئی عاجز نوازا چارہ سازا یا رسول اللہ

کرم سے تیرے صحت ہوے جسمانی و روحانی
سلامت با کرامت دل ہو میرا یا رسول اللہ

خدا کا تو ہی بندہ بندگی مین تیرے ہم بندے
خدایا صاحبا بندہ نوازا یا رسول اللہ

ہے دنیا و دین مین تجھ سے عزت آبرو میری
توہی ہی آبروے دین و دنیا یا رسول اللہ

روا ہو خود بخود ہر ایک حاجت احتیاج اپنی
خدا رکھے مجھے محتاج اپنا یا رسول اللہ

مرے ہر کام مین دنیا و دین کے خیر و برکت ہو
ملے با خیر و برکت دین و دنیا یا رسول اللہ

جو تم ملجاؤ بندہ کو صاحب ملگیا سب کچھ
ملے دنیا و دین عقبی و مولی یا رسول اللہ

کرو فضل و کرم سے اپنے مالا مال دنیا مین
غنی ہو کر کرون مین ترک دنیا یا رسول اللہ

کمال دنیوی دیکر کمال دین و ایمان دو
کہ کامل ہو کے چھوڑون دین و دنیا یا رسول اللہ

نہ دنیا اور عقبے ہی ملی اور نے ملا مولی
ملے مولے تو چھوڑے سبکو بندہ یا رسول اللہ

خدا ہی جانے کیا ہون فی غنی ہون اور نہ ہون محتاج
نہ تارک ہون نہ ہون متروک دنیا یا رسول اللہ

ہو الفقر فخری کی شہا تو کھولدے مجھ پر
کھلے تا سر عایل اور اغنی یا رسول اللہ

نہین ہی نفس کافر کیش بد کردار کہنے مین
کرون کیا آپ ہی فرمائین اچھا یا رسول اللہ

گنہ چوری چھپے کرتا ہون خلق اللہ مین دن رات
خدا کا چور ہون اور چور تیرا یا رسول اللہ

نہ راہِ فرض و واجب مین ہوئی کچھ پیروی مجھ سے
نہ چل پایا تری سنت کا رستا یا رسول اللہ

نہ یاد آیا طریقہ مستحبات و نوافل کا
طریق شرع و دین اسلام بھولا یا رسول اللہ

رہا قرب فرائض پاس اور قرب نوافل پاس
نہ پاس قرب فرض و نفل رکھا یا رسول اللہ

نماز و روزہ و حج و زکوۃ و فطر و فدیہ
جہاد و جہد سے کچھ بھی نہ جانا یا رسول اللہ

خدا ہی جانے کس مصرف کا اور کس کام کا ہونگا
مین ناکارہ نکما ہیچکارہ یا رسول اللہ

نجانا ہمنے نے مانا رسول اللہ کا کہنا
ہوا نہ علم کا اور نہ عمل کا یا رسول اللہ

ہوئی گو مجکو آگاہی اوامر اور نواہی سے
اوامر اور نواہی کو نہ سمجھا یا رسول اللہ

کرون کیا شکر سب کچھ آپکا ممنونِ احسان ہون
ہوا کچھ بھی نہ مجھسے شکر تیرا یا رسول اللہ

نہ پہونچا مژدہ کچھ تیری رسالت کا ہدایت کا
نہ کچھ تبلیغ کا پہونچا اجورہ یا رسول اللہ

نہ قرآن کی تلاوت کی نہ قربے سے مودت کی
ملے دونون مجھے قرآن و قربا یا رسول اللہ

یہ ناشکری کہ ہر دم شکر کے بدلے شکایت کی
کیا کفران نعمت مینے کیا کیا یا رسول اللہ

ہوا مجھسے نہ برتاو شریعت کا طریقت کا
نہ برتا زہد و تقوی فقر و فاقہ یا رسول اللہ

حقیقت معرفت کو بھی نہ جانا اور نہ پہچانا
نہ سمجھا ہے حقیقت معرفت کیا یا رسول اللہ

کلام آمین نہین اک کلمہ گو ہون تیری اُمت کا
زبان و دل سے پڑھتا ہون مین کلمہ یا رسول اللہ

مرا تو عالم ارواح کا ہی جب تا پہچانا
اوسی پہچان سے اب تجکو جانا یا رسول اللہ

ازل سے تا ابد مومن ہون تیرا کلمہ گو تیرا
ظہور و نور مین مسلم ہون تیرا یا رسول اللہ

کہون کیا آدم و حوا سے مان اور باپ تک اپنے
چلا آتا ہون تیرا نام سنتا یا رسول اللہ

نہین دیکھا بظاہر غیب پر ایمان لایا ہون
شہادت کا تری پڑھتا ہون کلمہ یا رسول اللہ

تمہارے بحر جان سے دل جو میرا آشنا ہووے
تو یہ قطرہ بھی ہو کے دم مین دریا یا رسول اللہ

غریق رحمت حق ہون کرم سے تیرے سر تا پا
اگرچہ غرق عصیان ہون سراپا یا رسول اللہ

بُرائی کے سوا کچھ بھی ہوئی مجھ سے نہ اچھائی
تمہارا ہون برا ہون یا ہون اچھا یا رسول اللہ

خدایا اپنی رکھنا مجکو راضی صابر و شاکر
نہ صبر و شکر کو تم آزمانا یا رسول اللہ

یہ نالایق نہین لایق تمہارے آزمانے کے
نہ ہم نالایقون کو آزمانا یا رسول اللہ

ترے شوقِ خط و رخسار مین جامہ سے باہر ہون
بناؤن لاکہہ صورت کا لفافہ یا رسول اللہ

گنہگار ایک مجھ سا اور شفیع عاصیان تجھسا
ہوا کوئی نہ ہے کوئی نہ ہوگا یا رسول اللہ

محبت مین تری بیہوش ہو جاؤن حبیب اللہ
نہ آئے ہوش محبوب و محب کا یا رسول اللہ

محبِ تیرے ہون تیری آل کے پیدا قیامت تک
مری اولاد صالح ہو ہمیشہ یا رسول اللہ

محبت تیری آل و اولاد مین میری رہے قایم
کہ نسلاً بعد نسل ہون احبا یا رسول اللہ

مری اولاد سے کثرت ہو تیرے کلمہ گویونکی
ہمارا کام ہو اور نام تیرا یا رسول اللہ

ترے اخیار امت ہوئین اس کثرت سے محشر مین
کرین سب انبیا امت پہ غبطہ یا رسول اللہ

خدا کے قرب سے ہر دم رہوں میں خود بخود بیخود — خودی کو دور کر میری خدارا یا رسول اللہ
کھلی ہیں جب سے آنکھیں ہے نظر عین عنایت پر — تو عین رحمتی انظر الینا یا رسول اللہ
کھنچی در پردہ آنکھوں میں تری تصویر نورانی — کھنچا ہے پتلیوں پر تیرا نقشا یا رسول اللہ
کسی صورت دکھا دو اک جھمکڑا اپنے مکھڑے کا — دکھا دو اپنے مکھڑے کا جھمکڑا یا رسول اللہ
بہر صورت نہیں ہے اور ہے تو کیا کروں ہر ہے — دکھاوے اپنی صورت مجھکو ہا یا رسول اللہ
مری جان تیری صورت دیکھنے کو ہم ترستے ہیں — ہے صورت دیکھنے کو جی ترستا یا رسول اللہ
جگر ہے مضطرب دل ٹوٹتا ہے جی تڑپتا ہے — نہ جان و دل جگر کو اتنا تڑپا یا رسول اللہ
دل مہجور کے رونے پہ ہوتا ہے جگر ٹکڑے — پھٹا جاتا ہے اب میرا کلیجا یا رسول اللہ
کبھی تو جاگتے سوتے زرا او دلبری آجا — رہے کچھ تو تسلی اور دلاسا یا رسول اللہ
خدا ہے دو دو باتیں ہوں کہیں صاحب سے بندہ کی — تری باتوں کا ہے مشتاق بندہ یا رسول اللہ
نہ دیکھا تجکو جیتے جی تری صورت پہ مرتے ہیں — دکھا دے مرتے دم تو اپنا مکھڑا یا رسول اللہ
نہ رہی عصمت و شرم و حیا خوبی و محبوبی — نہ در پردہ محبوب سے بھی شرما یا رسول اللہ
ہے دلدار علیؑ محرم حریم دیدہ و دل کا — جو نامحرم ہو تو کر اس سے پردا یا رسول اللہ
نہیں ہو ہر طرح پر گر نہیں ہو نہیں نہیں ہو نہیں — تم آئے اب گیا مہر ا تمہارا یا رسول اللہ
جو تیرے دوست دشمن ہیں وہ میرے دوست دشمن ہیں — جو دشمن ہے مرا دشمن ہے تیرا یا رسول اللہ
ہمیشہ پاس رکھنا تم مرے پاس آنے والوں کا — جو مجھ پاس آگیا تجھ پاس آیا یا رسول اللہ
جو کھو کر آپکو ڈھونڈیگا وہ ہی تجکو پائے گا — جو کھویا آپ کو تو تجکو پایا یا رسول اللہ

رہے ایمان سلامت عاقبت بالخیر ہو اپنی
غرض ہو خاتمہ بالخیر اپنا یارسول اللہ

ہین آپ ہی آپ حال اپنا ہے اپنے آپ پر ظاہر
کہین کیا آپ سے احوال اپنا یارسول اللہ

سوا تیرے نہین مجھ مین برائے نام بھی باقی
ترے نام مبارک سے ہون جیتا یارسول اللہ

نکالے جب فرشتہ آکے میری جانکو تن سے
بجائے روح نکلے نام تیرا یارسول اللہ

نہ ہووے دست عزرائیل قبض روح پہ قابض
تمہارے دست شفقت کا ہو قبضہ یارسول اللہ

سوا تیرے شریک شادی و غم کون ہی میرا
مری تجہیز و تکفین آکے کرنا یارسول اللہ

ترے آنے سے عزت آبرو ایسی ہو مردہ کی
کہ زندون سے مرا بڑھ جاوے مردا یارسول اللہ

فرشتونکو ملے پانی جو میرے غسل میت کا
تبرک جان کرلین قطرہ قطرہ یارسول اللہ

زمین ہو آسمان گرتے ہی میرے غسل کا پانی
ہر اک قطرہ سے پیدا ہو فرشتہ یارسول اللہ

دعای مغفرت ہر ہر فرشتہ حشر تک مانگے
رہے روح الامین آمین کہتا یارسول اللہ

نہین مرنے کا غم ساتھ ہو میرے جنازہ کے
تم آگے ہو مرا پیچھے جنازا یارسول اللہ

بڑھیگا رتبہ مرقد مکان لامکان سے بھی
جو تونے قبر مین مجکو اوتارا یارسول اللہ

نماز اپنے جنازہ کی پڑھانا تو ولی بنکر
کہ تو ہی والی و وارث ہی اپنا یارسول اللہ

مری تربت زیارتگاہ مخلوق خدا ہوگی
جو مٹی دینے مجکو تو خود آیا یارسول اللہ

تم آئے قبر مین منکر نکیر آئین تو آنے دو
اب آنیکا ہی ادنکے مجکو ڈر کیا یارسول اللہ

ترا رب کون ہی مجھ سے اگر پوچھا فرشتون نے
اشارہ تیری جانب کو کرونگا یارسول اللہ

گواہی کے لئے گر دو فرشتے آتے اچھے ہین
گواہ اقرار کے ہو جائین اچھا یارسول اللہ

فرشتے کیا خدا کے سامنے اقرار ہی مجکو
خدا شاہد ہی اقراری ہی بندہ یا رسول اللہ

قدم سے تیرے ویرانے مین ہو شادی و آبادی
مین بیٹھون قبر مین بن ٹھن کے دولہا یا رسول اللہ

بنے جنت مرا مرقد مین سوؤن پاون پھیلا کر
نہ اک ذرہ زمین کا ہو سے ضغطا یا رسول اللہ

فشار قبر ہو بہتر مجھے آغوش مادر سے
زمین شفقت کرے مان سے زیادہ یا رسول اللہ

رسول پاک تم آجاؤ جب بندہ کے مرقد مین
تو میری قبر ہو مکہ مدینا یا رسول اللہ

تماشا گاہ خلق اللہ ہون مر کر ملا تجھ سے
لگے مرقد پہ میرے کیون نہ میلا یا رسول اللہ

نہ ہو ہول قیامت نام کو جب حشر ہو قایم
اٹھون مرقد سے تیرا نام لیتا یا رسول اللہ

خدا کے آگے رسوائی نہو میرے گناہونکی
نہون مین مجمع محشر مین رسوا یا رسول اللہ

قیامت کو شہا شان جمالی اور جلالی سے
دکھانا دوست اور دشمن کو جلوا یا رسول اللہ

زمین تانبے کی ہو جب آفتاب آ ہی سوا نیزے
لوا الحمد کا ہو سر پہ سایا یا رسول اللہ

عذاب حشر کے بدلے ثواب و اجر حاصل ہو
مری زحمت بدل رحمت سے کرنا یا رسول اللہ

شفیع المذنبین اور رحمۃ اللعالمین تو ہی
ہمین تو مغفرت سے اپنی بخشنا یا رسول اللہ

اولو العزم انبیا نفسی کہین تو امتی بولے
قیامت مین ہو تیرا بول بالا یا رسول اللہ

تم آجاؤ گران باران عصیان نکے جو پلے پر
گران پلہ ہو میزان عمل کا یا رسول اللہ

تمہارے دم قدم سے ہووے راہ پل صراط آسان
بہ آسانی ہو طے اکدم مین رستا یا رسول اللہ

ظہور نور تیرا جنت الفردوس مین دیکھون
مجھے آنکھون سے دوزخ کو نہ دکھلا یا رسول اللہ

خدا کا ہووے دیدار اور محمد کی شفاعت ہو
رہے ہمسے گنہگارون کا پردہ یا رسول اللہ

علیٰ اقدر مراتب جنت الاعلیٰ میں داخل ہوں
تری امت کے سب ادنیٰ و اعلیٰ یا رسول اللہ

غلامی شاہزادوں کی ملے بندہ کو جنت میں
وہی ہیں میرے آقا میرے مولا یا رسول اللہ

رہیں اہل و عیال اپنے بھی اہلبیت کے خادم
کہ جنت میں ملے خدمت کا درجہ یا رسول اللہ

ازل سے تا ابد ہر آن اور ہر شان میں شاہا
ہمیشہ ساتھ ہو میرا تمہارا یا رسول اللہ

دعا کیا کیجے حق میں تیرے ہر دم مرتبہ تیرا
کرے اعلیٰ سے اعلیٰ حقتعالیٰ یا رسول اللہ

شہنشاہ زمیں ہو تم شہنشاہ زماں ہو تم
میں ہوں مداح شاہنشاہ والا یا رسول اللہ

امیدیں بخشش شاہی سے ہیں مداح کو سب کچھ
خزانہ سے تو اپنے کچھ تو دلوا یا رسول اللہ

زباں پر آپکے لفظ نہیں گا نے نہیں آیا
گدا سے اپنے ہوں ہاں کچھ تو فرما یا رسول اللہ

ملے اسکا صلہ اور یہ قصیدہ ہو مرا مقبول
قصیدہ جیسے ہے مقبول بردا یا رسول اللہ

صلہ اسکا تمہاری ہمت عالی پر رکھتا ہوں
تری ہمت ہے ہر ہمت سے اعلیٰ یا رسول اللہ

جو میں ہوں دعا گو پھر مری آمین کہنے کو
ہر اک منہ سے تو ہی آمین کہنا یا رسول اللہ

سخن کی میرے تحسین آفریں ہر اک زباں سے ہو
زبانوں پر رہے میرا قصیدہ یا رسول اللہ

مذاقؔ اب کہہ رہا ہے الصلوٰۃ والسلام علیک
جواب اسکا زباں سے اپنی فرمایا رسول اللہ

کیا کروں آہ یا رسول اللہ
غم ہے جانکاہ یا رسول اللہ

قصۂ غم ہے طول کیا کہیے
قصہ کوتاہ یا رسول اللہ

راہ تکتا ہوں تیری نکلے گی
کچھ نہ کچھ راہ یا رسول اللہ

تم ہو اللہ کے نبی و رسول ح — نبی اللہ یا رسول اللہ
دم ہے آنکھون مین کب تلک دیکھون — مین تری راہ یا رسول اللہ
ہو تماشا خدا کی قدرت کا — ماشاء اللہ یا رسول اللہ
واہ کیا خوب ہو حبیب اللہ — خوب ہو واہ یا رسول اللہ
کیا ہے واللہ تیرا جاہ و جلال — اللہ اللہ یا رسول اللہ
جھانکتے پھرتے ہین کنوئین یوسف — ہے تری چاہ یا رسول اللہ
آہ و نالہ بھی کر نہین سکتے — کیا کرین آہ یا رسول اللہ
کام دل چاہتے ہین خاطر خواہ — حسب دلخواہ یا رسول اللہ
ہو گئی خوب واہ وا شہرہ — تیری افواہ یا رسول اللہ
نام سنتے ہین شکل بھی دکھلا — نام اللہ یا رسول اللہ
مہر گردون کے تیرے ذرہ مین — مہر اور ماہ یا رسول اللہ
اللہ اللہ تم سے ہے واللہ — ثم باللہ یا رسول اللہ

پڑھ رہا ہے مذاق صل اللہ
رحمت اللہ یا رسول اللہ

کیا جب حسن ظاہر یا محمد مصطفا تیرا — علی اعلے ہوا عاشق بہ شان مرتضا تیرا
ظہور حسن ہے پنہان عیان یا مصطفا تیرا — ہے باطن ہے خدا عاشق بہ ظاہر مرتضا تیرا
مجسم تجھ مین ہے شان ہو الاول ہو الآخر — نہین معلوم حال ابتدا و انتہا تیرا

کرے خیاط دل کیا فکر قطع جامۂ اقدس
نہ ہوگا اطلس چرخ مین بند قبا تیرا

قلم جبریل کے پر کا ادب سے سر بسجدہ ہے
شہا نقشہ لکھے کیا خامۂ بال ہما تیرا

زمین کو تیرے کوچہ کی نہ پائین آسمان ہرگز
کہ ساق عرش ہے نقشہ مین ہر اک نقش پا تیرا

ترا اک حکم ہی کن حاکم ہر دو سرا تو ہی
نہین کونین مین کوئی مقابل دوسرا تیرا

قدر کو خدمت افتا ہی دار الشرع مین تیرے
عدالت گاہ مین قاضی ہی اک حکم قضا تیرا

بڑائی کا تری بندہ کو مضمون سہل ہاتھ آیا
کہ چھوٹا بھائی ہی دست خدا مشکل کشا تیرا

صلواتین لحن داودی ہین ہون گلبانگ بلبل کی
گلون کے منہ سے جب غنچہ پڑھے باد صبا تیرا

نہین ادنےٰ و اعلیٰ کوئی دم بھر یاد سے خالی
سدا دم بھرتے ہین ہر دم فقیر و بادشا تیرا

ازل سے ہی بجا آوازہ نوبت کا تری ہر جا
بجے گا تا ابد کوس نبوت جا بجا تیرا

بلند و پست مین سب تجھ پہ لا ہی لامکان ایمان
پڑھا کرتے ہین کلمہ رات دن ارض و سما تیرا

نہین ہی کہکشان اور چادر انجم یہ تعظیماً
فلک نے سر پہ رکھی ہے ردا تیری عصا تیرا

سراسر مد ہا سرکار کے پاس آپ آپہونچے
کہ تا ہونے نہ پائے وا کہین دست دعا تیرا

دلا کشتی کو تیری کیا خطر طوفان عصیان سے
شفیع المذنبین نوح اور خدا ہی ناخدا تیرا

سہارا ہی تو ہی ہم بیکسونکا دین و دنیا مین
یہان بھی آسرا تیرا وہان بھی آسرا تیرا

مقام احمدی تک جز احد ہی نارسا دانش
نہ پہونچے گا وہان اے عقل کل ذہن رسا تیرا

یہان تک یوں فرشتے وان بلایا عرش پر حق نے
یہ سمجھے کیا خدا کو بھی ہوا شوق لقا تیرا

حدیث من رانی دیکھی جسدن سے یقین آیا
کہ ہوگا جاے حق دیدار بھی روز جزا تیرا

کھڑے ہوونگے نیچے اوسکے سب آدم سے عیسیٰ تک — بحمد اللہ علیؑ کے سر پہ ہوگا جب لوا تیرا

خدا کا اور بندونکا سبنے محبوب وہ بندہ — محب ہووے جو آل اصحاب کا احباب کا تیرا

مرے اشعار مین پڑھجا جان رنگ تبسم سے — کہے گر مرحبا ہنسکر لب معجز نما تیرا

مذاق رح اللہ نے تجکو کیا مداح احمد کا
نہ کیون ہر شعر ہووے قابل صل علی تیرا

شاہ مکی مدنی یوسف کنعان کب تھا — مصر کا شاہ شہنشاہ رسولان کب تھا

ماجرا بیر علم اور چہ کنعان کا سنا — بھائی یوسف کا سا کہیے شہ مردان کب تھا

اپنی چاہت سے اسی چاہ مین گرتا یوسف — ظاہر اسوقت ترا چاہ زنخدان کب تھا

بغض و حب تیری ہوئی فارق کفر و اسلام — پیشتر تفرقہ گبر و مسلمان کب تھا

تیرے منہ سے ہوا اظہار کلام اللہ کا — جبکہ مکھڑا ترا ظاہر نہ تھا قرآن کب تھا

اول آخر ہے تو ہی ظاہر و باطن ہے تو ہی — نہین معلوم عیان کب سے ہے پنہان کب تھا

ہوئی ظاہر بخدا شان تری آن تری — دوست دشمن تھے کہان آدم و شیطان کب تھا

نغمہ پرداز حقیقت ہے ہر آواز مین تو — تو ہی در پردہ تھا داؤد خوش الحان کب تھا

خادمہ دخت سلیمان بنے مخدومہ کی — حضرت شاہ سا داماد سلیمان کب تھا

تیری امت ہوئی خیر الامم اے خیر بشر — ایسے مردم تھے کہان آپ سا انسان کب تھا

مومن و مسلم و دیندار تھے اگلے بھی گروہ — پہلے یہ دین یہ اسلام یہ ایمان کب تھا

فرش پر عرش کی دکھلائین بہارین تو نے — رنگ بیرنگی سے نیرنگ بہاران کب تھا

تو ہی جان تو ہی جہان تیرے سوا عالم مین
عالم نور سے عاشق کو ترے تا بہ ظہور
پایا سب خوبونکا محبوبونکا سرتاج تجھے
لفظ اللہ کے معنے مین محمد سمجھا

کب ہی موجود کوئی اور مری جان کب تھا
دیکھنے کا ترے معشوق نہ ارمان کب تھا
خوبیون مین کوئی تجھ سا شہ خوبان کب تھا
للہ الحمد کوئی تجھ سا ثنا خوان کب تھا

نعت مین جسنے کہے شعر مزے کے ہین مذاق
سب سخن فہم تھے کوئی نہ سخندان کب تھا

تو مدینہ مین ہے یا سینے مین
لامکان کی ہے فضا کوٹھے پر
تو جو ہمدم ہو بہر کیف ہے کچھ
بے مزہ ہے مجھے تجھ بن خور و نوش
حالت نزع مین عاشق ہے ترا
تیغ کھیچے سو بار مرا سینہ چاک
دل مین ہے تو ہی ترے مکھڑے کا
ہے خط سبز مین زیبا لب لعل
بے بہا کہیے دُر دندان کو
صاف ہو جس سے کدورت آجاے
حسن کی طرح ہو روز افزونی

عکس تیرا ہی ہر آئینے مین
عرش کی سیر ترے زینے مین
لطف مرنے مین مزہ جینے مین
نہ مزا کھانے مین نے پینے مین
نہ تو مرنے مین ہے نہ جینے مین
دل صد چاک نہین سینے مین
صاف آئینہ ہے آئینے مین
کام یاقوت کا ہے مینے مین
قیمت آتی نہین تخمینے مین
کیا صفائی ہے ترے کینے مین
تیرے عشاق کے روز ینے مین

رات دن جس سے رہے مست مذاق
دو وہ اک جام مدینے مین

زندگی جام اجل پینے مین — موت عشاق کی ہے جینے مین

دل مرا خالی نہین سینے مین — مے الفت ہی بھری سینے مین

متبرک ہی دو شنبہ تجھ سے — برکت ہی ترے مہینے مین

باادب عرشی و فرشی ہین کھڑے — مثل دربان کے ترے زینے مین

کب تری رحمت نے حد آئی — ہم گنہگاروں کے بخشنے مین

زلف و عارض کی ملے دید کی بھیک — شام اور صبح کو روزینے مین

مین ہون اغیار کی جانب سے صاف — غیر ہر دم ہی مرے کینے مین

صاف باطن کوئی انصاف کرے — کس نے لکھی ہے فعل کینے مین

دل فقیر کا غنی ہی ہر دم — دولت فقر ہی گنجینے مین

زخم جاتے ہی نہین سینے کے — چاک آتے ہی نہین سینے مین

نہ جلائے نہ بجھائے کوئی — دل سلگتا ہی پڑا سینے مین

ہے بہر شکل تری صورت نور — جلوہ گر آنکھوں کے آئینے مین

وہ بیان مین نہین آنے کا مذاق
جو مزا پایا ہی مدینے مین

شامل مردم محفل ہون تو گستاخی ہی — چشم دیدار کا سائل ہون تو گستاخی ہی

حامل نور ہون سینہ ہی مدینہ ای جان — دل کہے گر ترا محمل ہون تو گستاخی ہی

نقل اوس مصحف ناطق کی ہمہ فرد بشر — گر کہے اصل حمائل ہون تو گستاخی ہی

نسبت خاک ہی افلاک سے بس بی ادبی — ذرہ مہر شمایل ہون تو گستاخی ہی

سر جھکا رہتا ہی اوس نقش قدم پر ہر دم — پای بوسی کا جو سایل ہون تو گستاخی ہی

آپ کو آپکا عاشق مین بتاؤن کب تک — گر کہون عشق کے قابل ہون تو گستاخی ہی

روسیہ ہون تمہین کس وجہ سے منہ دکھلاؤن — مین جو اس منہ کے مقابل ہون تو گستاخی ہی

نام سے خنجر ابرو کے ہوا کام تمام — روبرو ہو کے جو بسمل ہون تو گستاخی ہی

رند ہندی ہی مذاق اور وہ ساقی عربی
جا کے رسوا سر محفل ہون تو گستاخی ہی

رہگذر مین تیری جنت سے ہوا تزئین ہی — نقش پا تیرا بعینہ عین حور العین ہی

سدرہ و طوبی نے کو تیرے سرو سے پیوند کیا — مصرعہ قد کی ترے لیے ربط یہ تضمین ہی

مدح کیا ہووے ترے حسن حسن کی ای حسین — قابل صل علی ہی لایق تحسین ہی

صاف نظارہ مین پہلے ہی ملایک کی نظر — روے انور آپ کا ایسا صفا آگین ہی

مہر و مہ تکیے ہین تیرے چاندنی بستر ترا — عرش اک بالین ہی اور فرش اک پائین ہی

تو ہی ہادی تو ہی مہدی تو ہی رہبر تو ہی شاہ — تو ہی مذہب تو ہی ملت تو ہی دین آئین ہی

ای مہ بطحے خدا کے واسطے صورت دکھا — عاشق بیتاب کی یہ صورت تسکین ہی

طالب بر آرزو مطلوب بے پروا ہی تو — عاشق پر اشتیاق و شاہد شوقین ہی

ساقی صافی طبیعت عابد مے نوش ہے
زاہد رندانہ مشرب صوفی رنگین ہے

نکلے خورشید قیامت گر اوٹھے منہ سے نقاب
عارض روشن مین تیرے شان یوم الیمین ہے

جس کو کہتے ہین مسیحا غاشیہ بردار ہے
سنتے ہین چرخ چہارم آپ کا خزین ہے

ہر مکان بیت المقدس طور سینا ہر حجر
روضہ کے ہر اک شجر مین جلوہ و التین ہے

جان ہے ایمان کی اور دل ہے تو قرآن کا
یا محمد نام تیرا اس لئے یاسین ہے

مانگتا ہے جب دعا کوئی بحق روح پاک
فخر سے روح الامین کہتا وہین آمین ہے

کان مین کہدے لحد مین رکھ کے کوئی نام پاک
عاشقان نام احمد کی یہی تلقین ہے

خاک طیبہ مین پڑا ہو مردہ لے گور وکفن
اے مذاق اپنی یہی تجہیز اور تکفین ہے

شاہنشہی تمہاری غلامی کا نام ہے
یوسف ہے وہ جو آپ کا صاحب غلام ہے

تشبیہ مین رسول ہے تنزیہ مین خدا
ہے سب سے پاک سب مین تو ہی نیکنام ہے

روے منور آپ کا وجہ اللہ ہے
نے آئینہ نہ مہر نہ ماہ تمام ہے

بیچون دبیچگون ہے تو نے شکل وبے نمون
جا نہ ہلے سے دل شکستہ مین تیرا مقام ہے

تیری زبان مین بندہ نے باتین خدا نے کین
اللہ کے کلام سے تو ہم کلام ہے

ہے ایک جان پنجتن و چار یار مین
وحدت کی مے ہے روح ہر اک جسم جام ہے

جان وتن علی ہے تو ہی سچ حق ہے تو
جان خدا ہے اور نبی ہے امام ہے

ہے تو ہی غوث وقطب تو ہی خواجہ امام
ابدال نام ہے کہین اوتاد نام ہے

ہو خاتمہ بخیر ترے نام پاک پر
تو خاتم الرسل ہے تو خیر الانام ہے

جان جہانیان مین تری روح ہے روان
دلہلے دو جہان مین توہی خوش خرام ہے

کونین مین ہے شور ترے حسن وعشق کا
از فرش تا بہ عرش تری دھوم دھام ہے

ہے توہی فیض بخش ہر اک خاص و عام کا
تیرے ہی فیض عام سے ہر خاص و عام ہے

ہے مطلبِ فنا و بقا بات مین تری
اہل طلب کا لب کے ہلانے مین کام ہے

صل علےٰ محمدؐ آل محمدؐ
حقا کہ مستحق درود و سلام ہے

شاہ عرب ہو نہین ترا بندہ سیاہ کا
یہہ روسیاہ بھی ترا ہندی غلام ہے

ہر دم ہے جان و دل سے ترا کلمہ گو مذاقؔ
وردِ زبان حضور کا کلمہ کلام ہے

جامہ نوری ہے جسم پاک کا جبہ شریف
ہے جنابِ صاحبِ لولاک کا جبہ شریف

عرشی و فرشی مشرف اونکے پیراہن سے ہین
ہے شرف سب خاک کا افلاک کا جبہ شریف

ظاہر و باطن وہ جسم و جان ظہور اللہ ہے
صاف ظاہر ہے خدای پاک کا جبہ شریف

پاک ہے اربعہ عناصر سے یہ جامہ نور کا
آب و آتش کا نہ باد و خاک کا جبہ شریف

جامہ اقدس ترا چودہ طبق کو ہے محیط
گھیر رکھتا ہے یہ نہ افلاک کا جبہ شریف

عرش و کرسی سرور عالم کی دستار و کلاہ
فرش کی تہمد ہے اور افلاک کا جبہ شریف

پردہ پوشی او شرف بخشی دو عالم ہے کام
نام ہے اک آپ کی پوشاک کا جبہ شریف

قطعۂ جنت ہے اس انسان کے پیش نظر
جسنے دیکھا اس جنابِ پاک کا جبہ شریف

جسنے کی دم مین شب معراج سیر عرش و فرش
ہی یہ ایسے چست اور چیالاک کا جبہ شریف

جسنے سونگھی اسکی خوشبو اسکا جی خوش ہوگیا
ہی سرور روح ہر غمناک کا جبہ شریف

رشتۂ جان جہان سربستہ ہی ہر تار سے
ہی سراپا روح جسم پاک کا جبہ شریف

مصحف ناطق سراپا آپ کی صورت شریف
جامۂ قرآن رسول پاک کا جبہ شریف

دیکھ جو عاصی سموم معصیت سے پاک ہو
یون دکھاتا ہی اثر تریاک کا جبہ شریف

چشم تر سے کیا لگاؤن جانتا ہی خوب تر
حال میرے دیدۂ نمناک کا جبہ شریف

جسکے دامن سے لگے ہین ہم گنہگار اے مذاق
ہی یہ اُس شافع رسول پاک کا جبہ شریف

ہی شمع خدا انجمن آرائے مدینہ
جبریل ہی پروانۂ شیدائے مدینہ

ہر رنگ مین ہی وہ چمن آرائے مدینہ
ہر گل مین ہی بوئے گل زیبائے مدینہ

جب رنگ پہ آیا گل زیبائے مدینہ
صدیق بنا بلبل شیدائے مدینہ

مجنون ہی ہر اک بید پہ صحرائے مدینہ
ہر آہوے خوش چشم ہی لیلائے مدینہ

ہی دیدہ و دل مین سر و سودائے مدینہ
بستی کبھی دیکھون کبھی صحرائے مدینہ

جی جا ہی چکا کہکے مرا ہاے مدینہ
ہی جان کی جا دل مین تمنائے مدینہ

دل عرش ہی تیرا شہ والائے مدینہ
تو آئے تو سینہ مرا ہو جائے مدینہ

یون عرش سے اعلی ہی ہر اک جائے مدینہ
ہی تیرا محل عرش معلائے مدینہ

ہین سوختہ جان ہند کے مولائے مدینہ
بتخانہ مین ہین محو تجلائے مدینہ

جی بیچ کے جنس مدنی کا ہون خریدار — لے ہند کے بازار مین سودای مدینہ

دیوانہ ہے مجنون ہے دل اُس پردہ نشین کا — کیا مردمک چشم ہے لیلاے مدینہ

پردون مین حیا کے اُسے خالق نے چھپایا — کس طرح نہ عشاق سے شرمائے مدینہ

عاشق کہین معشوق کا گھر دیکھ نہ پاوے — ویس قرنی آئے تو چھپ جائے مدینہ

جی کھوتے رہے عشق دیار نبوی مین — کہہ کہہ کے اویس قرنی ہاے مدینہ

مین دیدۂ دل سے تو اوسے دیکھ رہا ہون — ان آنکھون سے کب دیکھئے دکھلائے مدینہ

آباد نبی خانہ سے اللہ کا گھر ہے — ٹوٹے ہوئے دل مین مرے بسجاے مدینہ

نزدیکی و دوری ترے نزدیک ہے یکسان — ہے پاس ترے قرب سے ہر جاے مدینہ

ہر دیدہ مین وہ نور سواد مدنی ہے — ہر دل مین نمایان ہے سویداے مدینہ

مین قطع نظر سیر دو عالم سے کرون صاف — گر ایک نظر مجکو نظر آئے مدینہ

چلکر لب و چشم قدمبوس ہون آنسے — آنکھون پہ رکھون اونکو جو دکھلائے مدینہ

ہم خاک نشینو نکی وہ شب ہے شب معراج — جس رات مین ہم دیکھ لین بیداے مدینہ

بن دیکھے مرا شوق سے آنکھون مین دم آیا — کن آنکھون سے مردم ترا دیکھ آئے مدینہ

جیتے پھرے اوسجا سے وہین مرنہ گئے کیون — کس زیست پہ زائر ترا چھوڑ آئے مدینہ

خاک قدم پاک پہ کر پاؤن جو سجدہ — تا حشر رہون پھر مین جبین سائے مدینہ

مکہ کو مدینہ کے لئے آپ نے چھوڑا — کیون خانۂ کعبہ سے نہ بڑھ جاے مدینہ

کیا جذب محبت ہے کہ انصار نے کھینچا — مکہ سے ادھر سے جانب صحراے مدینہ

ہمراہی مین محبوب کی گھر چھوڑ کر اپنا
سب یار مہاجر ہوے شیداے مدینہ

ہر ہر قدم اک سجدۂ شکرانہ کر اوس جا
چل کر بسر و چشم اگر پاے مدینہ

ہی کعبہ کے جانبکی نہایت یہی ایدل
تو شوق سے ہو طائف اقصاے مدینہ

کرتے ہین صنا حور و پری جن و ملائک
کیا پاک ہی کیا صاف صحراے مدینہ

تار نظر مردم دیدہ بنے جاروب
ہم جھاڑتے ہین نظروں سے صحراے مدینہ

جاروب کشی کرتے ہو منہ دیکھو تو اپنا
آئینہ سے ہی صاف ہر اک جاے مدینہ

سدرہ نہین طوبے نہین ہی چتر سر عرش
ہر ہر شجر روضۂ خضراے مدینہ

دیکھے جو کوئی عرش کے کوٹھے پہ بھی چڑھکے
کرسی نہ مکان کی ترے دکھلاے مدینہ

عالی ہی بلندی سے ترے شہر کی پستی
مکے سے ہوا اعلے ترا بطحاے مدینہ

وہ بیت مقدس ہی وہ ہی مسجد اقصے
مسجد ہی قبا کی جو باقصاے مدینہ

ق

حق ساجد و مسجود ہی مسجد مین نبی کے
اللہ رے مصلی و مصلاے مدینہ

پھر دیکھئے کیا جلوہ گری جلوہ دکھلائے
گر جلوہ نما ہووے تجلاے مدینہ

ہر خشت مکان کی ارنی کہکے پکارے
ہر سنگ کہے مین ہی ہون موساے مدینہ

ہر شاخ شجر ہو شجر وادی ایمن
ہر برگ ہو گویا ید بیضاے مدینہ

موسی کی کف دست کب اوس ہاتھ کو پہونچے
ہی دست ید اللہ ید بیضاے مدینہ

قدرت کا خدا کی نظر آتا ہی تماشا
کیا دید کے قابل ہی تماشاے مدینہ

کیا نام خدا فرش سے تا عرش لگا ہو
سرکار کا دربار معلاے مدینہ

ہین چار فرشتے شہِ والا کے مقرب — ہین چار وزیر شہِ والاے مدینہ

ہی چار کتابون مین وہی ذکر مبارک — ہین چار زبانون پہ سخنہاے مدینہ

یکتائی مین ثانی ترا پایا ہی تجھی کو — پایا ہی مدینے کو بھی ہمتاے مدینہ

بالاے محل بنگلیا بنگلہ تو بجا ہی — بیجا نہین گر عرش ہی بالاے مدینہ

ق

محبوب خودی سے نہ خدائی سے رکھے کام — ہی نام خدا خوب خود آراے مدینہ

پروا نہین کچھ عرش سے تا فرش کسیکی — نے عرش کی پروا ہی نہ پرواے مدینہ

ہی خلق خدا ملک خدا اوسکی ولایت — والی ہی جہان کا شہ والاے مدینہ

لے برگ و نوا خضر بیابان نہ پھرتے — دیتا جو جگہہ روضۂ خضراے مدینہ

اوس دشت مین کھوئے گئے ہر ایک قدم پر — جب خضر ہوئے بادیہ پیماے مدینہ

اب کیون مدنی آب خضر کے ہون پیاسے — ہی ساقیِ کوثر ترا سقاے مدینہ

جاے نہ مزا تا لبِ گور اوسکے دہن سے — جس کام و زبان پر ترا نام آے مدینہ

فرقت مین مدینہ کی اگر ہند مین مرجاین — آیا کرے مرقد سے صدا ہاے مدینہ

جون رابعہ جو عشق مین گھر بار سے گذرے — کعبہ کی طرح لینے اُسے جاے مدینہ

سب اہل جنون خاک مین اس دشت کی ملجاین — ملجاے جو دیوانون کو صحراے مدینہ

ای موج ہوا خضر کا دل لوٹ ہی جاوے — لہراے جو وہ سبزۂ خضراے مدینہ

ہی مہر الوہیت افلاکِ ہدایت — ہر ذرۂ خاکِ رہ صحراے مدینہ

تیرے لبِ جان بخش نے عالم کو جلایا — تو ہی مرا عیسیٰ وہ مسیحاے مدینہ

دھومین ہین مچین ملک عرب اور عجم مین
کچھ مین ہی نہین ہون ترا شیدا اے مدینہ

یان حسن کی شہرت ہی تو وان عشق کا چرچا
تم ہند مین مشہور ہین رسوا اے مدینہ

ہون عاشق بدنام رسول مدنی کا
ہی نام مرا عاشق رسوا اے مدینہ

رسوائی جو ہونی تھی ہوئی آپ کے آگے
محشر مین نہ رسوا ہو یہ رسوا اے مدینہ

یا د اپنی غلامی مین کبھی کیجئے صاحب
کیا بھول گئے بندہ کو مولا اے مدینہ

ہر روز ہو دن عید کا ہر شب ہو شب قدر
روزے ہون جو وہ روز وہ شبہا اے مدینہ

ہی وید عرب ور عجم عین علی سے
دیکھو در حیدر سے تو دکھلا اے مدینہ

پاتا ہون محمد کا مزا نام علی سے
ساقی سے ہی کیفیت صہبا اے مدینہ

دیکھا ہی برب عین عرب اوسی رب نے
وحیہ سے بنے جبریل تو دکھلا اے مدینہ

بندہ پہ در عین عنایت یہ کھلا ہی
جب بند کرون آنکھ نظر آئے مدینہ

سینہ مرا میخانۂ حب مدنی ہی
جام آنکھین ہین دل ہی مرا مینا اے مدینہ

دل داغ ہی کعبہ کا غم ہجر نبی مین
ظاہر حجر اسود سے ہی سودا اے مدینہ

شہزادہ ہین سردار جوانان جنان کے
خاتون جنان فاطمہ زہرا اے مدینہ

وہ پھول ہین سبطین ریاض نبوی کے
ریحان نبی ہین گل رعنا اے مدینہ

تخم اونکا پیغمبر ہین شجر فاطمہ زہرا
پانی ہی علی کیا رہے صحرا اے مدینہ

آن پھولونکا اے صل علی رنگ ہی احمد
خوشبو ہی احد کیون نہ مہک جا مدینہ

آن پھولونمین محبوب کی بو آکے بسی ہی
کس رنگ نہ خوشبو نسے بس جا مدینہ

آباد ہو اور شاد ہو وہ باغ وہ باڑی
پھولین پھلین دونو وہ شجرہاے مدینہ

ثمرہ ہین خواص اور عوام اون شجرون کا
ہین باغ دو عالم مین ثمرہاے مدینہ

واللہ مبارک ہی عجب دم قدم اونکا
جس جا پہ وہ ٹھہرین وہ ٹھہرجاے مدینہ

دشت نجف و کربلا و مشہد و بغداد
انوار نبی سے بنے صحراے مدینہ

سب ملک عرب اور عجم ہند مین لاریب
ہی مرقد سادات سے ہرجاے مدینہ

کیا ہند مین نقشہ ہی یہ شہر نبوی کا
جب دیکھیے اجمیر نظر آئے مدینہ

محبوب حبیب مدنی ہی شہ جیلان
بغداد ہے محبوب احباے مدینہ

مولیٰ کے موالات غلامونپہ ہوے فرض
واجب ہوئی واللہ تولاے مدینہ

تو چاند ہی تارے ہین ترے آل اور اصحاب
کر مہر سے انجمن آراے مدینہ

سب کچھ ہی عنایات مین تیری مرے آقا
بندہ پہ عنایت رہے مولاے مدینہ

ہر میوہ جنت کا مذاق آئین مزا ہی
کیا خوب ہین خوش ذائقہ خرماے مدینہ

ہین تازہ مضامین مذاق اپنی غزل مین
بہتر ہین سبھی یون تو غزلہاے مدینہ

خمسہ بر غزل شہیدی بریلوی

ہوا وہ مظہر کامل خدا کے حسن بیحد کا
سراپا نور ہی پھر کیا ہو سایہ نور کے قد کا

ہی شمع لم یزل کا پرتوہ جلوہ محمد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہی جہانمین نور احمد کا

اوسی کے فیض سے کل دفتر عالم ہوا پیدا
نہین جز مبدء فیاض کوئی ماسبق اوسکا
اوسی کے نور کا پرتو عقول عشرہ مین دیکھا
دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا
نہ تھا نام و نشان جس روز دن اس لوح زبرجد کا

چمن بند قضا نقاش اوسکی بزم رنگین مین
ہر اک عرشی ہی حاضرباش اوسکی بزم رنگین مین
قدر اک بندہ کے ہمتاش اوسکی بزم رنگین مین
چمن پیرائے کن فراش اوسکی بزم رنگین مین
بہار آفرینش ایک بوٹا اوسکی مسند کا

بنی جان تھرتھرائے خوف سے شیطان گھبرایا
تہ و بالا ہوئے کعبہ مین یکسر لات اور عزی
ہوا سارے جہان کے کافرون مین تہلکہ برپا
عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا
عرب مین شور اوٹھا جس دم اوسکی آمد آمد کا

محمد مصطفی باعث ہوئے ایجاد عالم کے
بڑے ہے اوسکے سبب سے نوح و اسمعیل کے درجے
تمامی انبیا کو اوسکی خلقت سے ملے رتبے
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اس سے
نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

بہانہ اوسکے آنے کا نزول وحی و قرآن تھا
غلامون کی طرح اٹھون پہر دونو نپہ قربان تھا
فرشتہ تھا مگر ظاہر مین بنتا شکل انسان تھا
شب و روز اوسکے صاحبزادونکا گہوارہ جنبان تھا
عجب ڈھب یاد تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا

نہ تھا بلبل و گل پہ ہوا صیاد و گلچین کو
بنا تھا جسم اطہر دو جہان کی زیب و تزئین کو
رکھا آباد و شاداں گلشن دنیا کو اور دین کو
وہ اس عالم مین رونق بخش تھا حسنین کی تسکین کو

گیا جنت مین طوبیٰ لے نیچے سایہ اوس سہی قد کا

دُرِ مقصود لیکر حق سے شاہ بحر و بر آیا
عجب دریا دلی سے جاکے بیخوف و خطر آیا
جو اوسکی ہمتِ عالی کا دریا موج پر آیا
شبِ معراج چڑھکر عرش پر دم مین اوتر آیا

بیان اوس قلزمِ معنی کے کیا ہو جذر اور مد کا

نجانو فرق اک نقطہ کا احمد کو احَد سمجھو
سراپا مظہرِ حق ظاہر و باطن مین ہے وہ تو
وہ خود مفتاح ہے مفتاح کی کیا اُسکو حاجت ہو
کشودِ عقدۂ باطن مین کافی نام حق اوسکو

کھُلا کرتا ہے بے کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

جہان پرواز کرنے سے پرِ جبریل جلتا ہو
کہو ایسے محل مین دخل پھر شیطان کا کیا ہو
وہین مارا پڑے گو سوطرحکا بھیس بدلا ہو
گرافعی بنکے جاۓ نکلے اُدھر ابلیس اندھا ہو

ملا ہے قصرِ اخضر روح کو اوسکی زمرد کا

مثلث کو مربع کسطرح لکھتا کوئی یارو
احد مین میم آکر چار ارکان ہوگئے دیکھو
نہ ممکن تھا کسی ترکیب سے مفرد مرکب ہو
گئے وحدت سے کثرت مین نہوتا ذاتِ مطلق کو

نہ بنتا صفر گر نقشِ احد مین میم احمد کا

سمجھ کر گوشۂ ایمان ترے دامن کو پکڑا ہے
مجھے کونین مین تیرے سوا اب آسرا کیا ہے
مرادونون جہان مین تو ہی بس ملجا و ماوا ہے
بھروسا ہر کسیکو اک حصارِ عافیت کا ہے

مجھے نام مبارک کا ہے ذوالقرنین کو سد کا

مکانِ لامکان سے بھی ہے برتر کچھ ترا ایوان
ہے اوسکے فرش پا انداز تیرا عرشِ عالیشان

ستارے ہین تری پاپوش کے مہر و مہ تابان — تری پابوس سے ہفتم فلک پر منزل کیوان

ترے سجدہ سے ہفتم آسمان پر فرق فرقد کا

خدا کا ذکر دل مین بخشش امت کے لب سائل — معانی تو ادھر کے پر تلفظ مین ادھر مائل

ادھر مشغول حق سلے ادھر تھا وعظ مین شامل — ادھر اللہ سے ادھر مخلوق کا شامل

خواص اوس برزخ کبری مین تھا حرف شدکا

ہین دونون جہا مین رحمت وغصہ کا ڈر کیون ہو — تجھے بھیجا خدا نے رحمت اللعالمین اب تو

ترے انعام بے پایان کا کیا ہو شکر اے خوش خو — خدا سے مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہے بندون کو

ترا دست ضامن ہے حبیب کل کے مقصد کا

جو عاشق ہین وصال حق سے وہ ہوینگے فرحین — جو عابد ہین وہ حوران جنان سے ہونگے خلوت مین

ترے قسمت کہ عاصی ہونگے کیا کیا ناز و نعمت مین — بیٹھینگے جب گھڑی عشرت کے سامان بزم جنت مین

کھلے کا حال امت کو ترے انعام بیحد کا

ترے محراب ابرو کا ہے طاق کعبہ شیدائی — ترے خال سیہ کا سنگ اسود بھی ہے سودائی

ہے دلمین اوسکے داغ حسرت شوق جبین سائی — رہا کعبہ مین تیرے روضہ کے در پہ نہ جا پائی

اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگ اسود کا

شفیع المذنبین جب یاد فرمائینگے امت کو — خوشی کے مارے ہم سب بھول جائینگے مصیبت کو

جو روتے ہونگے ہنستے کھلتے جائینگے جنت کو — لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کو

تماشا گاہ محشر مین تکینگے نیاسہ سند بد کا

وعید کبریائی تاکہ صادق ہو قیامت مین
محبون کو ترے اقرار ہو تیری نبوت مین
یہودی اور نصرانی رہین تیری عداوت مین
عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین
محل باقی رہے اللہ کے قول موکد کا

تری خاطر سے خالق نے کئی مخلوق انس و جان
کیا پیدا نہ پیدا ہو کبھی ایسا کوئی انسان
ہوا معمور تیرے نور سے یہ عالم امکان
ہوا تجھسا نہ ہو سکتا ہی میرا یہی ایمان
نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

عجب کیا لال کر دیوے زبان ترکی و تازی
کٹین ہان تیغ ہندی سے نہ کیون سیف صفاہانی
کہ شعر آبدار اپنا ہی رشک تیغ فولادی
تری تعریف سے میری زبان مین آئی ہی تیزی
صفاہان تک مسخر ہو گا اس تیغ مہند کا

مرا اک حرف موزون گر کوئی انصاف سے دیکھے
ردی ہو جاینگی صد ہا بیاضین سیکڑون نسخے
فصاحت اور بلاغت مین ہی بہتر سو کتابون سے
پھٹینگے مثل تقویم کہن دیوان ہزارونکے
ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعار مجدد کا

نہ سحبان نے بلاغت کا کیا دعوی کبھو مجھسے
نہین ہوتا دبیر آسمان بھی دو بدو مجھسے
رہا سلمان فصاحت مین ہمیشہ صلاح جو مجھسے
زمین کے شاعرونکو کیا مجال گفتگو مجھسے
ترے صدقے سے مین محسود رہتا ہون عطارد کا

طپان شوق زیارت مین ہی سر و روح اور قالب
جناب آسمان رفعت پہ پہنچونگا یہ ہی غالب
مرا ہادی ہی رہبر ہی علی ابن ابی طالب
ہوئی ہی ہمت عالی مری معراج کی طالب

میسر ہو طواف ای کاش مجکو تیرے مرقد کا

کبھی یہ مردم دیدہ سواد شہر کی دیکھین
کبھی اوس روضہ اقدس کے وہ قبے نظر آئین
کبھی درگاہ مین تیری کرون جاروب پلکین
کبھی نزدیک جاکر آستانہ پر ملون آنکھین
کبھی مین دور بیٹھون اور کرون نظارہ گنبد کا

ترے کوچہ مین جاکر کیا بھلا فردوس یاد آئے
کہ بہتر سدرہ و طوبی سے دیوارونکے ہین سایے
مجھے خلد برین کے عیش و عشرت سہو ہو جاوین
فراغ دل سے گذران زندگی کا کوئی دن گذرے
مسند ہو خضر و عیسے کو مرے عیش مخلد کا

الہی پہنچون شہر مین یہی مقصود ہے میرا
اگر مر جاؤن مین جاکر وہان تو اس سے بہتر کیا
وہانکے دشت مین ہو جاؤن طعمہ درندونکا
مدینہ کی زمین سے گر نہ لایق ہو مرا لاشا
کسی صحرا مین وہانکے مین خورش ہون دام و دد کا

خرابی آشیان عنصری کی میرے جب آئے
کبوتر بنکے روح پاک تیرے روضہ پر پہنچے
جو ہو آزاد مرغ جان تو بال شوق سے اوڑ کے
تمنا ہے درختون پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جسوقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

مذاق اہل مسلک کی ہے خبر ثابت روایت سے
کہ خالق نے درود افضل کیا ہے ہر عبادت سے
وہین صل علی فرماکے خود لبہا ہے رحمت سے
خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے
زبان پر میری جسدم نام آتا ہے محمد کا

خمسہ بر غزل قدسی

آئے محشر مین جو تو پھر شفاعت طلبی
تک رہین اہل قیامت زرہِ بوالعجبی

بول اٹھین نام خدا سارے نبی اور ولی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

بندگی مین تری حیران بخدا ہون ہردم
نہ خدا کہہ سکون تجھکو نہ ملک نے آدم

عالم حسن سے حیرت مین ہون جان عالم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بوالعجبی

سب تجھی سے ہین ولیکن نہین کوئی تجھسا
جلوہ گر ذات تری ہے صفتِ ذات خدا

باعثِ خلقتِ آدم ہے توہی اسکے سوا
نسبتِ نیست بذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

دیکھے جبریل جو دربانکا ترے جاہ و حشم
سر کے بل دوڑ کے لے وحیہ کلبی کے قدم

کہے از راہ ادب تجھسے یہ آہوے حرم
نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگ کوے تو شد بے ادبی

تیرے جلوہ سے ہوی ہر سنگ و مکان غیرت طور
ملک مکہ کا ہوا نور خدا سے معمور

صدف ناف زمین سے ترا ظاہر ہوا نور
گوہر پاک تو از خاک عرب کردہ ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

جب کیا روضۂ اقدس مین شہا تونے خرام
ہوے سرسبز قدم بوس سے اشجار تمام

اثر آب بقا رکھتی ہے خاک اقدام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرہ آفاق بہ شیرین رطبی

بحر بخشش کی تری رحمت عالم کیا بات — تجھسے سیراب ہین حیوان وجمادات نبات
چشمۂ نور ہے تو ہم خس وخار ظلمات — ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

منتظر ہون ترے دیدار کا ہر شام وسحر — محو نظارہ ہین ذرات دل ودیدۂ تر
کیجئے بہر خدا ایک نگہہ لطف ادھر — چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

تیرا بیمار مذاق اور تو ہے صحت اوسکی — موت ہے ہجر ترا وصل حیات ابدی
عیسیا تو ہے دوا دل کی تو ہی درد دلی — سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پئے درمان طلبی

خمسہ دیگر

ابطحی یثربی و مکی و شاہ مدنی — ہاشمی مطلبی سید اہل زمنی
لب لعلین بکشا صاحب وجہہ حسنی — اے نمک بخش ادا از دہنت کم سخنی

خون شد از شرم لب آب عقیق یمنی

آب وتاب لب ودندان تو مکی مدنی — غیرت لعل بدخشانی ودر عدنی
شور در معدن تمکین وملاحت فگنی — اے نمک جوش ادا از دہنت کم سخنی

خون شد از شرم لب آب عقیق یمنی

من لقب یاد م و در انجمنت کم سخنی
شور افگنده بناز سخنت کم سخنی
باعث شورش و غوغای دهنت کم سخنی
ای نمک جوش ادا از دهنت کم سخنی

خون شد از شرم لبت آب عقیق یمنی

خوشنما نام خدا از دهنت کم سخنی
شورش ناز نما از دهنت کم سخنی
بنده را لطف فزا از دهنت کم سخنی
ای نمک جوش ادا از دهنت کم سخنی

خون شد از شرم لبت آب عقیق یمنی

فیض بخش فصحا از دهنت کم سخنی
تازه اعجاز نما از دهنت کم سخنی
قابل صل علی از دهنت کم سخنی
ای نمک خوش ادا از دهنت کم سخنی

خون شد از شرم لبت آب عقیق یمنی

از ازل تا به ابد انجمنت روشن شد
عرش و فرش از اثر گرد رهت روشن شد
عین شمس و قمر از خاک درت روشن شد
چشم عالم ز غبار قدمت روشن شد

دو جهان باد فدای تو رسول مدنی

نور چشم ز گذار قدمت روشن شد
نقش آدم ز نگار قدمت روشن شد
رنگ در رویم ز بهار قدمت روشن شد
چشم عالم ز غبار قدمت روشن شد

دو جهان باد فدای تو رسول مدنی

عاشقانت چه هوای گل و ریحان دارند
تازه طلعت به بر اشجار گلستان دارند
دل ز عکس رخ تو روضهٔ رضوان دارند
همه از لطف تو پیرایهٔ ایوان دارند

شفقی چرخ و ہوا ابرے و گلشن چمنی

دارد از شوق تو ہر اک چمنے صحرائی
چاک و دل تنگی و آوارگی و نالہ کشی
خندہ و خامشی و شوخی و شیرین کامی
از تو دارند گل و غنچہ غزال و طوطی

خوش لبی خوش دہنی خوش نگہی خوش سخنی

گلشن کون و مکان ست نثار رہ تو
رنگ این عالم نیرنگ بہار رہ تو
باغ فردوس برین شد خس و خار رہ تو
میکند جلوہ بصد رنگ غبار رہ تو

ارغوانی شفقی یاسمنی نسترنی

از دل و دیدہ خود محو سراپاے ویم
ہمہ تن چشم شدہ منتظر دیدارم
چشم بد دور چو آن قامت نیکو بینم
نہ کشم تنگ در آغوش نگاہش ترسم

کہ خلد خار بہ پیراہن نازک بدنی

من بلے برگ و نوا دل بہ ہوایش دادم
زیر شاخ شجر روضہ او آبادم
بلبل قدسم و در باغ بقا دلشادم
منکہ چون بوے گل از رنگ فنا آزادم

نتوان کرد مرا صید بدام کفنی

اے غلامان بلالت عربی و عجمی
خانہ زادان جمالت عربی و عجمی
وے دعاگوے کمالت عربی و عجمی
خادم جاہ و جلالت عربی و عجمی

بندہ آن خط و خالت حبشی و ختنی

موسوی سوختہ جان حسرت جان سوزیم
آفرین شعلہ نفس بود وحید آتش دم

پرورش کردہ مذاق آتشِ سودائے دلم   زادۂ داغ محبت جگر سوختہ ام

نیست بر آتش من حاجت دامن زدنی

خمسہ مذاق بر غزل حضرت سعدی شیرازی

ما سوائے تو یا رسول اللہ   شد برائے تو یا رسول اللہ
سینہ جائے تو یا رسول اللہ   دل گدائے تو یا رسول اللہ

جان فدائے تو یا رسول اللہ

تو ہی سب کا شفیع یا احمد   ہے جو مخلوق ازل سے تا بہ ابد
نیک ہووے کوئی و یا ہو بد   ارحم الراحمین نہ بخشاید

بے رضائے تو یا رسول اللہ

وصف ہوئے مبارک اے پیارے   سر ہو مجھسے ہو نہیں سکتے
بولتے ہوتے رونگٹے تن کے   کاش ہر موئے من زبان بودے

بہ ثنائے تو یا رسول اللہ

در دولت سے تیرے یا احمد   نہ اوٹھے گا فقیر تا بہ ابد
تیرے کو مجھ کی چھوڑ کر سر حد   کے بدر وازہ کسان برود

بے نوائے تو یا رسول اللہ

چشم دیدار پاک ہے ہر دم   ہو گئے نور دیدۂ پرنم
تیرے قدمونکی تیرے سر کی قسم   گر بیابم بجائے سرمہ کشم

خاک پاے تو یا رسول اللہ

یاد ہی جنکو کیف جام الست — بھولے دارین کے بلند و پست
عشق مین تیرے جو ہوا ہی مست — فارغ از ابتلاے کونین است

مبتلاے تو یا رسول اللہ

رفعت فرش آستانکو تیری — نہین پاتی ہی عرش کی کرسی
سجدہ گاہ مذاق ہی وہ گلی — سر نہادست بر درت سعدی

بہ ہواے تو یا رسول اللہ

حلیہ مبارک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اللھم صل علی محمد و آلہ قد حسنہ جمالہ

حمد ہو کس منہ سے تیری ذو الجلال — تو نے دکھلایا محمد کا جمال
مظہر اللہ ہے احمد کا نور — اوسکی صورت مین ہوا حق کا ظہور
دید احمد کی ہی دیدار احد — کیا ہی شان اوسکی ہی اللہ الصمد
ذات ہی واللہ اوسکی اسم ذات — آل اور اصحاب اسماء صفات
حلیۂ شکل نبی لکھ لے قلم — ترجمہ کر تو حدیثوں کا رقم
ترمذی نے یہ شمائل مین کہا — ہی حسن ابن علی سے یون سنا
یعنی فرماتے تھے یہ وہ خوشمقال — مینے پوچھا جاکے بالشوق کمال

هند ابی ہالہ کے بیٹے سے یہ حال — یاد تھا اوسکو نبی کا خط و خال

اور کیا کرتا تھا خوب اچھا بیان — حلیہ خیر البشر وہ خوش زبان

شوق تھا مجکو بیان اُسکا سنون — تو علاقہ ایسی صورت سے رکھون

دل مین رکھنا شکل احمد کا خیال — ہی یہ تقلید حسن نے قیل و قال

تھے حبیب حضرت پروردگار — سب سے خوش رو بس متین شان دار

روے روشن چودھوین کا چاند تھا — تھا چمک مین بلکہ اُس سے بھی سوا

کیا مکھڑے کی تجھ سے آب و تاب — دیکھکر تو اوسکو کہتا آفتاب

چاند کا ٹکڑا تھا ہالہ ماہ کا — چہرہ چمکے تھا کبھی تلوار سا

آپ کا مکھڑا ہی بے مثل و مثال — ہی یہ وجہ اللہ نور ذوالجلال

دیکھنا اوسکا ہی دیدار خدا — ہے رسول اللہ خدا سے کب جدا

تھا درخشان چہرہ اور رنگت ملیح — مائل سرخی تھا وہ حسن صبیح

وہ سلونا لعل گورا رنگ تھا — ہو چنبیلی اور گلاب اوس پر فدا

نرم و نازک تھے وہ رخسار بھول — رو برو جنکے خجل جنت کے پھول

تھے چمک مین ایسے رخسار نبی — چاند سورج اُنسے لیتے روشنی

تھا بڑا اوس سرور عالم کا سر — اوسمین سر سرمدی تھی سر بسر

سر نہ چھوٹا تھا نہ تھا بیحد بڑا — تھا بھرا عقلون سے سر سردار کا

یون ہی سر سے پاؤن تک تھا اعتدال — تھے تمام اعضا سڈول اچھے کمال

تھا پرندہ کا نہ اُس سر پر گذر — بیٹھتی مکھی نہ جسمِ پاک پر

دھوپ مین چلتا جو وہ سرورِ زمان — ابرِ رحمت سر پہ ہوتا سائبان

بال سیدھے تھے نہ گھونگروالے تھے — تھے نئے انداز کے حلقے پڑے

چار جانب چھوڑ دیتے سر کے بال — اور کبھی اک مانگ لیتے تھے نکال

چار گیسو اور دو گیسو کبھی — دونون جانب چھوڑ دیتے تھے نبی

گیسوؤن کا چھوڑنا باختصاص — تھی یہی آلِ نبی کی وضع خاص

ڈالتے تھے تیل بالونمین نبی — آئنہ لے بال سلجھاتے کبھی

شغل تھا اکثر جناب پاک کا — شانہ و آئینہ و مسواک کا

نور آگین بال تھے باآب و تاب — ہو فدا خوشبو پہ سنبل مشکناب

بالونکے دھوون کا تھا یہ معجزہ — پیتے ہی بیمار پاتے تھے شفا

رہتے تھے موے مبارک سر بسر — گاہ نصفِ گوش پر گہہ دوش پر

کان کی لو تک کبھی رکھتے تھے بال — اور کبھی شانون تلک وہ خوش خصال

حج و عمرے کے سوا اے مومنین — سر نہ منڈواتے تھے وہ سردارِ دین

سر پہ بارہ لاکھ اور تیرہ ہزار — تین سو اور تیس بال اُنکے تھے یا

تھے قریب بست مو اونکے سفید — قدر کی شب مین ہو جیون صبح امید

یہ بڑھاپا تھا رسول اللہ کا — اور کچھ بوڑھے نہ تھے اسکے سوا

بیس بال اونکے تھے جیون چاند کے تا — تھی سیاہی مین سفیدی کی بہار

تھا فراخ ایسا وہ ماتھا چاند سا
حوصلہ جیسے دل عشّاق کا

جیسی خوشبو اونکی پیشانی مین تھی
کب خیابان گلستانی مین تھی

کر گلاب و عطر اوسپر سے نثار
مشک و عنبر زعفران صدقے اتار

ایک عورت لبکہ بیمقدور تھی
جبکہ اوسکی بیٹی کی شادی ہوئی

کچھ نہ خوشبو کو میسر جب ہوا
آپ سے سائل ہوئی وہ مفلسا

اپنے ماتھے کا پسینہ کچھ ذرا
پونچھکر حضرت نے اوسکو دیدیا

ہوکے خوش اک عطردان مین لےگئی
اوس دولہن کے تن مین وہ خوشبو ملی

کھل گئے ملکر دولہن کے خوب بھاگ
صدقے اوس خوشبو پہ ہو عطر سہاگ

لےگئے خوشبو مین وہ دولہا دولہن
نسل مین باقی رہی خوشبوی تن

چوڑا ماتھا اور کھنچے تھین وہ بھوین
کہیئے رفرقاب قوسینی اونہین

ابروے خمدار طاقِ کعبہ سان
تھین وہ محراب سجودِ عارفان

دونون ابرو مدِّ بسم اللہ تھین
سر نوشتِ دفتر اللہ تھین

نے ملی تھین بلکہ تھین دونون الگ
بیچ مین تھی اونکے اک باریک رگ

وقت غصہ کے جو ہوتی تھی بلند
کانپ جاتا تھا عدو کا بند بند

ہاشمی رگ تھی رگ جان جہان
اوس سے تھا جوہر شجاعت کا عیان

یہ بھی لکھا ہے بھوین تھین وہ ملی
پر روایت ہے نہ ملنے کی قوی

لکھ سکون نقشہ بھوونکا کیا مجال
تھین وہ پوری صورت نقشِ ہلال

لمبی پلکین تھین ٹری تھین انکھڑیان
لال ڈورے تھے سپیدی مین عیان

تھے بھوؤن مین دو ہزار ایسے یار بال
دونون پلکون مین تھے دو سو چار بال

آتی تھین چشم خدا بین مین نظر
خوبیان آنکھون کی ہو وین جسقدر

ہی حدیثون کی کتابون مین لکھا
حال حضرت کی نگاہِ پاک کا

ہو اندھیرے یا اُجالے مین گذر
ایک سان آنکھون سے آتا تھا نظر

روز روشن مین وہ تارے دیکھتے
اور ثریا کے ستارے دیکھتے

سوے کعبہ دیکھکر نام خدا
ڈالی مسجد کی مدینے مین بنا

آپ سے نزدیک تھا نزدیک و دور
تھا نظر مین پیش و پس دور و حضور

آگے پیچھے سے برابر دیکھتے
شش جہت کو اک جہت پر دیکھتے

آپ کا یکسان تھا سونا جاگنا
آنکھین سو جاتی تھین دل تھا جاگتا

مسئلہ ٹھہرا یہ ہی نیند آپ کی
توڑنے والی وضو کی بھی نہ تھی

تھا نظر مین اُنکے سب دنیا و دین
دل مین علمِ اولین و آخرین

تھے سراپا آپ اک نور البصر
دیکھکر اونکو خدا آتا نظر

تھین جو آنکھین سُرمگین اونکی مگر
دیکھتے کن انکھیون وہ عین الیقین

مائل اکثر وہ زمین کی سمت تھے
آنکھ اوٹھا کر آسمان کم دیکھتے

وحی کا جسوقت ہوتا انتظار
سوے گردون دیکھتے وہ خاکسار

ناک پاک اونکی تجلی ناک تھی
اونچے بانسے پر تھا نور اک تجلی

یک بیک جو اونکی بینی دیکھتا　　نور سے بینی کو اونکی جانتا

گوش تھے دو گوشوارے عرش کے　　یا تھے روشن دو ستارے عرش کے

کان مین تھا سترِ نورِ لامکان　　سنتے انحد کی صدا اور کن فکان

قوتِ سمع پیمبر کیا کہون　　ایک حدیث اونکی سماعت کی پڑہو

دیکھکر ناگاہ سوے آسمان　　ایک دن یارونسے فرمایا بیان

آسمان کا ایک دروازہ کھلا　　اُسکے کھلنے کی سنی مینے صدا

اوس سے اُترے ہین ملک ستر ہزار　　سورۂ انعام لیکر باوقار

سُنتے یکسان پاس سے اور دور سے　　تھا نہ قرب و بعد دور اوس نور سے

صاحب لولاک کی سمع و بصر　　تھی خداے پاک کی سمع و بصر

مثل ابروے کشیدہ لعل تھے　　تھے رگِ یاقوت کے ٹکڑے کھچے

کھچیے موچھونکے بال اُنکے شہا　　چار بار ہی منہ سے کہہ لفظ ہزار

خوب موچھونکے کترواتے تھے بال　　کچھ نہ کبھی لیتے تھے ڈاڑہی کو سنبھال

موچھین کترانا ہے وضع مومنین　　اور نہ کترانا ہے وضع مشرکین

سینہ چھپ جاتا تھا ڈاڑہی تھی گھنی　　لیتی تھی ریش مبارک کچھ کبھی

یعنی کم کرتے تھے عرض و طول کو　　تاکہ کوئی بال کم زائد نہ ہو

بال ڈاڑہی مین سب اونکے ہونو　　تھے چھ لاکھ اور چارسو ہفتاد و دو

نرم و ہموار آپکے رخسار تھے　　نے بہت پھولے تھے نے گول اور ڈھلے

تھی گلاوٹ اونکے چہرہ مین ذرا / اور کشادہ تھا دہانہ آپ کا

وجہہ اسکی لکھتے ہین سب نکتہ دان / ہی عرب مین عیب تنگی دہان

وصف مردان ہی فراخیِ دہن / اک سخنگو نے کہا ہی یہ سخن

ہو بیان اُس خوش دہن کی بات کا / جو کہا جسنے مذاق اچھا کہا

پر فراخیِ دہن کی اک وجہہ / مجھکو سوجھی ہی نئی اور نیک وجہہ

قول میرا ہی یہ ہر دل کو قبول / مثل قَالَ اللّٰہ ہی قَالَ الرَّسُوْل

یعنے برحق ہی کلام احمدی / جیون کلام حق ہی بات اونکی بڑی

اور کرنے کو کلام اللہ کے / اک بڑا کلہ وجبڑا چاہیئے

ہو دہن مین بھی لیاقت بات کی / کب ہی زیبا چھوٹا مُنہ باتین بڑی

بول بالا بولے جو اہل سخن / ہو بڑا اوسکا ہر اک منہ سے دہن

تھا دہن اوس غیرت گل کا کشاد / اوسکا یہ مطلب کہ مُنہ خندان و شاد

پوچھتا ہی کوئی غنچو نکی نہ بات / گو کہ ہی اونکا دہن تنگی کے ساتھ

قدر کلیونکی نہین بازار مین / ہنستے ہین غنچون پہ گل گلزار مین

ہین خریدار گل خندان ہزار / ہوتے ہین بلبل گلے کا اونکے ہار

گل کی خوشبو سے معطر ہی دماغ / سونگھکر اوسکو ہی ہر دل باغ باغ

افسر نوبادۂ بستان ہی گل / زینت دستار سرداران ہی گل

پڑھتے ہین پھولو نپہ سب صل علی / گل مین ہی خوشبوی روی مصطفی

کھل کے ہوتا ہے کشادہ رو انار
کھلکے منہ کچھ اُسکی کھلتی ہے بہار

وہ دُرِ دندان دُرِ شہوار تھے
اونکو دُرج بادشاہی چاہیئے

ہووین جو موتی کہ قیمت مین گران
اونکے رکھنے کو بھی ہو درجِ کلان

تھا کشادہ اسلئے منہ آپ کا
تا کہ وقتِ خندۂ دندان نما

دیکھ لے ہر شخص وہ دُرِّ یتیم
خالی حکمت سے نتھا فعلِ حکیم

معجزہ تھے لب دہانہ خوش نما
نے کشادہ تھا بہت نے تنگ تھا

دانت کھڑکی دار تھے ایسے جلی
بات کرنے مین نکلتی روشنی

اور جب ہنستے تھے وہ بدر الدجیٰ
صاف دیوارونپہ پڑتی تھی ضیا

دانت دکھلاتے تھے بجلی کی چمک
اور اون کی صفائی اور دمک

ہنستی پیشانی تھی ہو نہ ہنستا ہوا
پھول سے جھڑتے تھی چہرے سے صدا

تھی ہنسی بس مسکرانا آپ کا
تھا یہی ہنستا ہنسانا آپ کا

ہنسنے رونے کی نہ آوازین سنین
لب پہ آئی موج ناز آنکھین بہین

روتے دم آتی تھی سینہ سے صدا
جس طرح سے دیگ اُبلے برملا

عشق سے دلمین یہ آجاتا تھا جوش
دیگ پکنے مین ہو جیون جوش و خروش

تھی زبان پاک وحدت ترجمان
کلمۂ توحید کرتے تھے بیان

خوب خوش آواز تھے اچھا کلام
تھا کلام اللہ بس اُنکا کلام

کیون نہ احسن ہو خوش الحانی کے ساتھ
لحن داؤدی سے قرآن کی قرات

وعظ و خطبہ کی صدا جاتی تھی دور — کچھ عجب دلکش تھی آواز حضور
مست آواز الست اونکی صدا — سن کی روحون مین اٹھے شور بلا
جامع و مانع ہی سب انکا کلام — ختم ہی اون پر فصاحت لا کلام
تھا فصاحت اور بلاغت کا یہ حال — ہو بیان اہل زبان سے کیا مجال
تھا لعاب اونکے دہان پاک کا — خوش مزہ نہرون سے جنت کی سوا
تھا شفا سب عاشقان زار کا — تھا دوا درد دل بیمار کا
کیا کہون آب دہن کے معجزات — تھوک تھا اونکا بہ از آب حیات
جنگ خیبر کے دن آنحضرت نے جب — حیدر صفدر کو فرمایا طلب
آنکھین دکھتی تھین علی کی درد تھا — دیکھکر آنکھین محمد نے ذرا
لب لگایا صاف بس اچھی ہوئین — آنکھین اوس خیبر کشا کی کھل گئین
تھا پیاسا ایک دن پیارا حسن — وہ زبان چوسی ہوا بس تر دہن

قطعه

منہ مین جس بچہ کے ڈالا وہ لعاب — پھر نہ دودھ اسنے پیا سیر وہ آب
خشک تھا روز حدیبیہ کنوان — ڈالی کلی پڑتے ہی آب دہان
جوش مارا اس کنوئین نے ایکبار — جانور اور آدمی پیدل سوار
پی کے پانی خوش ہوئے سب لشکری — پھر نہ سوکھا وہ کنوان ہرگز کبھی
ایک بار اک ڈول سے پانی پیا — منہ کا پانی آبکے اوسمین گرا
وہ کنوئین مین ڈول ڈالا چاہ سے — اور پھر پانی نکالا چاہ سے

اوسمین خوشبو مشک کی آنے لگی | مشک اوسکی ہر جگہہ جانے لگی
اوسکا پانی اک تبرک ہوگیا | ہوگیا وہ چاہ زمزم سے سوا
تھا انس کے گھر مین اک کھاری کنوان | اس مین ڈالا آپکا آب دہان
اوسکا پانی صاف میٹھا ہوگیا | سب کنودن سے بہتر اچھا ہوگیا
معجزے ایسے ہوے ہین بیحساب | تھا بھرا اعجاز سے منہ کا لعاب
کھایا ساری عمر مین جسقدر کیا | ایک من دو سیر غلہ کے سوا
سرورِ دین یاد مولے مین رہے | بس ترسیٹھ ۶۳ سال دنیا مین رہے
فقر و فاقہ سے ہمیشہ کام تھا | کھانا پینا کچھ برائے نام تھا
ہونٹھ تھے ہر خوش دہن سے خوبتر | اونسے کس منہ سے مقابل ہو شکر
تھا دہانہ آپ کا ازبس لطیف | خوب تھی ہر شخص سے گردن سہر لطیف
صاف گردن اوس رسول پاک کی | تھی صفائی مین صراحی نقرئی
یا وہ شیشہ تھی کہ جس سے مے پرست | سارے عالم کے ہوئے مست الست
اور بانہین تھین قوی اور لمبیان | دست و بازو زبردست از یلان
تھی ہتیلی چوڑی لمبی اونگلیان | جوڑ سے بھاری اور سر سے پتلیان
اونکے ہاتھون کا لکھون کیا معجزا | معجزا وہان ہاتھ جوڑے تھا کھڑا
اونگلیون سے نہرین جاری ہوگئین | گھاٹیون سے ندیان بہنے لگین
سارے لشکر نے وضو اوس سے کیا | سب نے وہ اعجاز کا پانی پیا

سنگریزے ہاتھ مین اعجاز سے ذکر حق کرنے لگے آواز سے

ہاتھ جس منہ کو لگا روشن ہوا تھا ید بیضا مین کب یہ معجزا

چاند اور سورج اشارہ مین چلے چاند کے انگلی سے دو ٹکڑے ہوئے

اون ہتیلی اور تلوون سے کہین نرم زائد ریشمی کپڑا نہین

ہاتھ جو چھو لے وہ خوشبودار ہو اور شفا پائے اگر بیمار ہو

چوڑا سینہ سینے سے لے ناف تک بالونکی سیلی تھی اک نے ریب و شک

بال تھے سیلی مین شش لکھ سی ہزار اونپہ افزون کیجیے دو صد چہار

باقی سینہ پیٹ تھا سب پاک و صاف تھا وہی ایک خط مو تا حد ناف

پیٹھ اور پیٹ اپکا ہموار تھا پیش و پس آئینہ انوار تھا

تھی بغل حضرت کی ہمرنگ بدن اوسمین خوشبو تھی بہ از مشک ختن

فرق تھا کچھ دونون کاندھونمین ذرا کیونکہ سینہ خوب تھا اوبھرا ہوا

فرق تھا شانونکے جو کچھ درمیان اوسمین تھا مہر نبوت کا نشان

عقدۂ مہر نبوت یہ کھلا ہین رسول اللہ ختم الانبیا

رونگٹے کچھ آپکے ہونچونپہ تھے اور کاندھونپر بھی تھے کچھ رونگٹے

پنڈلیان پتلی تھین چھوٹی ایڑیان اور نہ تھین پر گوشت موٹی ایڑیان

پنڈلیان نازک تھین ساتھ اک ناز کے گہرے تلوے تھے بھرے انداز سے

تھے برابر اور چکنے وہ قدم صاف ڈھل جاتا تھا پانی پڑتے دم

برکتِ پاے مبارک سے ہوا — اس روش سے قرض جابر کا ادا

قرض سے حاصل نتھا اونکو فراغ — چھینے لیتے تھے یہودی اونکا باغ

باغ مین ڈھیر اک چھوہارونکا جو تھا — پاؤن اوسپر جب پیمبر نے رکھا

قرض خواہونکو چھوہارے دیدئے — پھر نہ اوس خرمن سے خرمے کم ہوئے

چال مین اونکی عجب انداز تھا — وہ سراپا ناز اور اعجاز تھا

تھا بہت لنبا نہ ٹھنگنا سرو ناز — تھا میانہ قد نہ کوتاہ نے دراز

باوجود اسکے کوئی قد کا بلند — ساتھ چلنے مین نہوتا سربلند

سر مبارک سب سے رہتا سرفراز — گو نہ تھا قد آپ کا اتنا دراز

معجزہ یہ اوس قدِ بالا کا تھا — اوس قدِ بالا کا تھا یہ معجزا

قدِ نورانی کا جو سایا نہین — بھید اوسکا خلق نے پایا نہین

اوس شجر مین ہین نہان انوار کیا — سرو بے سایہ مین ہین اسرار کیا

سایۂ فضلِ الٰہی ہی وہ قد — اوسکا سایہ ہو ازل سے تا ابد

سر سے پا تک تھا وہ اک نورِ لطیف — تھا سراپا نور وہ جسمِ شریف

نے نمونہ نے شبہ وہ تشبیہ تھی — آپ کی تشبیہ بھی تنزیہ تھی

جسم روحانی سراپا روح تھا — جسم اوسکا اسم اوسکا روح تھا

جسم اوسکا روح روحِ انس و جان — سایہ روح الروح کا کیا ہو بیان

جان و تن اک نور تھا نے خلاف — ٹپکا نکلا تھا کمر سے اسکے صاف

حال باطن کا کھلے کیا فرش پر — جسم ظاہر سے وہ پہونچا عرش پر

عرش تھا ہیبت سے حق کی ہولناک — خوش ہوا اُن جوتیونکی پاکے خاک

دشت ایمن ہین بحکم کردگار — پاؤن سے موسیٰ نے لی جوتی اُتار

وہ حبیب پاک پہنے جوتیان — پہونچے فرش عرش پر جلوہ کنان

جس زمین پر اونکے پڑتے تھے قدم — کھائی ہے اوس شہر کی حق نے قسم

پاک ہے ایسی اونہین پاؤنکی خاک — جسکی کھاتا ہے قسم اللہ پاک

ہے لعمرک عمر جانان کی قسم — کھائی حق نے آپکی جانکی قسم

ہے حیات جاودانی آپ کی — ہے ہمیشہ زندگانی آپ کی

ہین یہ قسمین کچھ نہایت پیار کی — عاشق و معشوق کے اسرار کی

تھے وہ خیر الناس نکھ سکھ سے درست — تھا بدن اونکا کسا اور خوب چُست

جوڑ بند اونکے تھے بھاری اور قوی — ہڈیان موڈھون کی تھین چوڑی بھی

جو کھلے رہتے تھے اعضاے نبی — روشنی اونمین برنگ شمع تھی

گورا گورا پنڈا اور پیارا بدن — گویا چاندی کا ڈھلا سارا بدن

کیا لکھوں میں مصطفی کی چال ڈھال — پاؤن رکھتے تھے جما کر دیکھ بھال

چال وہ چلتے تھے اس انداز سے — جس روش ڈھالو زمین پر اوترتے

جس طرف رکھتے قدم وہ نازنین — آپ طے ہوتی چلی جاتی زمین

بے تکلف چلتے آہستہ حضور — لوگ رہجاتے تھے تھک کر دور دور

آگے آگے چلتے اصحابِ کرام — پیچھے پیچھے آپ ہوتے خوشخرام

پیچھے حضرت کے فرشتے چلتے تھے — ہر قدم پاؤن پہ آنکھین ملتے تھے

تھیں پسینے مین عجب خوشبوئیان — ایسی مشک و عطر مین خوشبو کہان

اور پسینہ جبکہ چہرہ پر بہا — صاف ہر قطرہ تھا موتی بے بہا

پھول سب اونکے پسینے سے اُگے — کیوڑہ اور کیتکی پیشاب سے

بول و غائط کا کہون کیا اونکے حال — کیوڑہ سے مشک سے خوشبو کمال

پاتخانہ کو نگل جاتی زمین — اور خوشبو مشک کی آتی وہین

کچھ طبیعت آپکی ناساز تھی — شب مین یہ شدت ہوئی پیشاب کی

اٹھنے کی طاقت نہ پائی تن مین جب — ایک برتن مین کیا پیشاب تب

دیکھنے آئے جو آنحضرت کے یار — آپ کو پایا بہت زار و نزار

اُسگھڑی پیاسے ہوئے اک دوست وان — دیکھ اُس برتن مین پانی ناگہان

پی گئے پیشاب پانی جان کر — جسم و جان خوشبو سے پایا تر بہ تر

جان و تن مین ایسی خوشبو بس گئی — وہ نہ مرتے دم تلک بھی بس گئی

تن بدن مین طاری اور ساری رہی — نسل مین خوشبو وہی جاری رہی

عطر مجموعہ کا تھا سارا بدن — تھا معطر آپ کا ہر عضوِ تن

جس گلی کوچہ مین ہوتا تھا گذر — ہوتے خوشبو دار سب دیوار و در

جب کوئی اُس رشک گل کو ڈھونڈھتا — راہ مین خوشبو سے چلتا تھا پتا

کیا مدینہ اُن سے خوشبودار تھا — شہر سارا حن نہ عطّار تھا
جسم اونکے کیون نہ خوشبودار ہون — جوکہ آلِ احمدِ مختار ہون
دل مین نورِ سیدِ ابرار تھا — سیّدون کا سینہ خوشبودار تھا
ظاہر اوس خوشبو سے تھے آلِ نبی — چھپ نہین سکتے ہزارون مین کبھی
دوست کی خوشبو چھپالی تھی مگر — دشمنِ دین قتل کرتے ڈھونڈھکر
سیّدون نے چھپ کے یہ مانگی دعا — سینہ کی خوشبو چھپادے اے خدا
چھپ گئی ظاہر مین خوشبوی بدن — ہی نہان باطن مین لیے پنجتن
اسلئے تعظیم ہی سادات کی — سیدون مین ہی نہان نورِ نبی
اونکی عادت حسبِ قرآنِ مجید — تھی نہایت خوب اور اچھی سعید
دیکھکر حضرت کے فرخندہ صفات — جو کوئی کہتا تو کہتا بس یہ بات
ہمنے دیکھا ہی نہ ایسا آدمی — اُنسے اول اور نہ بعد اُنکے کبھی
تھے محمد مین سب اخلاقِ خدا — واہ وا صلِّ علے صلِّ علے
ہووے جسکی ایسی صورت ایسی خو — وہ نہ کیون اللہ کا محبوب ہو
کوئی کیا جانے کہ وہ کیا بھید تھا — سر سے پاؤن تک خدا کا بھید تھا
اوسکے اعضا سے مشابہ کیا کرون — کون شی ہی جس سے مین تشبیہ دون
ہین جو تشبیہین حدیثون مین لکھین — مینے بھی لکھی ہین تشبیہین وہی
ہین یہ سب مضمون حدیثون کے رقم — لکھ نہین سکتا ہون اس سے مین رقم

ہی یہی حلیہ مبارک آپ کا — اب سراپا کیا لکھین شاعر بھلا
اونکے حلیہ کی یہی تصویر ہی — مصحف ناطق کی یہہ تحریر ہی
نقل اوس مصحف کی جو چاہے لکھے — حرف و نقطہ کیونکہ کم زائد کرے
بس حدیثون مین جو کچھ تحریر ہی — بولتی قرآن کی وہ تفسیر ہی
بولے یان کوئی سخنور کیا مجال — یہ نہین واللہ جاے قیل و قال
ورنہ مضمون سراپا طبع زاد — وہ نئے لکھون کہ شاعر دیوین داد
ہین نہین خواہان کسی کی داد کا — منتظر ہون آپ کی امداد کا
تیری ہی امداد سے ای شاہ دین — دین و دنیا کی مرادین سب ملین
کون ہی کونین مین ایسا کریم — آپ تو ہین صاحب خلق عظیم
یارسول اللہ سن میرا سوال — اک نظر رحمت کی مجھ عاصی پہ ڈال
دیدہ و دل کو نہین اک دم قرار — ہی ترے دیدار کا بس انتظار
یہ مذاق اک دید کا مشتاق ہی — حسن تیرا شہرۂ آفاق ہی
اپنی صورت ایکبارہی دو دکھا — ہی یہی حلیہ کے لکھنے کا صلہ

پڑھ درود اے دل بس اب شام و سحر
مصطفیٰ پر آل پہ اصحاب پر

مثنوی حسن و عشق حق

مثنوی حسن و عشق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد و آلہ فدا ہم جسمنا و جانا

عشق خالق ہے عشق ہے مخلوق
عشق عاشق ہے عشق ہے معشوق

حسن صورت ہے عشق ہے معنی
لفظ و معنی جدا نہیں یعنی

لایق عشق کیا ہے حمد و ثنا
قابل حسن کیا ہے صل علی

وصف وجہ وجیہہ کیا ہو بھلا
کرم اللہ وجہہ کے سوا

نعت اور منقبت ہے عشق کا نام
عاشقوں کو ہے مدح عشق سے کام

عشق حامد ہے عشق ہے محمود
عشق عابد ہے عشق ہے معبود

معنی لفظ کن فکان ہے عشق
صورت اسم جسم و جان ہے عشق

عشق ہے باعث الست و بلی
عشق ہے درد و رنج و کرب و بلا

عشق اول ہے عشق آخر ہے
عشق باطن ہے عشق ظاہر ہے

عشق کا کچھ عجب کرشمہ ہے
عشق ہی کا یہ سب کرشمہ ہے

ہے سرور ظہور کی یہ ترنگ
عشق ہے موج نشہ نیرنگ

از ازل تا ابد ہے عشق کی دھوم
ابتدا انتہا نہیں معلوم

عشق ہے نار و نور کا جوہر
ہے یہ جوہر ظہور کا جوہر

اک شراب دو آتشہ ہے عشق
کفر و اسلام کا نشہ ہے عشق

یہ بہی آتشین ہی جی کی بلا
آتشِ عشق جی جلاتی ہی
عشق جانسوز سے ہی ہر دل نرم
عشق کو کسکے دل سے لاگ نہین
عشق سے اک جہان ہی آوارہ
کشتۂ عشق ہین فقیر و امیر
عشق کے دلفگار سارے ہین
جان عاشق کا کیا وجود و عدم
گاہ مرتا ہی گاہ جیتا ہی
رونا ہنسنا ہی عاشقونکا خاک
عشق کیا جانین کیا پہیلی ہی
زلف پیچان ہین جسکا جی ہی پہنسا
سالک اس راہ کے ہین زندہ دل
جیتے جی عشقباز مرتا ہی
یون تو عاشق تہے سب قتیل نگاہ
خون بہا جب حسینؑ لاڈلے کا
یعنی اب عاشقان وجہ اللہ

درد نے اے مذاق جلکے کہا
یہہ بلا جان ہی پر آتی ہی
پڑہ کسی دل جلے کا مطلع گرم
کونسا گھر ہی جس مین آگ نہین
عشق وہان ہی جہان ہی آوارہ
عشق ہی قاتل مذاق و میر
اسنے کیا کیا جوان مارے ہین
ہی فنا اور بقا یہان ہر دم
چشم کی لب کی دید کرتا ہی
آستین تر ہی اور گریبان چاک
یہہ خدا جانے کیا پہیلی ہی
یہہ معما دلا اوسی پہ کھلا
گور ہی اونکی پہلی ہی منزل
زندہ در گور عشق کرتا ہی
خون مردم تھا فی سبیل اللہ
عشق کے سلسلے مین رنگ آیا
صبغۃ اللہ سے ہوئے آگاہ

ہر زمان پر ہی عشق سے فریاد — دل سے کب بھولتی ہی حسن کی یاد

حسن کا نام لیجے پڑھ کے درود — حرف ہین حسن کے عجب محمود

حاے حیرت ہی اور سین سرور — نون ہی روے نور حق کا ظہور

نور نام نبیؐ ہی نام خدا — ہی وہی ایک نور بدر دجی

تفرقہ یہان براے نام نہین — فرق کچھ اسمین لا کلام نہین

اوسکے اقوال بس شریعت ہین — اوسکے افعال بس طریقت ہین

کیا کہون اوسکی ہین حقیقت حال — ہی حقیقت اوسیکا بس احوال

معرفت ہی اوسی جمال کا نام — نور ہی حسن بے مثال کا نام

مظہر ذات باصفات ہی وہ — مظہر جملہ کائنات ہی وہ

یہ جو دونون جہان مین جلوہ ہی — اوسکے مکھڑے کا ایک جھمکڑا ہی

حسن ہی بے شمار پردونمین — یا ہی ستر ہزار پردونمین

ارنی اور لن ترانی کیا — یہان ہی آوازہ من رآنی کا

دیکھکر حسن جاے صل علی — پڑھیے اب لا الہ الا اللہ

معنی عین شین قاف قلم — کسی صورت ہنونگے صاف رقم

عین عرفان ہی شین شوق لقا — قاف قلب سلیم ہی بخدا

خلعت اس تین پارچہ کا ہوا — قامت روح و کیس پر زیبا

تھے عدد و کیس کے شش و ہفتاد — وہ ہی دیوانہ کے ہوے اعداد

ولیس نام خدا ہی دیوانہ | ہی یہہ روز ازل کا مستانہ
بولا قبل از الست پڑھ کے بلا | لی بلا شوق سے یہ سر پہ بلا
ہوا کہہ کہ بلا پہ سر گردان | فرق محبوب کا بلا گردان
گیسوؤنکی بہت بلائین لین | پاؤن پہ سر رکھا دعائین دین
حاکم کن نے تب یہ فرمایا | دیکھہ دیوانہ ہی ادب کی جا
گیسوئے پاک کو چھوا تو تنے | پائے نازک پہ سر رکھا تو نے
عشق سے ہی مقام حسن کا دور | ادب حسن کا ہی پاس ضرور
دور سے ہی حضور ہی عاشق | یہان حضوری ہی دوری عاشق
تو ہی گر عاشق حبیب خدا | تجھکو معشوق سے رکھینگا جدا
ہوگا تیرا وصال فرقت مین | جان جائیگی شوق وصلت مین
روز فرقت کا جبکہ ذکر آیا | جان و دل سے ہوا وہ یون گویا
حسرت ای جان شب جدائی ہی | مژدہ اے دل کہ موت آئی ہی
ہوا مایوس عاشق ناشاد | نامرادی سے اپنی پائی مراد
پھر کہا اسنے ہوکے بس ششدر | کیا کرون کس سے اب کہون جاکر
عشق نے دل کو جان کو لوٹ لیا | حسن نے دو جہان کو لوٹ لیا
یہان عجب ماجرا خدائی ہی | حسن اور عشق کی دہائی ہی
تھا کبھی اپنے حال پہ نالان | غزل حالبا تھی ورد زبان

غزل

بے نیازی کی دھج دکھائی ہے — ناز پر شان کبریائی ہے
دیکھو ہوتے نہین اویس رض ہو نہین — لن ترانی کسے سنائی ہے
کیون دکھایا مجھے وہ رخ ہو جہہ — نہین جس مونھ کی رونمائی ہے
مہر کرتے ہی ایسی بے مہری — مہربان دلمین کیا سمائی ہے
بخدا آپ سے نہین شکوہ — آپ سے شکوہ جدائی ہے
تیرے سر کی بلائین لے لین تہین — وہ بلا میرے سر پہ آئی ہے
ہاتھ زلف رسا پہ کیون پہونچا — نارسا اپنی یہ رسائی ہے
پاے نازک پہ سر جو رکھا تھا — اوسکی پاداش ہمنے پائی ہے
بولو صاحب اویس رض قرنی سے — آپ کا بندۂ فدائی ہے
دیدۂ و دل ہین سائل دیدار — مین ہون اور کاسۂ گدائی ہے

نہ چکھانا مذاق فرقت کا
مے وصلت اگر پلائی ہے

دم بدم یون ہی کرکے واویلا — کیا رو رہا نیون مین حشر بپا
سبکی روحون نے الامان مانگی — اپنی اپنی امان جان مانگی
جب کسی سے نہ بار عشق اوٹھا — دلبس دیوانہ بوجھ اوٹھا بیٹھا
بار عشق محمدی سر پہ — لے لیا یا علی مدد کہکر

کرم اللہ وجہہ ۱۲

آگئے اتھ بازوے شاہی ‎ ‎ پاگیا قوتِ یدِ الٰہی

دست یزدان سے پائی دولتِ عشق ‎ ‎ شاہِ مردان سے پائی دولتِ عشق

علی آئے علے کا شکر کرنے لگا ‎ ‎ دم نبی جی کا جی سے بھرنے لگا

ہوئی جبدم کہ دلکو نئے حالی ‎ ‎ آہین بھر بھر کے جی کیا خالی

کبھی ہنس ہنسکے جی سے رو دیتا ‎ ‎ کبھی رو رو کے جان کھو دیتا

خواب کیا کچھ غشی سے اونگا تھا ‎ ‎ نام آدم کا سنکے چونک پڑا

ہوا پیدا وہ خاک کا پتلا ‎ ‎ جس کا چودہ طبق مین شور مچا

روے آدم پہ باکمال وجلال ‎ ‎ چمکا نور محمدی کا جمال

روبرو حق کے اپنے سر کو جھکا ‎ ‎ سب فرشتون نے اسکو سجدہ کیا

نور احمد کی رو سے خوب پوجے ‎ ‎ ورنہ آدم کو ہوتے کیون سجدے

موںھ پہ حسن نبی ہویدا تھا ‎ ‎ دل مین عشقِ اویس پیدا تھا

سنتے ہی نام خواجۂ عالم ‎ ‎ ہو گئے دیوانے حضرتِ آدم

دل مین آئی جو موج شوق لقا ‎ ‎ چشمِ آدم سے بہ گئے دریا

اپنی صورت کے خود ہوئے مفتون ‎ ‎ دل ہوا روے پاک کا مجنون

دل جدائی سے تڑپا جاتا تھا ‎ ‎ مدت کو ہر دم کلیجہ آتا تھا

بعد آدم کے بدلین نام خدا ‎ ‎ صورتین حسن و عشق کی کیا کیا

کہین احمد کہین اویس ہوا ‎ ‎ رشکِ لیلی و رشکِ قیس ہوا

ایک مطلوب ایک ہی طالب
ہوگئے ایک جان دو قالب

الغرض ہوگیا ظہور نبیؐ
اپنی صورت مین آیا نور نبیؐ

نور سے فرش خاک عرش ہوا
عرشیون کی نگہہ کا فرش ہوا

ہوئی روشن وہ شمع لم یزلی
جسکے پروانہ ہین نبیؐ و ولیؒ

دیکھکر حسن روے عبداللہ
سب کے منہ سے نکل گیا اللہ

اللہ اللہ کیا جمال کہون
مظہر ذات ذوالجلال کہون

ملک و جن و انس حور و پری
غش ہوئے دیکھکر یہ جلوہ گری

ہوئی طاری خوشی کے مارے غشی
خاک پر لوٹے عرشی و فرشی

شہرۂ حسن مظہر کامل
سنکے تڑپے کمال شوق سے دل

آتش کفر دم مین گرد ہوئی
آگ آتشکدون کی سرد ہوئی

بت سے بت آپ لڑکے ٹوٹ گیا
خود بخود سر بتونکا پھوٹ گیا

بحر اسلام کو جو آئی لہر
ہوگئی خاک آب کفر کی لہر

زلزلہ سرزمین کفر مین تھا
قصر کسریٰ مین حشر تھا برپا

تخت شیطان کو کر لیا اولٹا
بخت کفار کو دیا پلٹا

کچھ عجب انقلاب عالم تھا
کہین شادی تھی اور کہین غم تھا

دھوم تھی اوسکی مہ سے تا ماہی
ملی کونین کی شہنشاہی

تھی ہر اک بات اوسکی آیۂ حق
تھا کلام خدا ہی اسکا نطق

جسم تھا اوسکا روح جانِ جہان ہمہ تن تھا وہ جانِ عالمیان

جلوہ گر ذات باصفات ہوئی ہر صفت اوسکی عین ذات ہوئی

کہین صدق و صفا کے تھے اوصاف تھا کہین وصف عدل اور انصاف

کہین وہ مظہر عجائب تھا اور کہین مظہر الغرائب تھا

صاف ظاہر ہوا وہ حسن حسن حسن ہی ہوگیا حسین و حسن

کہین در پردہ نور عصمت حق تھا مقید بعفت مطلق

فیض سے اُسکے طاہرات کی شان شان حق تھی مطہرات کی شان

نور کا نور ساری ذریت عطر کا عطر اوسکی سب عترت

خاص اور عام ہین اوسی کی آل جزو و کل مین ہے اُسکا حسن و جمال

سارے عالم مین نام ہے اوس کا کلمہ اوس کا کلام ہے اوس کا

دم اوسی جان جانکا بھرتے ہوئے خلد سے آئے آدم اور گئے

کیون نہو نوح اوسکا شکر گذار ہوا اوس نام ہی سے بیڑا پار

اوسپہ قربان تھے جان و دل سے خلیل ہر دم اوسپر فدا تھے اسمٰعیل

اوسکی مہمان سرا کا ہے گدا ہی خلیل اوسکے خوان کا زلہ ربا

کار آدریس جامہ دوزی ہے اونکی خیاطی اوسکو روزی ہے

زمزمہ سنج اوسکے تھے داؤد پڑہتے الحان خوش سے اُسپہ درود

گرد نفیر اوسکے سبحہ گردان تھے جن وائے تسبیح کے سلیمان تھے جن

خاکسار اوسکی راہ کے ہین غنی   مور کو عار ہی سلیمانی
خضرؑ و موسےؑ ہین اوسکے خدمتگار   آبدار ایک اک عصا بردار
کیا عزیز اوسکا نام ہی صاحب   یوسفؑ اوسکا غلام ہی صاحب
ہی مسیحؑ اوسکے عشق کا بیمار   لب جان بخش کا ہی عاشق زار
کیا کہون اوسکے حسن کی خوبی   حق نے بخشا مقام محبوبی
روز افزون تھا وہ سہاگ وہ راج   ایک روز آگئی شب معراج
تھی وہ شب شب برات عالمیان   رات تھی اک برات عالمیان
اس ہی اک رات کے لیے بخدا   ہوا دونون جہانین اک جلوہ
مژدۂ وصل لیکے روح الامین   آئے جب آپ کے سرہانین
خواب راحت مین تھا وہ شب بیدار   چشم محو نظارہ دل ہشیار
نہ جگایا ادب سے پھر بارے   کف پا سے ملے جو رخسارے
پائی سردی ہی پاسے نازک پر   ہوکے سرگرم ناز اوٹھا دلبر
ہونہہ جو کافور سے بنایا تھا   جبرئیل اوسکی وجہ تب سمجھا
مژدۂ وصل سنکے اوٹھ بیٹھے   پھر طہارت کے واسطے وہ اٹھے
بھر کے رضوان صراحیان لایا   آب جنت سے اونکو نہلایا
طشت اخضر مین آب غسل لیا   جاے عطر اوسکو قدسیون نے ملا
کچھ رہا تشنگان امت کو   کام آئے گا وہ قیامت کو

تن اطہر کا دھونون اک قطرہ | ہے وہ گوہر نہین ہے جسکی بہا
وہ دُر بے بہا جو ہاتھ لگے | لب کوثر مرے قدم چومے
جب نہا دھو چکا وہ طلعتِ نور | قدسیون نے پنہایا خلعت نور
ٹھیک آیا لباس محبوبی | کھب گیا تن پہ جامۂ خوبی
سرخ یاقوت کا بند ہاپٹکا | تا نہ کھائے کہین کمر جھٹکا
سبز پہنی جو پاؤن مین پاپوش | خضر کی طوطی اڑ گئی اور ہوش
سر سے چلکر خضر ہوئے پابوس | منہ سہی کی اُس قدم کی بوسا بوس
سبز کوڑے کی ہاتھ مین وہ چمک | پنجۂ خور مین جون دھنک کی جھمک
جلوۂ ذات کے صفات ہون کیا | تھا سراپا وہ نور کا بُکّا
اسی سج دھج سے آیا وہ دلبر | حرم محترم سے جانب در
آکے اُس شہ سوار نے دیکھا | درِ دولت پہ ہے بُراق کھڑا
قدسیان جوق جوق ہین طیار | صف بصف پیش و پس ہین ویسا
ہو گئی چشم شرگین پُرنم | جوش مین آگیا وہ عین کرم
دیکھکر چشم گل مین شبنم سی | روکے بولا وہ بلبل قدسی
وقت شادی کے کیون ہو ناشاد | روئیے کس غم سے ہے ہوا ارشاد
تب یہ حضرت نے روکے فرمایا | ہے یہ بیشک ہنسی خوشی کی جا
گھوڑا جوڑا مجھے دیا حق نے | اپنا معشوق کر لیا حق نے

یعنی بھیجا براق وخلعتِ نور
آگیا عرصۂ قیامت یاد
حشر مین بھوکے پیاسے اور ننگے
ہاتھ مظلومی کا وہ پھیلائے
غم کے مارے وہ بیکس ولاچار
اپنی قبرون سے وہ نکلکر آہ
ہے وہ دوزخ پہ راہ اک باریک
ہوگا غربت زدونکا کیونکہ گذار
سنکے یہ کیونکر ہوا ونکی یاد اسدم
حکم آیا شہ کیجے غم زنہار
بس اسیطرحسے براق جدا
ہوگا جنت مین پھر قیام انکا
سنکے ہونے لگے وہ شاہ سوار
پوچھی اُس سے جو وجہ گستاخی
روز محشر بھیجنگے جب شبدیز
آپ ہووین شہا مجھی پہ سوار
وعدہ فرماکے شہ سوار ہوئے

ہوئے حاضر فرشتگان حضور
ہوگئے عاصیان امت یاد
بوجھ سر پر رکھے گناہونکے
دستِ غم کے ستائے دکھ پائے
محض لئے توشۂ وغریب دیار
کیسے کاٹینگے پلصراط کی راہ
بال سے پتلی تیرہ وتاریک
ہے وہ رستہ برس پچاس ہزار
بھولون اپنی خوشی مین انکا غم
آپ ہووین ہنسی خوشی سے سوار
قبر ہر امتی پہ پہونچے گا
دیکھئے چلکے اب مقام انکا
شوخیان کین براق نے یکبار
بولا بے وجہ یہ نہین شوخی
مجھسے چالاک اور قدم مین تیز
پاؤن ہر ہر قدم پہ پھر دیدار
سر پہ نہ آسمان نثار ہوئے

پشتِ زین پر نہ تھا وہ ماہ جبین | روی خالق تھا شمع خانۂ زین
نور مرکب تھا نور راکب تھا | تھی عیان شکل عرش وشان خدا
برق سے وہ براق اعلےٰ تھا | شوخیِ جوہرِ تجلے تھا
ہوکے بیت الحرام نام خدا | سوے بیت المقدس آچمکا
تھے جلوریز فرشی وعرشی | سب سلام اوسکو کرتے تھے فرشی
انبیا اولیا جلو مین روان | قدسیان آگے طرقو گویان
جلوہ گر نور حق ملک پر تھا | جلوۂ عرش ہر فلک پر تھا
بُو سے اُس گل کی مہکے جاتے تھے | چرخ پھولے نہین سماتے تھے
آئینہ رو کا جب نظارہ ہوا | چشم حیرت ہر اک ستارہ ہوا
دیکھکر طلعتِ رُخِ انور | مہر ومہ کا چمک گیا اختر
آنکھین رستہ مین دین ملک نے بچھا | پتلیون پر براق چلتا تھا
پھر دیدار قدسیون کا ہجوم | تک رہے آسمان بچشم نجوم
دمبدم اوسپہ تھے فدا او اللہ | روح آدم سے تابروح اللہ
کہین آمین کہین درود ودعا | کہین اھلاً ومرحبا کی صدا
دفع وحشت کو خاکسار آیا | بام گردون پہ یارِ غار آیا
اپنی اپنی جگہہ پہ ٹھہرے ملک | گئے جبرئیل تا بہ ہشت فلک
رہ گئی روحِ قدس سدرہ پر | آگے چلتے تو آنکے جلتے پر

تھک رہا جبکہ وہ براق کہین ۔ نے گیا شوق و اشتیاق کہین

ابر رحمت نے کھولدی آغوش ۔ رکھدیا زیر پا کسی نے دوش

وہ قدم دوش پر لئے جسدم ۔ پاے سر اولیا کے زیر قدم

دوش پر ہاتھون ہاتھ پہونچایا ۔ آگیا ہاتھ عرش کا پایا

کرسی عرش پر وہ جا بیٹھے ۔ دونون عالم سے ہاتھ اُٹھا بیٹھے

عبد کا اور خدا کا پردہ رہا ۔ درمیان استوا کا پردہ رہا

کھلگیا جب مقام او ادنے ۔ نظر آیا وہان علی کرم اللہ وجہہ اعلے

کوئی پردہ نہ درمیان پایا ۔ آپ نے آپ ہی کو وہان پایا

آگیا علم اول و آخر ۔ کھلے اسرار باطن و ظاہر

کیا کہے کوئی وہ سنا دیکھا ۔ دیکھا جو دیکھا اور سنا جو سنا

حال توحید کچھ مقال نہین ۔ یعنی وحدت مین قیل و قال نہین

گئے کثرت سے جانب وحدت ۔ آئے وحدت سے پھر سوئے کثرت

عین رب سے عرب کی سیر کرو ۔ حال اہل مین ذرا دیکھو

کملی اوڑھے ہوئے گدایانہ ۔ عرش پر لوٹتا ہے دیوانہ

کہین عاشق کا فرش پر ہے قدم ۔ اور کہین ساق عرش پر ہے قدم

چال عاشق کی کچھ نرالی ہے ۔ یہ عجب رند لاابالی ہے

عشق کی راہ مین جو چل نکلا ۔ لامکان پر بھی دم نہین لیتا

نکلے دولہا بعزت وتمکین — آئے جنت مین لامکان سے مکین
گاتین حورین بنا بنا کر گیت — وجد مین آگئین وہ گا کر گیت
زمزمہ تھا کہین ترانہ تھا — کہین گانا کہین بجانا تھا
کہین دیتے تھے مرغ جنت بانگ — اور کہین بلبلونکی تھی گلبانگ
غنچہ جس دم نسیم سے چٹکا — اوس سے نکلی صداے صل علی
صاف طوطی کے رنگ کھولکے لب — بولے طائر نبی جی بھیجو سب
قد جو اوس نونہال کا دیکھا — ہر فرشتہ نہال ہونے لگا
دیکھکر اوسکا سرو نور افشان — ہوا پر نور روضہ رضوان
آئے جنت مین جب حبیب خدا — دل ہوا باغ باغ رضوان کا
خلد مین شش جہت پھرے محبوب — خوبیان دیکھین ہشت خلد کی خوب
خوش ہوا دل فضاے جنت سے — دیکھے جسدم مکان ہمت کے
جبکہ جنت سے وہ چلے آئے — مثل دوزخ بہشت چلائے
چشم رحمت سے جبکہ دیکھ لیا — ہفت دوزخ کو بھی بہشت کیا
آپ کی اپنے جزو وکل کی سیر — خیر سے مانگ لائے کل کی خیر
آپ کو اپنے آپ کیا لائے — ساری امت کو بخشوا لائے
طرفة العین مین وہ نور خدا — فرش سے عرش تک گیا آیا
جسنے تصدیق کی ہوا صدیق — جسنے تکذیب کی ہوا زندیق

پھر یہان آگئے حسب مرضی حق / گئے کون ومکان کے نظم ونسق

عشق سے حسن کیطرف وہ گیا / حسن سے پھر لبسوے عشق آیا

آیا دیوانہ بھولکر پھر یاد / ہوا ویرانہ جسنون آباد

جوش مین آکے مجمع البحرین / نالے کرنےلگے بہ شور وشین

صبحدم آگیا جو دل مین خروش / یون وہ گویا ہوئے لب خاموش

مست ہوکر کہا کہ باد صبا / مجھکو آئی یمن سے بوے خدا

کہے ماہ مدینہ جب یہ سخن / اے زہے طالع سہیلؓ یمن

مہربان ہوگیا وہ رشک قمر / یمنی کا چمک گیا اختر

مہر سے ماہ کا ملین ہوا / خیر سے خیر تابعین ہوا

نظر مہر سے وہ ستارہ / ہوا احمد کی آنکھ کا تارا

عرش پر ہی دماغ عاشق کا / کسی عاشق نے حق کہا بخدا

عشق مین بو ہی کبریائی کی / جسنے کی عاشقی خدائی کی

از علیؑ تا محمدؐ مہدی / نور کسے رہنے کی ہی بارہ دری

صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم دائما ابدا

منقبت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ثانی اثنین شرف جنی وانسانی کا / یار غار ایک ہی ہی احمد لاثانی کا

ساتھ دونون کے معیت ہی خدا کی وحد
دو کو جان ایک جو ہی علم خدادانی کا

وہ بھی لاثانی ہی اثنین کا جو ثانی ہی
ایک مفہوم ہوا ثانی و لاثانی کا

ایک تعریف ہی ان دونون کی اللہ اللہ
اللہ اللہ رے مضمون ثناخوانی کا

نام صدیق کا اللہ اکبر ہی بڑا
ذکر کیا نام خدا آپ کی ذیشانی کا

جسکو صاحب کہے اللہ رسول اللہ کا
کیا بیان وصف ہو اوس حسن سلطانی کا

فضل صدیق ابو الفضل ہی فرقان مین بیان
کہیئے مصداق اوسے آیۂ قرآنی کا

اوسکی تعریف مین ہی اکرمکم عند اللہ
وہی اتقیٰ ہی سزاوار ثناخوانی کا

لائے کفار قریش اوسکے سبب سے ایمان
پہلے باعث وہ ہوا دین مسلمانی کا

مانتے محسن عالم بھی تھے جسکا احسان
وصف کس منہ سے ہو اوس منبع احسانی کا

عشق محبوب خدا تھا اوسے سب سے پہلے
عاشق اول ہی وہی اوس شہ خوبانی کا

تھا بہر صورت اوسی آیۂ رحمت مین فنا
محو مطلق تھا وہ اوس صورت رحمانی کا

جسنے دیکھا ہو مردے کو زمین پر چلتے
جیتے جی دیکھے سراپا کوئی اوس فانی کا

فانی فی اللہ وہ ہوکر ہوا باقی باللہ
سیر فی اللہ ہی اوس واصل یزدانی کا

نام احمد کا الف ہی وہ سراپا انوار
الف اللہ ہی نام اوس قد نورانی کا

قامتِ رحمت عالم کا ہے یکسر بندہ
سرو آزاد ہی ایک گلشن رحمانی کا

ایک جان اور دو قالب تھا وہ احمد کا خلیل
جان اور مال سے مصروف تھا مہمانی کا

راہ مولا مین کئی بار لٹا یا گھر بار
عشق مین حال یہ تھا بے سروسامانی کا

پھاڑ کر کپڑے ابوبکر نے اوڑھا کمبل
خرقہ کانٹوں سے سیا وضع فقیرانی کا

ہوگیا جملہ ملائک کا فقیرانہ لباس
فقر مقبول ہوا عاشق یزدانی کا

راز سب سینۂ احمد کا تھا اوس سینہ مین
کہنا صدیق کے کیا سینہ نورانی کا

دل جگر بھنتا تھا عاشق کا کباب کی شان
آتش عشق سے یہ حال تھا بریانی کا

کہا فاروق نے اے کاش کہ ہوتا اک بال
مین تو ایک سینۂ گنجینۂ عرفانی کا

با نبی محبوب کھلے راز و نیاز صدیق
صدقہ صدیق کی اللہ ثنا خوانی کا

مست وہ رہتی ہے وجد کی حالت مین مذاق
ذوق اور شوق ہو کیفیت وجدانی کا

منقبت حضرت فاروق اعظم عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کلام حق ہے گویا ناطقہ فاروق اعظم کا
کہوں کیا فرق مین فرقان کا فاروق اعظم کا

وہی کہنا ہے اوسکا جو کہ فرمانا خدا کا ہے
خدا کی شان کیا کہنا بھلا فاروق اعظم کا

امیر المومنین فاروق اعظم ہے عظیم الشان
بڑی شان اعلیٰ ہے مرتبا فاروق اعظم کا

دیا کفر اور بڑہی اوس شاہ دین سے شوکت اسلام
بڑی شان اور بڑا ہے دبدبا فاروق اعظم کا

خدا کے مصطفے کے کام اس سے خوب بن آئے
بن آئے وصف کیا نام خدا فاروق اعظم کا

عظیم المرتبت ہے قابل صل علےٰ فاروق
ہے رتبہ لایق حمد و ثنا فاروق اعظم کا

خلیفہ ہے وہ ثانی اور خلیفہ ہے وہ لاثانی
خلافت مین نہین ثانی ہوا فاروق اعظم

رسول اللہ سے یار ہی خدا سے اوس سے یار ہے
نبی ہے یار اور یاور خدا فاروق اعظم کا

فرشتے این قدم بھاگین شیاطین اوسکے سایہ سے
سراپا قد ہے نور کبریا فاروق اعظم کا

جہان روشن رخ روشن سے ہے بزم جنان روشن
ہے گلزار شمع جنت مہ لقا فاروق اعظم کا

بنا زہر اوسکے نام پاک سے تریاق فاروقی
اثر مین نام ہے تریاق کیا فاروق اعظم کا

زبانین بند ہون کفار کی عالم ہو سکتہ کا
جو نعرہ شیر کے منہ سے نکلے یا فاروق اعظم کا

وہ شاہ بحر و بر ہے خشک و تر مین حکم جاری ہین
ہے موج رود نیل ایک ماجرا فاروق اعظم کا

چلین پتھر بھی سائے سے بنکے لشکر اک اشارہ مین
جبل چل نکلے بنکر ساریہ فاروق اعظم کا

عدالت کا خدا کی اوسکا دفتر ایک نمونہ ہے
لکھو نہیں عدل اور انصاف کیا فاروق اعظم کا

سراپا عمر کی لکھیے گر توصیف ساری عمر
نہو وصف اک سر مو بھی ذرا فاروق اعظم کا

کرو نہیں خیر کے کام اور بیچو نہیں راتدن شہر سے
اگر ہین نام لون صبح و مسا فاروق اعظم کا

بناؤن دل کے آئینہ مین اک ڈیڑھ اینٹ کی مسجد
جو پاؤن خشت پر مین نقش پا فاروق اعظم کا

بیان ہوگا نہ ادنے بھی علو اوسکے مراتب کا
کہ اعلے سے ہے اعلے مرتبہ فاروق اعظم کا

علی مرتضے عثمان ذی النورین کی حب سے
محب صدیق اکبر کا ہون یا فاروق اعظم کا

مین دلدار علی ہون دلمین ہے ذوق علی ہردم
زبان مین ہے مذاق ایک ذائقہ فاروق اعظم کا

منقبت حضرت ذی النورین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ

دیکھنا ہے فرض عین انوار ذی النورین کا
زوج نوری ہے وہ عین حق کے نور عین کا

ساتھ دو نوروں کے یون قرب سعادت ہی اُسے
جیسے ہو ماہ منور سے قرآن سعدین کا

نور سے آسکے مزین ہین زمین و آسمان
ہی وہ باعث دین اور دنیا کے زیب و زین کا

تھی وہ دولہن کی سی بعینہ او سمین اک شرم و حیا
وہ بنا دولہا نبی کے قرۃ العینین کا

دیدیا مہر رسولِ حق مین سب کچھ جان و مال
خویش ہو کر حق ادا اوسنے کیا مہرین کا

رشتہ داری مین علی کا ہمسر و ہمزلف ہو
ملگیا ہی سلسلہ عالی اوسنے زلفین کا

جامع آیات قرآن ہی امیر المومنین
صورت رحمان خلیفہ سید الکونین کا

بحر مواج حیا و حلم ذی النورین ہی
ماجرا کیا ہو بیان اوس مجمع البحرین کا

تاجدار کشور شرم و شہ کون و مکان
یار ہی اور خویش ہی شاہنشہ کونین کا

ہمنشین گوشہ نشین صاحب معراج ہی
اوسکا قرب اعلےٰ ہی ادنیٰ قرب ہی قوسین کا

ہو نہو صدیق و فاروق و علی کے درمیان
مرتبہ عالی ملا عثمان کو مابین کا

جان نثار پنجتن ہون اور یار چار یار
جان و دل سے ہون فدائی دم بدم سبطین کا

ہو حصار اک چار دیواری عشق چار یار
چار حد مین نفع بخشے سد ذو القرنین کا

کسطرح مردان ہو دے تبعیت عثمان مین
تیرہ باطن خاک تابع ہو وے ذی النورین کا

عرشی و فرشی ہین نالان قتل پر عثمان کے
دونون عالم مین ہی اک ہنگامہ شور و شین کا

ہین غم عثمان مین جن و ملائک نوحہ خوان
کیا بیان ہو ہمسے حوران جنان کے بین کا

ہو پریشانی مین خاطر جمع اور جی کو قرار
دل جگر ہی بیقرار ازبسکہ مجھ بیچین کا

ہون قضا سب حاجتین ہو وین ادا سب قرض و فرض
دین و دنیا مین نہ ہووے دکھ عذاب دین کا

مین ترے در کا گدا تو شاہ عثمانِ غنی
بخشدے مجھکو خزانہ دولت دارین کا

کیا نشہ ہین آفتاب روے ساقی کے طلوع
ہی مذاقِ رند مست ایک جلوہ نہ دین کا

منقبت حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجہہ

شہ والا محمد مصطفے مولا علی اعلے
علی عالی علی مرتضے مولا علی اعلے

نبی مولا ہین جسکے خلق مین اسکا علی مولا
ولی خالق کا مخلوقات کا مولا علی اعلے

امامِ اوّل اثنا عشر ہی رابع اربعہ
ظہور ثانی خمسہ ہوا مولا علی اعلے

وہی ہی اہلبیت اصحاب بندہ کے لیے سبکے
سفینہ اور نجومِ الاہتدا مولا علی اعلے

علی نام خدا ہی جل وا علی شانہ برتر
علی نامِ خدا نامِ خدا مولا علی اعلے

علی وہو العلی پایا عروج اوسکا نزول اسکا
بہر منزل ہی عالی مرتبہ مولا علی اعلے

ازل سے تا ابد مظہر عجائب ہوگئی اوسکے
ظہور و نور مین کیا کیا ہوا مولا علی اعلے

علی اول علی آخر علی باطن علی ظاہر
علی فانی علی باقی بقا مولا علی اعلے

ہی زیبا اوسکو خرقہ فقر کا کملی فقیری کی
فقیر کاملِ آلِ عبا مولا علی اعلے

نصیری کا نصیر اور بحر و بر مین ناصر بندہ
خدا و نا خدا و باخدا مولا علی اعلے

تو ہی نامِ خدا ہر کام مین حلال مشکل ہی
خدائی کا ہی تو مشکلکشا مولا علی اعلے

ابھی ادنے سے ادنے بات مین اعلی سے اعلی ہو
جو ہو ادنی تو جیبہ تیری یا مولا علی اعلے

طریقت مین ہی ہادی رہنما حق کے طریقون کا
حقیقت مین ہی حق بین رہنما مولا علی اعلے

علی معشوق وعاشق ہی حبیب کبریائی کا
ہی محبوب وحبیب کبریا مولا علی اعلے

امام ومقتدا ہی اول وآخر جماعت کا
ہی پیشین وپسین کا پیشوا مولا علی اعلے

مدینہ کا در حیدر سے جانا اور آنا ہی
محمد شہر علم و بابہا مولا علی اعلے

امیر المومنین مشکلکشا لشکر کش اسلام
شہ کافر کش خیبر کشا مولا علی اعلے

اخی ہی اور ولی ہی اور وصی ہی والد سبطین
نبی کا خویش زوج فاطمہ مولا علی اعلے

حسب اعلی نسب اعلی سخاوت ہمت اعلی ہی
شجاعت مین ہی اعلی ذو العلا مولا علی اعلے

صفا وصدق مین عدل وحیا مین حلم مین اعلے
ہی اعلے حلم مین علم مین خدا مولا علی اعلے

صفات وذات وسلوات مین تو سب سے اعلے ہی
یہ ہی ادنی واعلے جانتا مولا علی اعلے

نبی سے انبیائی ہی علی سے اولیائی ہی
نبی والی ولی الاولیا مولا علی اعلے

شہ کون ومکان ہو سر پہ تاج بوترابی ہی
ہی تخت ام القرٰی کا زیر پا مولا علی اعلے

تری بخشش ہی مسکینون یتیمون اور اسیرون کو
تجھے بخشی خدا نے ہل اتی مولا علی اعلے

ستایش سے تو بے پروا ثنا مداح ہی تیرا
خدائی مین ہی تیری واہ وا مولا علی اعلے

ہوا تجھسا نہ ہی تجھسا نہ ہوویگا کوئی تجھسا
نہین تجھسا کوئی تیرے سوا مولا علی اعلے

بہر کیف آپ کا بندہ تولا کے مزہ مین ہی
مزہ مین ہی مذاق بامزا مولا علی اعلے

ہوگیا مولود احمد آیا مولود علی
تیرھوین تاریخ آئی بانٹین آکر علی

بارہوین کے بعد جیسے تیرہوین تاریخ ہے
وہ نبی الانبیا ہین یہ ولی الاولیا
ہے سراپا روشنیِ حق سے دونونکا ظہور
گھر نگر کی زیب و زینت کے لئے پیدا ہوئے
ظاہر و باطن اونہین کا تذکرہ اور شغل ہے

ویسے ہی بعد از نبی اللہ ہے مولا علی
ہین محمدؐ اور علیؑ کل کے نبی کل کے ولی
دونون شمعین نور کی ہین ایک سانچے مین ڈھلی
شہر مکہ مین محمد بیت کعبہ مین علی
عاشقون کو دمبدم ذکر خفی ذکر جلی

جان و دل مین ہے مذاقِ مصطفےٰ و مرتضےٰ
جان نثارِ احمدی ہون اور دلدارِ علیؑ

طالبِ مولا علی مرتضےٰ پیدا ہوئے
سید الایام و شہر اللہ و بیت اللہ مین
تھی رجب کی تیرہوین اور دن مبارک جمعہ کا
مادرِ عیسےٰ یقین گو بیت المقدس مین مقیم
فاطمہ بنتِ اسد کے دردِ زہ جس دم ہوا
مولدِ مولا ریا آلودگی سے پاک و صاف
کہتی تھی خلقِ خدا لڑکا خدا کے گھر ہوا
مشرکون پر عقدہ لاحل یہ کچھ کھلتا نہ تھا
آیا بوجہل آنکھ مونھ کو ملنے بت کی خاک پا
مارا ایک تھپڑ علی نے روسیہ بوجہل گئے

ابن بوطالب اخی مصطفےٰ پیدا ہوئے
اللہ اللہ وہ ولی اولیا پیدا ہوئے
جب خدا کے گھر مین وہ شیرِ خدا پیدا ہوئے
لیک باہر ابن مریم پارسا پیدا ہوئے
سنگ اسود پر وہ نور کبریا پیدا ہوئے
طیب و طاہر وہ زوج طاہرہ پیدا ہوئے
جبکہ ہمنامِ خدا نامِ خدا پیدا ہوئے
آنکھین اور مونھ بند کیون مشکلکشا پیدا ہوئے
بوتراب پاک جب نورِ خدا پیدا ہوئے
پھیر اوس کافر کا مونھ دستِ خدا پیدا ہوئے

ٹیڑھی گردن پھر رہی مرلی تک اُس مغرور کی
شوق تعظیم نبی رکھتے تھے ماں کے پیٹ میں
دیکھا آنکھیں کھولکر آئینہ روے نبی
دودھ سے پہلے پیا آب دہان مصطفےٰ
انبیا ہیں پیش حق جنکی ولایت کے مقر
اژدہا کو چیر کر کہلاے سعیار عرب
خاکساران جہان کے قبلہ گاہ و جان پناہ
دور شرک و بت پرستی سے رکھا مان باپکو
حیدر دلدل سوار و شاہ صاحب ذو الفقار
مقصد کونین ہے پنہان دعا میں آپ کی
صاحب سیف و لواء الحمد بردار رسول
اہل عدل اہل سخا اہل صدق و اہل علم
قاتل الکفار امیر المومنین و مسلمین
ظاہر و باطن امام اولین و آخرین
معنی نور علے نور اوسکی صورت سے کھلے
ہوگئی دہ چند کعبہ مین تجلی نور کی
دم قدم سے اونکے بیت اللہ شاد آباد ہے

جبکہ شانِ حق نشانِ کبریا پیدا ہوئے
جب ہوئے پیدا تو مشتاق لقا پیدا ہوئے
محو نور حق وہ حق بین حق نما پیدا ہوئے
شیر مادر سے غنی شیر خدا پیدا ہوئے
وہ ولی حق وصی مصطفےٰ پیدا ہوئے
حیدر کرار برہان خدا پیدا ہوئے
بوتراب سید شاہ و گدا پیدا ہوئے
آپ ازل سے صاحب قرب خدا پیدا ہوئے
هُوَ الْمُعَلَّمُ ذِي الْعِلْمِ ذُو الْمَجْدِ وَ الْعُلَا پیدا ہوئے
آپ اک دونون جہان کا مدعا پیدا ہوئے
زور بازو سے نبی دست خدا پیدا ہوئے
اہل حلم اہل ولا اہل سخا پیدا ہوئے
صفدر و لشکر کش و خیبر کشا پیدا ہوئے
بوالائمہ دو جہاں کے مقتدا پیدا ہوئے
جبکہ کعبے مین علی نور الہدیٰ پیدا ہوئے
رشک ماہ چاردہ جلوہ نما پیدا ہوئے
مظہر ذات و صفات کبریا پیدا ہوئے

پہلے تھا بیت المقدس قبلہ پھر کعبہ ہوا
باعث تحویل قبلہ پیشوا پیدا ہوئے

سب نمازی اہل قبلہ سوے مکہ سر جھکائیں
اس لئے کعبہ میں وہ قبلہ نما پیدا ہوئے

افتخار ہر نبی و ہر ولی مولا علیؑ
فخر کل جز حضرت خیر الوریٰ پیدا ہوئے

جو کہ ہیں کعبے سے افضل حسب ارشاد نبیؐ
وہ ولی صاحب فقر و فنا پیدا ہوئے

بطن مادر میں نبی سے معنی قرآں کہے
مصحف ناطق ہوئے جب ظاہرا پیدا ہوئے

خلق کی حاجت روائی کیوں نہ ہو حسب مراد
مشکلیں آسان ہوئیں مشکل کشا پیدا ہوئے

معنی تنزیل بلغ اور مراد انما
صورت شان نزول ہل اتی پیدا ہوئے

آج ہم نام خدا و ہمنشین مصطفےٰ
جل واعلے شانہ صل علی پیدا ہوئے

جشن ہر روزہ مبارک ہو مذاق رند کو
میر کوثر ساقی جام بقا پیدا ہوئے

حال میلاد علی کیا کہیے دلدار علی
حق نے جلوہ اپنا دکھلایا وہ کیا پیدا ہوئے

جلوۂ اول محمدؐ جلوۂ ثانی علی
باعث ایجاد عالم فخر انسانی علی

اول آخر ظاہر و باطن ظہور کن فکاں
زینت کون و مکان و نور امکانی علی

جان جانان و جہان جان و جان دو جہان
روح روحانی روان انسی و جانی علی

آیۂ رحمت نشان فضل رب العالمین
صورت پروردگار و شان ربانی علی

مقتدائے اہل قبلہ پیشوائے اہل دل
قبلہ جان کعبۂ دینی و ایمانی علی

روشنی دو جہان نور زمین و آسمان
ماہ تابانی علی مہر درخشانی علی

قوت حق حیدر و صفدر ید اللہ و اسد — میر میدان شاہ مردان شیر یزدانی علی

بادشاہ دو جہان پشت و پناہ انس و جان — شاہ شاہان افسر شاہی و سلطانی علی

اسم اعظم اوسکا ہی نقش نگین سروری — اہل خاتم صاحب ختم سلیمانی علی

منبع فضل خدا و عین انعام و عطا — چشمۂ جود و سخا و بحر احسانی علی

گوہر عز و شرف عالی گہر در نجف — جوہر علم و در دریاے عرفانی علی

گہہ فنا فی اللہ ہی گاہے بقا باللہ ہی — فانی و باقی علی ہی باقی و فانی علی

کیا کلام اسمین کلام اللہ ہی اوسکا کلام — مصحف ناطق علی تفسیر قرآنی علی

پیشوا سب پیشواؤنکے اماموںکے امام — مقتدا اے حضرت محبوب سبحانی علی

وہ طبیب غیب دان ہی چارہ ساز جسم و جان — دارو ے درد عیان و درد پنہانی علی

دلکشا مشکلکشا عقدہ کشا ہی جان و دل — دلبر و دلدار و یار و مونس جان علی

یا علی کہتے ہین اہل وجد حال وجد مین — نام نامی مین ہی کیا مضمون وجدانی علی

فیضیاب باطنی تھے جیسے احمد سے اویس[رض] — ویسے مجکو آپ سے ہو فیض روحانی علی

تو وہ عالی ذات ہی اور تو ہی وہ والا صفات — خود علی اعلےٰ نے کی تیری ثنا خوانی علی

منقبت خوان علی مشکلکشا رہنا مذاق[ؒ]
کرتے ہین نام خدا مشکل کی آسانی علی

مولا علی امام علی پیشوا علی — قبلہ علی ہی کعبہ علی مقتدا علی

ہمنام ہی احد کا تو احمد کا ہمنشین — پیغمبر و خدا سے نہین ہی جدا علی

مطلب از [illegible]

ہوشیار و مست ساقی میخانہ الست — سرشار جام بادۂ قالو بلیٰ علی
بندے ہین اُسکے حکم کے اہل سلوک و جذب — پیر طریق و صاحب سر سلسلہ علی
اول ہو پنجتن ہین دویم چار یار ہین — ششدر ہون کیا کہون تمہین یا مرتضیٰ علی
کہتے ہین اُسکو گاہ عرب اور گاہ رب — نام خدا ہے عبد علی اور خدا علی
کیا نعت مصطفےٰ کی ہو کیا مدح مرتضےٰ — صل علےٰ نبی و سلام علےٰ علی
زہرا ہین طاہرہ تو مطہر ہین مرتضےٰ — خیر النسا ہین فاطمہ خیر الورےٰ علی
ہین سید شباب جنان گر حسنؑ حسینؑ — حسب خبر ہین خیر ہما سید ا علی
زین العباد باقر و جعفر ہین اُنکی فرع — ہین اصل پاک کاظم و موسیٰ رضا علی
اعلےٰ بزرگ شاہ تقی و شہ نقی — سر خیل متقین و سر اتقیا علی
سلطان عسکر و جہان حد عسکری — پشت و پناہ مہدی شاہ ہدیٰ علی
طوفان معصیت سے ہمین کچھ خطر نہین — تر دامنون کی کشتی کا ہی ناخدا علی
سو جی سے اچھے ہین علی جی پہ شیفتہ — جان ہے علی جگر ہی علی دل مرا علی
منعم غنی سخی ہین کریم و جواد ہین — اس منقبت کا دیکھیے کیا دین صلا علی
کھل جائین سہل دونون جہان کے عقود کا — مشکل کشا علی ہے مشکل کشا علی
ہر دم بروح ختم رسل ہی یہی دعا — ہو خاتمہ بخیر مرا کہہ کے یا علی

ہی یہ مذاق بھی شرے میخانہ کا فقیر
اسکو بھی اپنے گھر کا پیالہ پلا علی

دلمین گھر ہوئی علی مرتضی کا ہو گیا
مین غلام اُس خانہ زادِ کبریا کا ہو گیا

وہ ظہور اللہ بیت اللہ مین پیدا ہوا
نور سے معمور اُسکے گھر خدا کا ہو گیا

بوتراب اُسکو کیا صاف اُس رسول پاک نے
قبلہ گاہ خاکیان باپ اصفیا کا ہو گیا

ہوگئی مظہر عجائب خاک سے افلاک تک
نور سے اُسکے ظہور ارض و سما کا ہو گیا

مظہر نام علی اعلے ہوا مولا علی
ظاہرا نام خدا بندہ خدا کا ہو گیا

ہے علی مرتضے نفس محمد مصطفے
مرتضے اک اسم ذاتِ مصطفے کا ہو گیا

یا علی کہتے ہیں بس نام خدا مضمون ادا
منقبت کا نعت کا حمد خدا کا ہو گیا

لحمک لحمی نبی نے روحک روحی کہا
ہمنفس ہمدم وہ روحِ انبیا کا ہو گیا

مصطفے و مرتضی کے جان و تن دو دو نہین
جسم بھی ایک دونون دلربا کا ہو گیا

ہین نبی خیر البشر وہ خیر سے انکا اخی
وہ ولی اللہ وصی خیر الوریٰ کا ہو گیا

ہے محب محبوب اللہ و محمد کا علی
اب حبیب اللہ لقب خیر کشا کا ہو گیا

خود علی مرتضے شیر خدا دست خدا
قوت بازو محمد مصطفے کا ہو گیا

ہے علی حب صفا علم اور صاحب سیف و قلم
سیر دلیران مرد میدانِ وغا کا ہو گیا

جسکے سایہ کے تلے ہونگے تمامی انبیا
وہ لوا سر تاج سر الانبیا کا ہو گیا

افتخار ہر نبی و ہر ولی احمد علی
فخر جن سے انبیا و اولیا کا ہو گیا

فقر کا خرقہ ہوا مولی علی کے قد پہ ٹھیک
پاک جامہ قد وہ آل عبا کا ہو گیا

تھا حسن ازبسکہ احمد مجتبی کا ہمشبیہ
ہم لقب اسوجہ سے وہ مجتبی کا ہو گیا

دمبدم اوسکی بلائین لین علی و فاطمہ ؓ
جو بلا گردان شہید کربلا کا ہوگیا

ہے ہر اک کام و زبان پر یا علی مشکلکشا
دو جہان مین نام اک مشکلکشا کا ہوگیا

کل بلا اوسکی ٹلی جس نے پکارا یا علی
مشکلین آسان ہوئین رد ہر بلا کا ہوگیا

پیشوا ہے نامور بارہ اماموں مین وہی
بوالایمہ نام امام رہنما کا ہوگیا

ہے شروع اوس سے امامت اور خلافت اسپہ ختم
وہ خلیفہ ابتدا و انتہا کا ہوگیا

ہین نبی ختم رسولان خاتم الخلفا علی
اہل خاتم بھائی ختم الانبیا کا ہوگیا

کیا صفت ہو مصحف ناطق علی کی ذات ہے
وصف یہ احمد کے نفس ناطقہ کا ہوگیا

سورۂ قرآن ہوئی نازل علی کی شان مین
وہ سخی باعث نزول ہل اتی کا ہوگیا

جسجگہہ قرآن مین ہین ایمان والونسے خطاب
وہان علی گویا مخاطب کبریا کا ہوگیا

جب نبی اللہ نے اوسکو کہا بوالاولیا
ہر ولی بیٹا علی بوالاولیا کا ہوگیا

مومنو جسنے کیا مولا علی کا اتباع
مصطفے کا امتی بندہ خدا کا ہوگیا

کافر و دیندار سب مولا علی کے ہین غلام
فرق اونمین بیوفا و باوفا کا ہوگیا

اپنے قاتل کو بھی شربت پیر کوثر نے دیا
دل مرا قربان اس جود و سخا کا ہوگیا

ساقی کوثر کا ہین مست الستی ہون مذاق
عہد و پیمان دورۂ قالوا بلے کا ہوگیا

دیکھا جہان وہان علی کے جلوے نظر پڑا
کوئی جہان مین نہ علی سا نظر پڑا

کرسی و عرش پر بھی نظر آیا بوتراب
افلاک پر یہ خاک کا پتلا نظر پڑا

دیکھی نبی نے عرش پہ انگشتر علی — پردے سے ہاتھ دست خدا کا نظر پڑا

مردم کی شکل نور علی ہے ہر آنکھ مین — انسان نے عین حق سے جو دیکھا نظر پڑا

ہوتے گرا تھا غش سے نہ ہو جہ طور پر — نور نجف کا تھا اوسے جلوہ نظر پڑا

سلمان کو مروتی سے چھوڑایا جو شیر سے — مردم کو نور شیر خدا کا نظر پڑا

نام خدا ہے نام خدا عین لام ے — پردے مین عین کے ہے معما نظر پڑا

شاہ عرب مین مجکو نظر آیا عین رب — بندے کے روپ مین مجھے مولا نظر پڑا

دیدار مرتضے سے ہوئی دید مصطفے — دیکھا جو باب علم مدینہ نظر پڑا

حسن حسین دیکھ لیا جسنے اک نظر — نور نبی علی اوسے اک جا نظر پڑا

دیکھی جو آنکھ ساقی کوثر کی اے مذاق
مے کا خم غدیر کے پیالہ نظر پڑا

میری ہر مشکل ہو آسان یا علی مشکل کشا — یا علی مشکلکشا مولا علی مشکل کشا

سہل مت آجائیو یہان لے ہجوم مشکلات — ہے نہین میری مدد پر کیا علی مشکل کشا

کیا ہی پیارا نام ہے اس نام کے قربان ہون — نام ہے نام خدا اچھا علی مشکل کشا

والی و والا ولی اللہ ولی ایلیا — علوی و عالی علی اعلی علی مشکل کشا

مرتضے و بوتراب و بوالحسن بوالاولیا — مصطفے نے تمکو فرمایا علی مشکل کشا

صاحب من کنت مولی باب علم مصطفے — شاہ اولانا و مولانا علی مشکل کشا

حیدر و صفدر ہے سیار عرب محبوب رب — حجتہ اللہ عروۃ الوثقی علی مشکل کشا

شاہِ مردان شیرِ یزدان صاحبِ سیف و لوا   میرِ میدان لا فتےٰ الّا علی مشکل کشا
صاحبِ انصاف و صفوت صف نشینِ اولیا   صوفی صافی صفی اصفی علی مشکل کشا
ساقیِ کوثر امیر المومنین یعسوبِ دین   قاسمِ نار و جنان مولا علی مشکل کشا
مطلعِ انوارِ رب مہرِ عرب ماہِ عجم   آفتابِ یثرب و بطحےٰ علی مشکل کشا
والدِ سبطین اخیِ مصطفےٰ زوجِ بتول   نائب و خویشِ رسول یا علی مشکل کشا
ہادی و مہدی ولیِ حق وصی شاہِ امم   ابو الائمہ سیّد و الا علی مشکل کشا
ہی خدا ہین و خدادان و خدا شان بے نشان   بیخودی و باخدا بندہ علی مشکل کشا
شش جہت مین نام تیرا ہی یداللہ و اسد   کون ہووے تجھ سے ہم پنجہ علی مشکل کشا
پاؤن رکھا تو نے جب دوشِ نبی پاک پر   مرتبہ معراج کا پایا علی مشکل کشا
بت شکن خیبر شکن ہی قاتل الکفار ہی   ہی غزای حق ترا غزوہ علی مشکل کشا
نام تیرا پنجتن مین اور چارون یار مین   حلِ مشکل کام ہی تیرا علی مشکل کشا
روحِ جانِ دوجہان جسمِ نبی انس و جان   جسم و جان ہی تو پیمبر کا علی مشکل کشا
نعت ہی جو کچھ محمدؐ کی وہ تیری منقبت   ہو تری مدح و ثنا کیا کیا علی مشکل کشا
ہین پیمبر روحِ حق اور نفسِ پیغمبر ہی تو   جانِ جانان تجکو یون جانا علی مشکل کشا
باطناً سب انبیا کے ساتھ تھا ظاہر ظہور   احمدِ مرسل کے ساتھ آیا علی مشکل کشا
مثلِ سایہ کے رہا ہر دم علیؑ احمدؐ کے ساتھ   سرو بے سایہ کا سایہ تھا علی مشکل کشا
جملہ اشجارِ جنان ہین اسکے قد کو خوشہ چین   فیض بخش سدرہ و طوبیٰ علی مشکل کشا

مصحف اوسکے حق مین ناطق مصحف ناطق ہو وہ
پہنے ہے قرآن کا جامہ یا علی مشکل کشا

مولد اُسکا کعبہ مشہد مسجد اور مدفن نجف
مقتدا و قبلہ و کعبہ علی مشکل کشا

چلگئی تیغ قضا اوسپر ادای فرض مین
کام مین اللہ کے آیا علی مشکل کشا

اولیاء اللہ کا تو مخزن اسرار ہے
تجھکو سر الانبیا پایا علی مشکل کشا

یاد کرنا آپ کا بندون کو ہے یاد خدا
ہے عبادت ذکر تیرا یا علی مشکل کشا

کرم اللہ وجہہ تجکو محمد نے کہا
کیا بیان تیری وجاہت کا علی مشکل کشا

ہی عبادت جب نظر کرنا سوی وجہ وجیہہ
کیا ہے وجہ اللہ ترا مکھڑا علی مشکل کشا

ہے مرا مذہب یہ ہفتاد و دو ملت سے جدا
دین و ایمان ہے توہی میرا علی مشکل کشا

ابتدا سے انتہا تک مین ہون مولا کا غلام
ہے ازل سے تا ابد آقا علی مشکل کشا

مجھکو حاصل ہے غلامی غلامان غلام
تیرے بردونکا ہو نہین بردا علی مشکل کشا

سکان علم کن فکان کون و مکان کا رکن
کون ہے کونین مین تجھسا علی مشکل کشا

بہر اللہ و محمد انبیا و اولیا
مشکل بکشا ہے مولانا علی مشکل کشا

مشکلین آسان کرو بہر حسن بہر حسین
بہر حضرت فاطمہ زہرا علی مشکل کشا

عابد و باقر و جعفر کاظم و موسیٰ رضا
واسطہ ان سب اماموںکا علی مشکل کشا

یا علی بہر تقی بہر نقی و عسکری
بہر مہدی مشکلم بکشا علی مشکل کشا

ہو مری اولاد صالح اہل علم و اہل صدق
تیری آل اولاد کا صدقہ علی مشکل کشا

مجکو میرے والدین و اقربا کو بخشوا
بخشش اجداد ہو سبھا یا علی مشکل کشا

مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات — سب جتنے ہو دین سکو بخشنا یا علی مشکل کشا
بڑھ گئی ہی خوفِ عصیان سے رجاء مغفرت — ہی بھروسا تیری بخشش کا علی مشکل کشا
مین تمہارا مدح خوان تم بادشاہِ دوجہان — دو مجھے تم دین اور دنیا علی مشکل کشا
رزق وافر ہو بغیر احسان خویش و اقربا — ہو ادا حق ذوی القربیٰ علی مشکل کشا
مین دعا مین مومنونکی روز و شب شامل رہون — قرض و فرض اپنا ادا ہو یا علی مشکل کشا
مین رہون محفوظ آسیبِ زمان سے ہر قدم — ہو مرے سر پر ترا سایا علی مشکل کشا
مجکو میری اہل کو رکھہ اہل ایمان تندرست — ظاہر و باطن ہو خوب اچھا علی مشکل کشا
عزت و حرمت ہو خیر و عافیت دارین مین — خاتمہ بالخیر ہو اپنا علی مشکل کشا
ساتھ تیرے ہو حساب و موت و قبر و حشر و نشر — پل صراط و جنت المأوا علی مشکل کشا
مہر گردون ولایت ہو تمہین یا بو تراب — دو مجھے اک مہر کا ذرہ علی مشکل کشا
دل ہو روشن یا امام المشرقین و مغربین — مطلع الانوار ہو سینہ علی مشکل کشا
ظاہر و باطن کی آنکھونسے تجھے دیکھا کرون — دائما دیدار ہو تیرا علی مشکل کشا
مدح بھی مقبول ہو مداح بھی مقبول ہو — آپ مقبول خدا ہین یا علی مشکل کشا
مین ہون دلدار علی ساقیِ کوثر کا مذاق — ذوق جان پیر مغان مولا علی مشکل کشا

الصلوٰۃ علیک یا خیر الوریٰ اہل عبا
السلام علیک مولانا علی مشکل کشا

علی نوشہ بنا سہرا بندھا مشکلکشائی کا — ملا خلعت نبی سے خلق کی حاجت روائی کا

پنہایا شہ کو خرقۂ فقر کا بدلے شہانے کے
دیا تاج اوسکو ہر شاہ و گدا کی پیشوائی کا

نصیب ساز و نوا ہوئین جہین ساری خدائی مین
کیا سامان خدا نے فاطمہ کی کدخدائی کا

غلامانِ جہیزی بنگئے سب خاص و عام اوسکے
بنا مولا علی دولہا جو اُس احمد کی جانی کا

گنہگارانِ امت کی شفاعت مہر مین ٹھہری
ہوا پھر وعدۂ دیدار بدلا رونمائی کا

لوا الحمد دُلدُل ذوالفقار اللہ نے بخشی
سلامی مین وہ لشکر کش بنا فوج خدائی کا

ہوئی ایسی نہ ہوویگی عروسی اور دامادی
ازل سے تا ابد جلوہ ہی اس جلوہ نمائی کا

مبارکباد دی حور و ملائک جن و انسان نے
لیا انعام ہو کر شادمان شادی رچائی کا

جہان ہی شاد آباد ای مذاقؔ اولاد سے اونکی
رہے گا دور دورا ایسا ہی آلِ مصطفائی کا

خمسہ غزل شہیدی بریلوی

بجا ہی نہ فلک ہووین جو اک خانہ قلمدان کا
بجاے روشنائی نور ہو خورشید تابان کا

بناؤن صوف مین ہر تار بارش ابر نیسان کا
ید قدرت لقب ہی میری کلکِ گوہر افشان کا

بیاضِ صنع اک سادہ ورق ہی میرے دیوان کا

ہر اک انسان کثرت ہی مین دیکھے جلوۂ وحدت
اوٹھے مردم کی آنکھون سے حجاب مذہب و ملت

دل و دیدہ کو ہر غافل کے ہووے حال حیرت
مری بادِ نفس سے گر ہو پران پردۂ غفلت

بہتر فرقے کے پیش نظر ہو نور عرفان کا

کرن ہو نجم زرین چشمۂ خورشید مین یکسر
زمین آسمان پر جم اوٹھے سر دانۂ اختر

بنے روحِ مسیح و خضر دم مین کشتکار آکر ۔۔۔ سحاب ملک جان ہون گر مین سخن کشتِ گرد و نیر

روان ہو جوی خشک کہکشان مین چشمہ حیوان کا

زمین افلاک سے اونچی مرے صحنِ سرا کی ہے ۔۔۔ علوِ لامکان کرسی مرے صحنِ سرا کی ہے
فضای عرش اک کیاری مرے صحنِ سرا کی ہے ۔۔۔ ریاضِ قدس ہر پائی مرے صحنِ سرا کی ہے

بہار انس گلدستہ ہی میرے طاق ایوان کا

ردیف و قافیہ سے لاکھ واقف ہون مگر کیا ہو ۔۔۔ نہ ان بحرونسے ہووین آشنا ۔ نے سینہ دریا ہو
جگر خون ہو کے فکرِ نظم مین گر قطرہ قطرہ ہو ۔۔۔ دلون مین شاعرونکے گوہر معنی نہ پیدا ہو

نہ ٹپکے گر صدف مین آنکے قطرہ میرے نیسان کا

مجھے اوستاد عالم خسروِ ملکِ سخن سمجھو ۔۔۔ تلمذ حضرتِ رحمان سے ہے مجھکو نوای یارو
ہر اک فرشی و عرشی کو نہ کیونکر فیض حاصل ہو ۔۔۔ نیابت اپنی بخشی مبدءِ فیاض نے مجھکو

زمین تا آسمان ممنون ہی میرے بذل و احسان کا

مری ہیئت مہندس کے کبھو کب ذہن مین آئے ۔۔۔ ملک جن و بشر کو شکل میری کیا دکھائی دے
مرے سب عضو خالق نے بنائے نورِ مطلق کے ۔۔۔ نہین پیدا ہوئین اس باد و خاک و آب و آتش سے

کہ مرکز چار عنصر سے ہی باہر میرے ارکان کا

کرورون شاہ عالیجاہ ہین میری حکومت مین ۔۔۔ ابھی آباد ہون لاکھون پرستان اک اشارت مین
ہر اک جن و پری ہی سر جھکائے میری طاعت مین ۔۔۔ مرے زیرِ قدم ہی تختِ شاہی جس ولایت مین

وہان کے دام و دد کو عار ہی منصب سلیمان کا

میں ہنستا بولتا ہوں چپ ہوں اور مردہ ہوں زندہ ہوں
کسیکو یہ نہیں معلوم ہے میں کون ہوں کیا ہوں
میں سوتا جاگتا ہوں کھاتا پیتا چلتا پھرتا ہوں
بشر کے قالب خاکی میں جو میں جلوہ فرما ہوں
تماشا دیکھنا منظور ہے نیرنگ امکان کا

صدف کو آسمانکے جیوں گہر جب سے کیا مسکن
ہوئے سب آشنا جو بحر و بر میں تھے مرے دشمن
بہت طوفان اوٹھے پر نہ میرا تر ہوا دامن
رہا میں دہر میں اندیشۂ آسیب سے ایمن
گہر کو کیا خطر ہے لطمۂ گرداب عمان کا

کروروں لامکانو نکی مکانیں میرے گنجایش
بہار صد ازل ہے اک گل مسند کی زیبایش
ہزاروں عرش کی اک فرش پر ہے میرے آرایش
فراغ صد ابد ہے نیم لحظہ میری آسایش
طلسم کن نمونہ ہے مری خواب پریشان کا

جہاں میں ایکدم آرام پاسے چرخ کیا امکان
ہر اک ساعت پھریگا رات دن شام و سحر حیران
رہیگا پھر گھڑی چکر میں اور گردش میں وہ یکسان
رہیگا روز رستاخیز تک گو ہی فلک گردان
حریف اک لحظہ تھا صبح نخستین میرے چوگان کا

وہ عالی ہیں مرے درجے وہ اعلی ہیں مرے رتبے
گدائی خاکساری کرکے چلکر سر کے پاؤں سے
کہ سرداری ہے مجھکو واسطے اپنے تفاخر کے
مرے خاک قدم سے تاج خسرو استعانت لے
مری نعلین کو دیے نعلبندی تاج سلطان کا

محل کا میرے دروازہ ہے قصر جنت الاعلے
سنا ہو تمنے جو ادریس سو ہے اک چمن میرا
کہ رضوان نامی اک دربان ہے اس جا بہ ادنی سا
جسے کہتے ہیں سب فردوس پائین باغ ہے میرا

مجھے ہی مفت گھر بیٹھے نظارہ حور و غلمان کا

سراپا ہو گیا ہی مظہر شانِ یداللہی — عیان ہر شے کی ماہیت ہی صاف از ماہ تا ماہی
کھلا ہی اُسپہ سب حالِ گدائی و شہنشاہی — فنا فی المرتضےٰ کی رمز سے ہی جسکو آگاہی

مقام اُس شخص پر ہی کشف میری عزت و شان کا

علی کی جستجو مین گم ہین میرے دل جگر دونون — مذاقِ عین مذہب کا ہون کب ملتے ڈھونڈو اگر سو سون
سبھی وہ مومنہ پیدا مسلمان اُس سے ہون لاکھون — عروسِ دین کو میرے عقد سے سو سو تفاخر ہون

شہیدی منقبت خوان ہون جناب شاہ مردان کا

مطلع ثانی

بہارِ ہشت جنت اک چمن ہی میرے بستان کا — درخت سدرہ ہی شاخ نشیمن طائر جان کا
دل وحشی مرا مسکن ہوا ہی شاہ مردان کا — مرا سینہ ہی بیشہ بود و باش شیر یزدان کا

فضاے لامکان سے قرب ہی میرے نیستان کا

ہوا آگاہ دل اس رازِ مخفی کی کنایت سے — کھلی یہ معرفت در پردہ اسرارِ حقیقت سے
ہوئی شان یداللہ منکشف یکدست بیعت سے — جو پوچھا مینے اوسکا مرتبہ پیر طریقت سے

بتایا کان مین مجکو علی ہے نام یزدان کا

علی مشکلکشا شیر خدا تھا اور حیدر تھا — وہ بالا مرتبہ تھا راکب دوش پیمبر تھا
بر رب کعبہ کب خیبر شکن فرزند آذر تھا — تبو نکلے توڑنے مین اُس سے ابراہیم ہمسر تھا

اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہ رسولان کا

ابھی مشغول ہو وعظ و نصیحت میں امامت میں
صفیں حور و ملک جن و پری کی ہوں جماعت میں

گروہ خاکی و نوری و ناری کی اطاعت
نبی آدم نبی جان کے رہیں محکوم جنت میں

خدا ناکردہ گر شافع ہو تقصیرات شیطان کا

معافی کی سند اللہ نے اُسکو عطا کی خود
لکھی آئین شمالی شرقی و غربی جنوبی حد

رکھے قبضہ میں نسلاً بعد نسلٍ نائب احمد
زمین خالصہ اوسکی ہوئی کونین کی سرحد

غلاموں کو ملا جاگیر میں چک باغ رضوان کا

وہ شاعر ہوں کہ میں تلمیذ رحمان ہوں عبث یا میں
لکھے تو منقبت اور ہل اتی امی قرات میں

ہو امطلق نہ کچھ زیر و زبر کا فرق آیت میں
توارد کے یہ معنی جب لکھا شعر اوسکی مدحت میں

مرے مضمون سے مضمون لڑگیا ہی نظم قرآن کا

مسلمانو نکے قدمونسے لگی پھرتی نہ یوں جنت
نہ رستہ چلتے ہاتھ آتی ہمیں ایمان کی نعمت

نہ گھر بیٹھے سبھونکو سہل ملتی دین کی دولت
بہت دشوار تھا دیدار کیونکر پھاندتی اُمت

اگر وہ در نہ ہوتا مصطفےٰ کے شہر عرفان کا

خدا کے گھر کا درجہ بڑھ گیا اُسکی سعادت سے
ملک جن و بشر طائف ہیں کس حسن ارادت سے

رہیگا دائما معمور طاعت سے عبادت سے
شرف حاصل ہوا ہی کعبہ کو اوسکی ولادت سے

پرستش گاہ محشر تک رہیگا ہر مسلمان کا

دل روشن پہ سب ماہی سے لے تا ماہ روشن ہے
خبر ہی خشک و تر کی بحر و بر کی راہ روشن ہے

تحرک ذرہ و خور کا باذن اللہ روشن ہے
حقیقت جزو و کل کی اپ پر یا شاہ روشن ہے

کہون کیا حال اپنے حسرت و درد فراوان کا

خبر مجکو رہی مطلق بلندی کی نہ پستی کی
شراب نیستی پیکر فراموش اپنی ہستی کی
مدام اس دور مین خوننابِ دل سے مے پرستی کی
نہ اک لحظہ مئے گلرنگ پیکر مینے مستی کی

نہ اک لمحہ رہا نظارگی مین روے خوبان کا

بصد لہو و لعب ایام طفلی کے ہوے یون طے
جوانی خاص بھی ضائع ہوئی پیری کے دن ہین یے
گذاری عمر سب بیفائدہ روتا ہون اب ہی ہے
ولیکن مجکو لطف عام سے امید واثق ہے

کروگے جبر دم مین تم مرے صد سالہ نقصان کا

بسر کی کفر مین سوجھا نہ مطلق پیش و پس مجکو
بقیہ عمر دنیا مین ہی رہنا دین پہ بس مجکو
طریقہ شرع احمد کا ملے نلے خار و خس مجکو
سوا اسکے نہین اب زندگی مین کچھ ہوس مجکو

رہون ثابت قدم مین منزل تصدیق و ایقان کا

یہی مسطور ہی در پردہ دل کو جان کو مجکو
دم آنکھون مین جب آئے اک نظر دکھلائی دو مجکو
جمال روے روشن سے مشرف یون کرو مجکو
تصور آپ کی صورت کا وقت نزع ہو مجکو

مرا ماتم سراِ مشرق بنے مہر درخشان کا

برنگِ آسمانِ دوران سر مجکو ہوا پیہم
چمن مین ماہتابی پر مجھے غش کا رہا عالم
گلِ خورشید سان آنکھین مری پھرتی رہین ہر دم
نہ مینے اک نظر دیکھی کبھی سیر گل و شبنم

نہ اک ساعت تماشائی ہوا مین برق و باران کا

برتبہ کعبہ مجکو عید ہووے اپنی موت آئی
ثواب حج اکبر پاؤن گھر بیٹھے بآسانی

مری آنکھین ہون تیری محو روا ے فخر انسانی | نگاہ پاک کو جسوقت ہووے نیچے حکم قربانی

جمال خاص اے قبلہ ہو قبلہ چشم حیران کا

الٰہی نزع مین وہ میری نورانی شمائل ہو | فرشتہ حور کی صورت بنے اور محجبہ مائل ہو
مرا سینہ غیرت خورشید و رشک ماہ کامل ہو | صفایہ جان برلب آمدہ کو میری حاصل ہو

دم آخر سے آئینہ ہو روکش صبح خندان کا

علی جی تم تو محبوب حبیب کبریائی ہو | دم آخر ہی ایسے وقت مین مشکلکشائی ہو
اس آسانی سے ہے میری عرش اعلیٰ پر رسائی ہو | ادھر دار فنا مین روح کو تن سے جدائی ہو

ادھر ملک بقا مین جا کے ہین واصل ہون جانان کا

مذاق عشق اسپر مین نازان ہون کہ مین مداح کسکا ہون | مرا ممدوح کیسا ہی مین کیا کچھ ایسا ویسا ہون
مین دلدار علی ہون اور حسن پر جی سے شیدا ہون | شہیدی مصطفےٰ کا لاڈلا حیدر کا پیارا ہون

مجھے کیا خوف ہی بردہ ہون مین شاہ شہیدان کا

مہندی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آکے حورون نے جو زہرا کے لگائی مہندی | پھر عجب رنگ سے پریون نے رچائی مہندی
بدلے پانی کے دیا مالیون نے عطر سہاگ | مالنون نے بھی پھولون مین بسائی مہندی
روضہ قدس مین ڈھونڈھی چمن انس مین بھی | لایق پاے مبارک نہین پاتی مہندی
ناخن پاک کو نہ ہووے نیچے ید بیضا جس کے | کیا ہی اعجاز کی اوس گل نے لگائی مہندی
پنجہ مہر پہ گردون نے لیا ہاتھون ہاتھ | جسدم اس شوخ نے پاؤن سے چھڑائی مہندی

حورین افلاک پر ناچین تو زمین پر پریان
باغ دنیا مین تہی جبکہ وہ حنا تون فروہن

پردۂ چرخ مین زہرا نے جو لگائی مہندی
چل کے جنت سے قدمبوس کو آئی مہندی

اے مذاق ایسی نہی ہے نہ بنے گی مہندی
بن گیا رنگ سخن خوب بن آئی مہندی

عید قربان سے شہادت کا ہمین غم آیا
مجرئی آتے ہی ذی الحجہ محرم آیا

یاد وہ ذبح عظیم آئی دم قربانی
جانور کوئی چھری کے تلے جسدم آیا

سر کٹانیکو عجب شوق سے صید حرمین
کو ذبح کرتا حرم کعبہ سے بہم آیا

کٹ گیا ابن نبی جین کے بیٹے کا گلا
کربلا مین حرم کعبہ سے جسدم آیا

اسکی ہمت پہ ہون قربان خلیل اسمعیل
جسکو اکبر کی شہادت کا نہ کچھ غم آیا

روبرو کٹ گئے تلوارون سے سب یار و عزیز
چین ماتھے پہ نہ ابرو پہ ذرا خم آیا

عین غم مین اوسے عاشورہ کے دن عید ہوی
تا دم قتل مزا دید کا ہر دم آیا

وہ مہ فاطمہ گھوڑے سے جو ریتی پہ گرا
چرخ سے سوے زمین عیسی مریم آیا

رونے آئے غم سرور مین سبھی پیغمبر
نوحہ خوان گریہ کنان نوح اور آدم آیا

جسم انوار محمد مین سراپا حسنین
نور زہرا و علی ہو کے مجسم آیا

غیب سے آئے شہادت مین حسین اور حسن
تیغ گردن کو سے کلیجے کے لئے سم آیا

بارش گریہ سے کھیتی ہو ہری عقبیٰ کی
روحسن کے لئے سر سبزی کا موسم آیا

غم شبیر مین جب ہم کبھی روئے جم کر
دانے اشکون کے اوگے کشت عمل جم آیا

ہین حسینؑ اور حسنؑ کے غم وہم مین ہر دم
آگیا غم کبھی ہمکو تو کبھی ہم آیا

شہ جو میدان کو گئے باعظمت با اکرام
بولے اعدا وہ معظم وہ مکرم آیا

مار دشمن کو ہوا دست کو زلف رخ حور
جب نظر وہ علم شاہ کا پرچم آیا

فوج روبہ کو ہوا آمد عباسؑ سے غم
دشت مین شیر خدا کا جو وہ ضیغم آیا

حرؑ نے سن پائی جو آواز شہ صفدر کی
صف اعدا کو کیا درہم و برہم آیا

کہے ہر مومن و مسلم اُسے تسلیم و سلام
لفظ سلم ترے مسلم پہ مسلم آیا

ہوگئی شہ سے اجازت تو وہ نوشہ بن ٹھن
رن مین کس شان سے قاسم خوش و خرم آیا

غم ناشادی قاسم ہی علم عالم مین
گئے ناشاد جوانی کا جو عالم آیا

قد خمیدہ ہوا سرور کا علمدار کے بعد
غم سے بھائی کے کمر ٹوٹ گئی خم آیا

رہ گیا جب تن تنہا وہ شہ کرب و بلا
لشکر شام سبھی ہو کے فراہم آیا

رحمت رحمت عالم تھا حسینؑ مظلوم
کرم و رحم ہوا غیض و غضب کم آیا

حشر تھا عالم ارواح کا مقتل مین بپا
سر برہنہ گئے جب سرور عالم آیا

آئے جب خیر بشر خاتمہ بالخیر ہوا
ختم تھا کام رسولونکا جو خاتم آیا

سر سرور کو لئے زانو پہ تھے پیغمبر
شمر بے رحم گلا کاٹنے جبدم آیا

خاک مقتل کی انہین ہوگئی کافور بہشت
راس زخمون کو شہیدونکے یہ مرہم آیا

گریہ عالم بالا سے ترشح ہی صاف
خون گردون سے وہ مقتل دمادم آیا

ہوگئی گریہ کنان شام کی غم مین ہر شئے
کون وہ شئے ہی کہ جس شئے کو نہ یہ غم آیا

خود رسول اپنے نواسے کی سنانی لیکر
ام سلمہ کے قرین خواب مین جب دم آیا

سنکے یہ حال گئے فاطمہ صغرا کے حواس
غش اپر غش حالت بیماری مین پیہم آیا

آئے سب اہل مدینہ پئے ماتم پرسی
تعزیت کرنیکو ہر ایک بنی ہاشم آیا

قافلہ اہل حرم کا گئے جب کوفہ مین
حرم محترم شاہ کا محرم آیا

ایک رسی مین بندھے غمزدونکے بازو تھے
سر دربار وہ یون حلقۂ ماتم آیا

طشت زر مین پسر سرور کونین کا سر
روبرو زینب دل خستہ کے جبدم آیا

سر سے بھائی کے گلے ملکے وہ بیہوش ہوئے
ہوش غش سے نہوا ضبط غضب غم آیا

روتے آتے تھے غم شہ مین ملائک کے گروہ
ایک انبوہ گیا دوسرا پیہم آیا

آل کا اوسکے سب امت پہ ہوا غم واجب
غم الفت کے سوا جسکو نہ کچھ غم آیا

عین یم ہے وہ جہنم کے بجھانے کیلئے
غم سے شبیر کے گر آنکھ مین کچھ نم آیا

ہوتا ہی ماہ محرم سے شروع ہر اک سال
ہر عمل سے غم شبیر مقدم آیا

سنکے فکر اوسکا زبان سے کہا انا للہ
ہوگئے حق سے رجوع آپ کا جب غم آیا

ہمدمی کی غم دلدار علی نے جو مذاق
آگئی جان مین جان دم مین ذرا دم آیا

سلامی ہمکو یہ غم عمر بھر رلائے گا
ہمیشہ مرثیے ہونگے محرم آئے گا

نہین گے تعزیے اور مجلس عزا ہوگی
کوئی ضریح مبارک الم بنائے گا

پڑھینگے لوگ کتاب غم وفات رسول
وفات فاطمہ غمگین کا ذکر آئے گا

تمام ہوگی نہ جب فاطمہ کے غم کی کتاب | علی کا دفتر غم کوئی پڑھ سنائے گا
زبان پہ آئیگا احوال ابن زہرا کا | بیان زہر سے منہ کو کلیجہ آئے گا
حسن کے غم سے جو پایا ایگا حسین کا غم | دوبارہ یاد سہراک غم کو وہ دلائے گا
یہ کیا خبر تھی کہ پیغام اپنی بیعت کا | یزید ابن پیمبر کو یون سنائے گا
حسین بامی غضب ہو گے خادم حرمین | مدینہ مکہ مین رہنے نہ بسنے پائے گا
اُجاڑ ہوگی مدینہ کی بستی آبادی | حسین چھاؤنی کرب وبلا کی چھائے گا
اُٹھا یا بیٹھے بٹھلائے اوسے مدینے سے | کسیکا گھر نہ کوئی اسطرح چھوڑائے گا
وہ پاس نانی کے صغرا کو چھوڑ کر بیمار | وہ ہو کے نانا سے رخصت سفر کو جائیگا
نہین کھلا تھا یہ احوال لیکے اہل وعیال | مدینہ مکے سے وہ کربلا مین آئے گا
خبر کسے تھی کہ بھجوا کے خط زراہ دغا | گروہ کوفی غدار اوسے بلائے گا
غریب مسلم تنہا کو پست پا کر کے | فلک زمین پہ کوفہ کی سر کٹائے گا
پھرینگے دونو یتیم انکے پیاسے سرگردان | کنار نہر پہ سر اونکا کاٹا جائے گا
جو خیر خواہ تھا مسلم کے دو یتیمون کا | جزا سے خیر خدا سے ہر ایک پائے گا
حر اپنے بیٹے کو بھائی غلام کو لیکر | مدد کو حضرت شہ کرب وبلا کی آئے گا
کٹا کے سر شہ والا سے سرخرو ہو کر | بہشت مین وہ شہیدونکے پاس جائے گا
وہ نامراد جوان مرگ قاسم ناشاد | پہنکے رنگین لباس شہانہ آئے گا
جو پیچ پگڑی کے لٹکینگے کانکے ہیرون سے | تو سر پہ سہرا شہادت کا وہ بندھائے گا

کٹینگے بازوے عباس نہر پہ ہیہات — نہ مشک پانی کی خیمہ مین لانے پائیگا
شجر کا باغ شہادت کے پائیگا ثمرہ — سنانکا کھا کے پھل اکبر جنانکو جائے گا
پیاسا باپ کی گودی مین کھولتے ہی منہ — گلے پہ اصغر نے شیر تیر کھائے گا
کٹا چلینگے سر اپنا جو شہ کے یار انصار — وہ سید الشہدا اپنا سر کٹائے گا
میں اس سعی پہ ہوں قربان دم اخیر حسینؑ — دعاے بخشش امت زبان پہ لائے گا
لٹے گا بعد شہادت کے خیمہ و خرگاہ — وہ جان و مال کو گھر بار کو لٹائے گا
لگے گی آگ تو نکلین گے اہلبیت اوسکے — قنات و خیمہ کو ناری کوئی جلائے گا
کوئی چڑہائیگا نیزونپہ سر شہیدوں کے — اور انکے لاشونپہ گھوڑونکو دوڑائے گا
پھرینگے اہل و عیال ہائے اونکے سر گردن — بغیر پردہ و محمل شمر پھرائے گا
چھپے گا چادر تطہیر سے سراپا تن — نہ سر برہنہ کوئی انکو دیکھ پائے گا
نظر پڑیگا زمین آسمان مین عالم خون — جہان مین خون کے سوا خاک پھر دکھائیگا
زمانہ ہوویگا ظلمت سے تیرہ و تاریک — اندھیر ظلم کا روے زمین پہ چھائے گا
خداے پاک کا کھلجائیگا غم و غصہ — غم اوسکا خاک مین افلاک مین سمائے گا
غبار فرش کا پہونچیگا عرش اعلیٰ پہ — ستارہ عرش کا سر فرش پر جھکائیگا
الٹ پلٹ وہ زمانہ مین ہوگی اس ساعت — کہ انقلاب قیامت کا دن دکھائے گا
قیام ہوگا زمین آسمان کا تابدے — قدم امام کا پھر درمیان مین آئے گا
چلیگا عابد بیمار منزلون کیونکر — قدم قدم پہ جو پا اسکا لڑکھڑائے گا

اُٹھائینگے اُسے نیزہ کی طعن مارکے پھر | جو مارے ضعف کے سجاد بیٹھ جائے گا
سواد کوفہ سے تا سرزمین شام و دمشق | پیادہ پا اُسے دور فلک پھرائے گا
رکھینگے اُسکو اسیر ایسے قید خانہ مین | نہ دھوپ چھاؤنکا آرام اُسمین آئیگا
اندھیرے گھر مین وہ لیٹے گا فرش خاک پہ سر | مکانمین فرش و شمع و چراغ پائے گا
اسیر کرکے پیمبر کے بال بچون کو | غضب خدا کا لعین اسطرح پھرائے گا
چلینگے نیزونپہ ہمراہ سر شہیدونکے | سفر مین قافلہ رانڈونکا ساتھ جائے گا
غرض دمشق مین دربار عام کرکے یزید | ہر اک شہید کا سر سامنے منگائے گا
پھر اپنے سامنے مردود روبکاری کو | تمام اسیرونکو دربار مین بلائے گا
جو اہلبیت سے بولیگا سخت سنگین دل | جواب شاہ کی بہنونسے سخت پائے گا
رسول چومتے تھے جسکو پھر یزید پلید | چھڑی کو اُس لب و دندان پر پھرائیگا
در دمشق پہ لٹکینگے سر شہیدونکے | سوے مدینہ لٹا قافلہ پھر آئے گا
ہلے گا عرش خدا کا نبی کا مزار رسول | پھر آسمان و زمین مین تزلزل آئیگا
قرار دیگا جہان کو تحمّل عابد | وہ صبر و شکر کرے گا ستم اُٹھائیگا
ازل سے تا بہ ابد ذکر آل احمد کا | زبانپہ عالم ارض و سما کی آئے گا
خدانے ذکر رسول خدا بلند کیا | حسین سبط رسول خدا کہاتے گا
پسر سے ستر یزید کا بقول پیغمبر | کھلا یہ سر شہادت رسول پائیگا
خفی حسن کی شہادت جلی حسین کی ہے | نبی کا ظاہر و باطن مین ذکر آئے گا

حسنؑ کا نام بھی نام حسینؑ میں ہے نہاں
نہاں عیاں میں عیاں میں نہاں کو پائے گا

بناشہادت ظاہر کی ہے جو شہرت پر
جہانمیں شہرہ شہادت کا پہونچ جائے گا

رہیگا خلق خدا میں حسین کا چرچا
غم اوسکا ساری خدائی میں شہرہ پائیگا

کرینگے ذکر خواص و عوام خاص و عام
بوضع خاص ہر اک اسکا ذکر لائیگا

بیان کرے کا حدیث و کتاب سے عالم
بطور وعظ کے مسجد میں کہہ سنائیگا

کوئی تلاوت قرآن کریگا بخشیگا
کوئی درود و سلام اسکو بھیجے جائیگا

نماز روزہ کا کوئی ثواب بخشے گا
ثواب حج و زکوۃ اوسکو بخشوائے گا

کرینگے یاد غزا میں مجاہد و غازی
وہ غم جہاد کی تکلیف کو بھلائیگا

جہاد اصغر و اکبر اسی سے سیکھیں گے
وہی مجاہدہ جسم و جان سکھائیگا

اوسیکا ہوویگا محفل میں حال و قال کی نوکر
اوسیکا تذکرہ مجلس میں غم کی آئے گا

جہانکے شادی و غم میں رہیگی یاد اوسکی
غم اوسکا شادی و غم میں نہ بھولا جائیگا

کہینگے ماہ محرم میں اسکا قصہ غم
کوئی سلام کوئی مرثیہ سنائے گا

امام باڑے کو آراستہ کرے گا کوئی
ضریح تعزیہ مہندی علم بنائیگا

بنا کے نقشہ کوئی کربلاے معلّے کا
غم حسین کا ٹھاٹھ اک نیا دکھائیگا

بچھائے جائینگے فرش و فروش شاہانہ
قنات و پردہ کوئی شامیانہ لائیگا

کوئی لگائیگا فانوس جھاڑ قندیلیں
چراغ بتیاں شمع کوئی چڑھائیگا

امام باڑوں میں آئینہ بندیاں ہونگی
ہر اک مکانیں بہر شکل غم دکھائیگا

چڑہینگے تعزیون پہ پنجے اور علم شدے
نشان مہندی ملیدہ کوئی چڑہائیگا

کوئی تو لائیگا وہان ہار پہول شیرینی
گلاب وقند کا شربت کوئی پلائیگا

طرح طرح کی مٹہائی طرح طرح کے طعام
سلونا میٹھا برا سے نیاز لائیگا

وہ تھا حلیم نہایت ز روے حلم و کرم
حلیم نام پہ اوسکے کوئی کہلائیگا

بنینگے شاہ و گدا اوسکے نام کے سائل
حسینی بنکے کوئی بہیک مانگ لائیگا

گلے مین ڈال کے سیلی کوئی بنیگا فقیر
گلا وہ ہنسلی کسیکو کوئی پہنائیگا

گرہ لگا کے ہر اک تعزیے پہ ڈورے مین
کسیکے واسطے گنڈہ کوئی بنائیگا

کریگا نام خدا جو کہ اوسکی نذر و نیاز
خدا کے فضل سے منت مراد پائیگا

نیاز کرنے کو ہر ایک حاضر و غائب
جو حاضر ہی وہ نذر حضور لائیگا

لکہا کے سیدونسے عرض مدعا کے لئے
زمانہ تعزیون پر عرضیان لگائیگا

نجانے پیاسا کوئی ہے سبیل نذر حسین
یہ کہکے پیاسونکو شربت کوئی پلائیگا

ملے گی کوثر و تسنیم و سلسبیل اوسے
سبیل راہ خدا جو کوئی لگائیگا

ملینگے خلد مین نہر لبن کے غسل اوسکو
جو دودہ شربت اوہی نام پر پلائیگا

غبار دل کوئی دہوئیگا رو کے پیاسو پر
زمین پہ پانی کی مشکین کوئی بہرائیگا

نہ کچہ بہی پائیگا پہر نیاز جو مسکین
تو ٹہنڈے پانی پہ وہ فاتحہ دلائیگا

نہ جسپر غریب کی کچہ بہی بساط ہی وہ بہی
غم حسین مین اک بوریا بچہائیگا

ابو تراب کے بیٹو کا غم فقیرونکو
الم سے خاک زمین پر سدا لٹائیگا

رہینگے بھوکے پیاسے محب روزہ دار
بروز عشرہ پئے گا نہ کوئی کھائیگا

پیائے شیر برنج و شکر کھچڑے گا
نیاز گنج شہیدان کوئی دلائیگا

دلائیگا کوئی اوس معرکہ کی صورت یاد
وہ قتل گاہ بہر شکل یاد آئیگا

لگا کے تیروں کے پر جون براق خونمین تر
حسینؑ زخمی کا گھوڑا کوئی بنائیگا

بنے گا پیک کوئی پہنکر سہرا بانا
برہنہ ہاتھ مین تلوار لیکے آئے گا

چڑھائیگا کوئی تیر و کمان سر نیزہ
نشان علم کوئی تلواروں کے اُٹھائیگا

حسن حسین کا ماتم کرینگے اہل الم
زبان پہ نام بہم غمزدون کا آئے گا

بجینگے حلقہ ماتم مین ڈھول اور تاشے
حسینی باجا کوئی ماتمی بجائے گا

دل و زبان سے کہیگا فضائل حسنینؑ
حسنؑ حسینؑ کے کرکے کوئی سُنائے گا

کہیگا دوستی شاہ مین کوئی ہے دوست
حسین سید و دولہ کہین کہائے گا

کہین چڑہینگے جریدے بجینگی پنج چپیان
غم والم مین کوئی خاک و خس اوڑائیگا

کہین اُٹھینگی سواری جو نعل حضرت کی
سوار گھوڑے کا پامال یاد آئیگا

پڑا وہ لاشوں کا بے گور و بے کفن رہنا
جو دفن تعزئے ہونگے غضب دلائیگا

جو دہنگے تعزیہ دار اوسکو بلکے سب مٹی
غبار دل ہین پھر خاک مین ملائیگا

بہشتی چھڑکینگے پانی جو اوسکی تربت پر
پیاسا جانا شہیدون کا یاد آئیگا

بٹینگی روٹیان توشہ کی کربلا مین جب
تو بھوکے رہنے کا غم اونکے ہمکو کھائیگا

نہ کھانے پینے مین ہوگی بھوک پیاس کی یاد
حسینؑ کھانے مین پینے مین یاد آئیگا

دعا حسین کو دیوینگے پانی پی پی کر | جو ہمکو پیاس مین پانی کوئی پلائیگا
خدا کا شکر کرینگے ادا بذکر حسین | زبان پہ دل سے درود و سلام آئیگا
ہر ایک جاہل و عالم طرح طرح ذکر | حسن حسین کے غم کا زبان پہ لائیگا
خدا کا ہوویگا نقارہ خلق کی آواز | غم حسین کی نوبت خدا بجائیگا
نظر پڑے گی بہر شکل شوکت اسلام | ہر ایک شان مین صورت وہ غم دکھائیگا
غم اوسکا تا بہ قیامت رہیگا روز افزون | وہ حساب تلک روز بڑھتا جائیگا
کہا نبی نے جو کوئی حسین پر رویا | اور اوسپہ رونے کی صورت کوئی بنائیگا
ہی جنت اوسکے لئے واجب ہی مسلمانو | نجائیگا کبھی دوزخ مین وہ نجائیگا
بنین گے بحر شفاعت کے نیلے بہا موتی | حسین پیاسے پہ جو اشک غم بہائیگا
وہ عین نصرت حق کے موتی رولے گا | جو اوسپہ آنسوؤنسے روئیگا رولائیگا
یہہ اشک غم ہی وہ بحر محیط فضل و کرم | کہ جس سے جوش مین دریائے رحمت آئیگا
عدم سے ہستی مین آیا ہی میرے جی کے ساتھ | غم حسین جنازہ کے ساتھ جائیگا
غم اوسکا قبر مین بھی ہوگا مونس و غمخوار | یہ غم وہ ہی کہ قیامت کو کام آئیگا
بروز حشر رہینگے علم کے سایہ مین | جب آفتاب سوا نیزہ سر پہ آئیگا
نہین سوال نکیرین کے جواب کا غم | عذاب قبر سے یہ غم ہمین بچائیگا
حجاب نار جہنم بنیگا محشر مین | غم اوسکا آتش دوزخ کے آڑے آئیگا
ہی روز و شب غم شبیر بیحساب ہمین | حساب روز جزا سے ہمین چھڑائیگا

ع
من بکی علی الحسین
او تباکی وجبت
له الجنة ۱۲

یہ جسکا غم ہے اوسی پاس لیکے پہونچیگا
جسے یہ غم ہے وہ جنت مین پہونچ جائیگا

حسنؑ حسینؑ کے قدمونپہ جب جگہہ پائی
جو غم کیا ہے جہا نمین جنا نمین پائیگا

علیؑ بتولؑ کا ہوویگا تیر سر پر ہاتھ
رسول پاک کا پابوس ہاتھ آئیگا

ہین مستحق محمدؐ کی ہم شفاعت کے
ہمین حسین کا غم حق سے بخشوائیگا

جو بندہ آیا ہے صاحب خدا کی جانب سے
طرف خدا کی یہ غم جی ہین سے لیکے جائیگا

غم حسینؑ بعینہ خوشی کی صورت بن
خدا کے حسن کا دیدار جب دکھائیگا

کہے گا رو برو مولے کے ماجراے حسینؑ
غلام خلد مین روئیگا اور رولائیگا

دہائی دیگا خدا و رسول کے آگے
دوبارہ نالۂ دل عرش کو ہلائیگا

جناب ساقی کوثرؑ سے اور زہراؑ سے
وہ بھوک پیاس کا سب ماجرا سنائیگا

گلا کٹا یا پیاسون نے العطش کہکر
گلہ پیاسونکا سیری زبانپہ آئیگا

وہ ذکر زینب و کلثوم کا بھی در پردہ
حضور حضرت خاتون جنت آئیگا

بیان کرکے شہیدونکا حال کرب و بلا
مذاق خلد کو بھی کربلا بنائیگا

غم حسنؑ ازلی غم حسین ابدی
ازل سے تابہ ابد ہمکو غم رولائیگا

غرض بیان غم اہلبیت آسان نیست
یہ غم وہ ہے کہ بمشکل بیان مین آئیگا

حکایتیست کہ آنرا شرح پایان نیست
یہ متن قصۂ غم کیونکہ شرح پائیگا

قلم شجر ہون سیاہی ہو آب بحر رواں
تو ایک نقطۂ غم بھی لکھا نہ جائیگا

لکھا حسین علیہ السلام کا جو سلام
صلہ سلام کا دار السلام پائیگا

مذاق تیری زبان اور بیان حال حسین
سکوت کر کہ مزا خامشی مین پائیگا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اے سلامی جی مین ہی غم شبر و شبیر کا
دل جگر کرتے ہین ماتم شبر و شبیر کا

چشم کے چشمو ںسے جاری ہوئین آنسو سبز و سرخ
ماجرا دکھلاؤن جسدم شبر و شبیر کا

ہی خدا غصہ مین اور ساری خدائی کو ہی غم
کون ہی جسکو نہین غم شبر و شبیر کا

پڑھتے تھے داؤد خوش الحان صد غمکی کتاب
نوحہ خوان تھا نوح و آدم شبر و شبیر کا

زہر نے کاٹا کلیجہ اور خنجر نے گلا
ہی یہ قاتل خنجر و سم شبر و شبیر کا

سب کتابونمین صحیفونمین بیان حق نے کیا
قصہ پر درد و پر غم شبر و شبیر کا

ہی حجر اسود کا اس غم مین لباس ماتمی
ہر شجر ہی نخل ماتم شبر و شبیر کا

اُنسے کعبہ کو شرف ہی وہ شریف کعبہ ہین
ہی حرم اور چاہ زمزم شبر و شبیر کا

جد پیمبر[ص] اَبْ ہی حیدر[ع] اور مادر فاطمہ[رض]
جعفر طیار ہے عم شبر و شبیر کا

ہی عجب اک عالم حسن حسن[رض] حسن حسین[رض]
کیون نہ عاشق ہووے عالم شبر و شبیر کا

تھی سراپا صورت و سیرت رسول اللہ کی
جسم تھا نور مجسم شبر و شبیر کا

ہین پیمبر روح حق اور روح روح الحق ہین یہہ
یون ہی روح اللہ ہمدم شبر و شبیر کا

کربلا مین سر برہنہ فاطمہ زہرا کے پاس
این پرسالے کے مریم شبر و شبیر کا

کفنیان پہنے سیاہ و سبز حوران جنان
کرتی ہین رو رو کے ماتم شبر و شبیر کا

وہ فرشتے ہین بہت نامی گرامی سرفراز
نام لیتے ہین جو پیہم شبر و شبیر کا

سرورِ عالم کا اس غم سے گریبان چاک ہی
غم ہی دامنگیر عالم شبر و شبیر کا

پیروی اونکی مقدم ہی مجھے ہر ہر قدم
ہو مراسر اور مقدم شبر و شبیر کا

نام ہین حسنینؑ کے اسمار جنکے ہین صفت
اسم ہی کیا اسم اعظم شبر و شبیر کا

اُنکی تقدیم مودت اہل حق پر فرض ہی
حق کیا حق نے مقدم شبر و شبیر کا

ہوتے ہین اونکی زبان سے جنتی اور دوزخی
حکم ہی جنت جہنم شبر و شبیر کا

جانتے ہین افضل از ذکر خفی ذکرِ جلی
ذاکر و شاغل غم و ہم شبر و شبیر کا

مرثیہ خوان ہین مغنی بزم مین باسوز و ساز
بھرتے ہین دم زیر اور بم شبر و شبیر کا

رہتے ہین اس غم مین ہم ہر روز و شب ہر سال و ماہ
ہر مہینہ ہی محرم شبر و شبیر کا

جون محمدؐ اور علیؑ اک جان دو قالب ہین وہ
واسطہ ایسا ہی باہم شبر و شبیر کا

سیر ہو کر جو کی روٹی بھی نہ کھاتے تھے کبھی
فقر و فاقہ کیا کہین ہم شبر و شبیر کا

زہر قاتل یہ پیئین اونکا کٹے سوکھا گلا
ہووے قاتل خنجر و سم شبر و شبیر کا

فاطمہؓ نے فدیہ امت کیا سبطین کو
زائد امت کا تھا غم کم شبر و شبیر کا

غم سے دل خالی نہین رہتا بھر آتا ہی جی
دمبدم ہم بھرتے ہین دم شبر و شبیر کا

کربلا مین آئے نامحرم حرم کو لوٹنے
غیر عابدؑ تھا نہ محرم شبر و شبیر کا

بندگی و کورنش آداب و تسلیم و سلام
مجرئی پر ہے مسلّم شبر و شبیر کا

تازہ ہو کیفیتِ جامِ شہادت سے مذاق
ذوق و شوق افزون ہو جم جم شبر و شبیر کا

پڑھ کے ولدار علیؑ انا الیہ راجعون
ختم کر افسانۂ غم شبرؑ و شبیرؑ کا

جہاں کچھ ذکر آئے احمدؐ و حیدرؑ کے جانی کا — سلامی وہ مکاں ہے سجدہ گہہ انسی و جانی کا

ملائک اسجگہہ جاروب کش تا رنگہہ سے ہوں — کریں چھڑکاؤ حوران بہشتی جانفشانی کا

درخت سدرہ سے اوڑکر بنے روح القدس بازو — ارادہ مرثیہ خوان کو ہو جسدم شعرخوانی کا

گناہان صغیرہ اور کبیرہ بخشوائے گا — الم صغرا کے بچپن کا غم اکبر کی جوانی کا

نقاہت کیا کہوں صغرا کی جب قاصد نے خط مانگا — نکلنا منہ سے تہا دشوار پیغام زبانی کا

سواد کربلا پر ہیں بلا گرداں مہ و خورشید — ہر اک اختر ہے قربان ان میں آسمانی کا

سلام

نبیؐ جی کے جانان سلام علیکم — علیؑ کے دل و جان سلام علیکم

جگر بند زہرا کے جانی حسن کے — ہے جان جانان سلام علیکم

دل زینب خستہ روحی فداک — ہیں سو جی سے قربان سلام علیکم

شہیدوں کے سید شہِ کربلائی — سعید شہیدان سلام علیکم

تو ہی نخل زہرا و حیدر کا پھل ہے — پیمبر کے ریحان سلام علیکم

نبی کے صحابہ سلامی ہیں تیرے — سبھی مثل سلمان سلام علیکم

امیرِ امیران جلیسِ مساکین — انیسِ فقیران سلام علیکم

تو ہی جان ہے عاشقان خدا کی — دلِ اہلِ عرفان سلام علیکم

حسینؑ و حسنؑ بادشاہِ دوعالم | شہ جن و انسان سلامٌ علیکم
خلف آپ ہین شاہ مردان علیؑ کے | شہ میر میدان سلامٌ علیکم
بصد عاجزی ہی تیرے در کا گدا ہی | ہر اک شاہ و سلطان سلامٌ علیکم
تو ہی قبلہ و کعبہ دو جہان ہی | مرے دین و ایمان سلامٌ علیکم
نہین تجھسا بندہ خدا ہین خدا کو | خدادان خداشان سلامٌ علیکم
محمدؐ کا معشوق عاشق خدا کا | کہان تجھسا انسان سلامٌ علیکم
ہوا ہی نہ ہوا ولین آخرین مین | نہ پیدا نہ پنہان سلامٌ علیکم
پڑھے ہے تجھپہ صلوۃ ہر مرد مومن | کہے ہر مسلمان سلامٌ علیکم
سلامٌ علے احمدؐ و آل احمدؐ | گروہ محبان سلامٌ علیکم
جو تھے یار و یاور شہ کربلا کے | تمامی شہیدان سلامٌ علیکم
تہے قاتلو پر ہو لعنت خدا کی | کہے تمسے یزدان سلامٌ علیکم
غم شہ مین شب انبیاؑ اولیاؒ ہین | ملک جن و انسان سلامٌ علیکم
ترے غم کا سامان میسّر ہو کیونکر | نہین حد و پایان سلامٌ علیکم
زمین آسمان اور جو کچھ ہی اونہین | ہی گریان و نالان سلامٌ علیکم
کئی دن کے بھوکے کئی دن کے پیاسے | شہادت کے خواہان سلامٌ علیکم
زبان خشک تھی اور سوکھا گلا تھا | تہِ تیغ برّان سلامٌ علیکم
ہزار آفرین آپ کے حوصلے پر | مین ہمت پہ قربان سلامٌ علیکم

کیا جان و مال اور عزیز اقربا کو ۔ رہِ حق مین قربان سلام علیکم
لٹایا جو گھر بار راہِ خدا مین ۔ کیا ہم پہ احسان سلام علیکم
ہوا باعثِ بخشش امتِ جد ۔ شفیعِ گناہان سلام علیکم
ترا نام ہر درد کی بس دوا ہے ۔ شفائے مریضان سلام علیکم
رہِ حق مین ناشاد قاسم ہوا قتل ۔ رہِ حق سے شادان سلام علیکم
ہوا قتل جب اکبر اللہ اکبر ۔ کیا شکرِ یزدان سلام علیکم
کمر ٹوٹی حضرت کی عباس کے بعد ۔ ہوا جسم لرزان سلام علیکم
جو مقتل کو زہرا نے بالون سے جھاڑا ۔ بحالِ پریشان سلام علیکم
یہ دیکھا تو پھر خاک پر لوٹین آ کر ۔ سبھی حور و پریان سلام علیکم
محمد علی انبیا اولیا سب ۔ ہوئے آ کے گریان سلام علیکم
حسن سبز پوش آئے جنت سے روتے ۔ معہ حور و غلمان سلام علیکم
بہ کرب و بلا شوق سے خاک و خون مین ۔ ہوئے آپ غلطان سلام علیکم
سرِ پاک نے پائی نیزہ پہ معراج ۔ سرِ سرفرازان سلام علیکم
پھرائین لعین اہلبیتِ نبی کو ۔ بشہر و بیابان سلام علیکم
ہوا حشر اُس دم جو مقتل مین عابد ۔ ہوئے فاتحہ خوان سلام علیکم
خدا کی طرف ہم بھی ہین جانے والے ۔ ترا غم لئے ہان سلام علیکم
ترا غم رہے ہر گھڑی اور ہر دم ۔ مرا ہمدمِ جان سلام علیکم

جواب اوسکا دو دمبدم کہہ رہا ہی
مذاق ثنا خوان سلام علیکم

دیگر

سلامی جانتے اس غمکو ہین غنیمت ہم
کہان یہ زیست کہان ہم کہان حسین کا غم

کہان یہ سوز کہان مرثیہ کہان یہ کتاب
کہان بیانِ الم اور کہان یہ دفترِ غم

کہان یہ بزمِ عزا اور امام باڑہ کہان
کہان ضریح کہان تعزیہ کہان یہ علم

کہان یہ نذر و نیاز اور کہان درود و دعا
کہان یہ فاتحہ خوانی بزمِ شاہِ امم

کہان یہ قسمتِ شیرینی و طعام و نیاز
کہان یہ پھر غربا پروری بہ ناز و نعم

نزولِ رحمتِ باری کہان و دمِ رقت
کہان یہ جوششِ دریاے جود و فضل و کرم

حسنؑ حسینؑ کے ماتم مین جیتے جی رو لے
کہ بعد مرگ کہان پھر یہ گریہ و ماتم

کہان یہ ذوق و مذاق سبیل نذر حسینؑ
جو ہووین کوثر و تسنیم و سلسبیل بہم

حسینؑ سر پہ نہ لیتا جہانکی زحمت
نہ رکھتا سرورِ عالم کے گر قدم پہ قدم

حسنؑ حسینؑ سا دنیا مین صابر و شاکر
نہین ہوا کوئی آدم سے لیکے تا اینَدم

خدا نے عزت و حرمت کی آل احمدؐ کی
ہی فرض بندون پہ خود احترام اہل حرم

نبی کی آل پہ کیا کیا نہ ظالمون نے کیا
جفا و جور و تعدی و جبر ظلم و ستم

ہوا ہی کعبہ سیہ پوش دیکھو اس غم مین
ہی ڈبڈبائی ہوئی آنکھ چشمۂ زمزم

نبی کا روضہ نہ بے وجہ ہی بظاہر سبز
عیان ہوا حسنؑ سبز فام کا یون غم

خدا رسول کے گھر سے ہوا یہ غم ظاہر
مذاق کیونکہ نہ گھر گھر ہو خلق مین ماتم

سلامی حور و ملائک ہین انس و جان گریان
حسن حسین کے ماتم مین ہی جہان گریان

غم اونکا ارض و سماوات مین سمایا ہی
رہے ہین اہل زمین اہل آسمان گریان

ہی سبز پوش زمین اور سیاہ پوش فلک
زمین ہی نالہ کشان چرخ خونفشان گریان

زمین کے چشمونسے جاری ہین اشک کے دریا
بہ شکل مردم آبی ہین مردمان گریان

سیاہ ابر کی چادر سے منہ کو ڈھانکے ہوئے
پھرے ہی موسم بارش مین آسمان گریان

ہین جن و انس و ملائک جو اونکے مرثیہ خوان
تو حورین پریان ہین غلمان ہین نوحہ خوان گریان

تمام خشک و تر و بحر و بر حجر و شجر
وحوش و طیر ہین مرغان و ماہیان گریان

خدا کی ساری خدائی غم حسین مین ہے
تمام خلق خدا ہی جہان تہان گریان

صدائین رونے کی کون و مکان سے آتی ہین
ہی کون کون جہان نہین کہان کہان گریان

سیاہ پوش ہی کعبہ بھی سنگ اسود بھی
حجر ہین بیت مقدس کے خونچکان گریان

یہ جوش آب ہو تا خاک کربلا پہونچے
جو اوسکی پیاس سے زمزم کا ہو کنوان گریان

ہی سلسبیل و جنان اک سبیل نذر حسین
کھڑے ہی ہوکے یہ داروغہ جنان گریان

جہانکے باغ مین ہر نخل نخل ماتم ہے
ہی نہر اشک روان باغ و باغبان گریان

بہا پھرے کف دریا کیطرح کاغذ چرخ
قلم جو مرثیہ لکھنے مین ہو روان گریان

جو گل ہین چاک گریبان تو بلبلین نالان
ہی اشکبار ہی شبنم سے گلستان گریان

دوات جوش مین آئی تنور نوح کی شکل — ہر ایک طفل ہے ہر پیر و ہر جوان گریان

نکلکے پیٹ سے مانکے جو روتے ہین بچے — وہ ہوتے ہین غم اصغر پہ ناگہان گریان

ہم آئے روتے ہوئے جائینگے بھی روتے ہوئے — رہینگے شاہ کے غم مین یہان وہان گریان

جو پانی پیتے ہین نکلے ہے نیکے وہ آنسو — حسین پیاسے یہ ہے چشم مردمان گریان

ہوئی شہادت مسلم بہ غربت و کربت — رکھے ہے موہنونکو ظلم کوفیان گریان

یہ ماجرا سنو مسلم کے دونون بیٹون کا — ہوئے جو ملکے وہ دو قالب ایک جان گریان

کنارے نہر کے سر کاٹے اونکے حارث نے — جدا ہوئے سر و تن اونکے خونچکان گریان

پڑوسی روتے تھے صغرا کی آہ و زاری پہ — مریضہ ہوئی تھی جب کرکے کچھ بیان گریان

یہ سوے کرب و بلا چل بسا وہ گھر سارا — رہی مدینہ مین بیمار نیم جان گریان

سرور شوق شہادت غم فراق حسین — دم وصال تھا حر دل مین شادمان گریان

ندی حسین نے رخصت جو رن کی قاسم کو — ہوا وہ شوق شہادت مین نوجوان گریان

دلاسا دیکے چلے پانی لینے کو عباس — ہوئین پیاس سے جب دم سکینہ جان گریان

جو مشک بھرکے چلے نہر سے تو برسے تیر — ہوا وہ خاک پہ مشکیزہ ابر سان گریان

چھٹے ہین کوئی شہیدونکے خونکے دہبے — عبث ہین تیر و تبر خنجر و سنان گریان

نبی رسول سب آدم سے تا بروح اللہ — رہے حسین پہ ہر دم بدل بجان گریان

نکیون ہون گریہ کنان جملہ انبیا و رسل — کہ ہے جناب رسالت کا خاندان گریان

ازل سے سارے زمانے کے اولیاء اللہ — ولاسے آل نبی مین ہین ہر زمان گریان

محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ غم مین
اُدھر تو روتے ہین مولا ادھر یہ ہم بندے

جہان مین کون نہ رویا حسینؑ پر لے چرخ
غم حسین مین روتا ہو نین بہ سوز و گداز

زبان و دل سے ہین جاری بیانیہ اشعار
وہ ہنستے کھیلتے جائینگے جو سے جنت پر

بہاتا آنکھو نسے دریا ہون سنکے نام حسینؑ
وہ شہ کے بھانجے بھائی بھتیجے یار انصار

کتاب و مرثیہ و سوز و نوحہ و ماتم
خدا کے واسطے ہین جائینگے خدا کیطرف

غم حسینؑ مین زینبؑ کے فاطمہؑ کے ساتھ
کہان تھی عابد غمگین مین طاقت رفتار

نہ غم سے خالی ہوے عمر بھر رہے سجاد
یہ قتلگاہ مین زینب نے ماجرا دیکھا

پڑے ہے عابد بیمار نوحہ مقتل مین
چڑہاے جاتے ہین نیزو نپہ سر شہیدو نکے

محاسن و رخ و گیسو غبار آگین ہین

غم حسین مین اہلبیت شاہ و مومنان گریان
غلام کیونکہ نہ روئین جو ہون میان گریان

زمین زمان ہین جہان و جہانیان گریان
دل و جگر مرا بریان ہے جسم و جان گریان

ہے اس بہانہ سے مجرائی دل زبان گریان
جو تشنگی پہ شہیدونکے ہین یہان گریان

حسین کہتا ہون ہوتا ہون بیکران گریان
سبھی شہید ہوے ہون بصد فغان گریان

رکھے ہی تعزیہ مہدی الم نشان گریان
خدا کے واسطے اس غم مین ہم ہین یہان گریان

جہان مین پریان جنان مین ہین حوریان گریان
قدم قدم پہ تھا بیمار ناتوان گریان

بآہ و زاری و با نالہ و فغان گریان
کہ نانا جان ہین بھائی ہین باپ مان گریان

ہین بہنین بیت شاہ کی اور بہوئین بیٹیان گریان
برہنہ سر ہین شہنشاہ مرسلان گریان

بحال زار ہین سردار سروران گریان

بوقت جوشش گریہ تبھی پونچھیں آنسو
جو شاہ پوچھیں کبھی مجھ سے کیوں ہے یاں گریان

ہین اشک چشم روان آب کوثر آب حیات
مذاق مرثیہ خوان ہے بذوق جان گریان

مجرائی کیا بیان ہو مصیبت حسینؑ کی
وہ بیکسی و کربت و غربت حسینؑ کی

وہ دشت کربلا وہ مدینہ کا مہ لقا
وہ خاک و خون وہ چاند سی صورت حسینؑ کی

وہ کرب وہ بلا وہ محمدؐ کا لاڈلا
وہ بھوک اور وہ پیاس کی شدت حسینؑ کی

وہ لشکر عوام وہ خاصان اہلبیت
بلوائے عام اور وہ عترت حسینؑ کی

بندی مین ہون خدا کے لئے عترت رسول
اللہ ری بندگی و عبادت حسینؑ کی

گھر بار بیٹے بھائی بھتیجے عزیز و دوست
راہ خدا مین دیدئے ہمت حسینؑ کی

اونٹون پہ رانڈین ہاتھ مین بیمار کی مہار
زین العبا نے کھینچی مصیبت حسینؑ کی

قدرت خدا کی امت عاصی پہ ہو فدا
سب جان و مال عزت و حرمت حسینؑ کی

ملجائے خاک ماریہ مین ایک آن مین
شان خدا وہ شان وہ شوکت حسینؑ کی

قدرت خدا کی امت عاصی پہ ہو فدا
سب جان و مال عزت و حرمت حسینؑ کی

پامال لاش راکب دوش نبی کی ہو
سر نیزے پہ چڑھے یہ ہو عزت حسینؑ کی

مقتل مین پائمال ہو زہرا کا نور عین
گل سا بدن وہ پھول سی رنگت حسینؑ کی

بالون سے جھاڑا فاطمہ نے دشت کربلا
جس دم ہوئی ہے ہائے شہادت حسینؑ کی

سر کٹتے دم بھی بخشش امت کی کی دعا
وہ ظلم امت اور یہ شفقت حسینؑ کی

محسن ہین امت نبوی کے حسن حسینؑ
ممنون ہے نبی کی سب امت حسینؑ کی

کی ہے خدا نے دوستی اہلبیت فرض
واجب ہے مومنون پہ مودت حسینؑ کی

حبِ حسینؑ حُبِ خدا ورسول ہے
بغض خدا رسول عداوت حسینؑ کی

ہے وہ خدا رسول کا ممدوح لاکلام
کس مُنہ سے کس زبان سے ہو مدحت حسینؑ کی

مشہور اوسکا قصۂ غم ہے جہان مین
القصہ ہے زمانہ مین شہرت حسینؑ کی

ہے مستی الست مذاقِ غمِ حسینؑ
ذوق بلا مین ہمکو ہے لذت حسینؑ کی

غم نور عین مصطفیٰ کا رہے مدام
ہووے مذاق ہم پہ عنایت حسینؑ کی

مجرئی جب تشنگی شبیر کی یاد آئے ہے
دیکھکر پانی بدن مین آگ سی لگ جائے ہے

کہتے تھے غازی دلاور یہ شب عاشورہ کو
دل ٹرہا جاتا ہے جیون جیون رات گھٹتی جائے ہے

شہ یہ فرماتے تھے رحمت رحمت اللہ ہے
جو ستمگر ہین اونہین پر حق کرم فرمائے ہے

ظلم ذوالجوشن ہے خنجر کی زبان پر آجتک
طعن تیر سے کرتے ہین تیر و کمان چلائے ہے

رنگ اوڑا اصغر کا دلپر چھا گئی غمکی گھٹا
روز عاشورہ جو دیکھا چرخ خون برسائے ہے

خلق کہتی ہے سوا نیزہ پہ آیا آفتاب
حشر ہے شبیر کا سر نیزہ پہ دکھلائے ہے

سر بسر پامال ہین لاشین شہیدونکی پڑی
نے کوئی کفنائے انکو نے کوئی دفنائے ہے

یہ مصائب اور محبوبانِ محبوبِ خدا
اپنے معشوقون سے خالق عاشقی برتائے ہے

خدا کا نور نبی یہہ نبی کے نور العین
نبی کے ذکر مین ذکر حسن ہے ذکر حسین

حسن حسینؑ محمدؐ کے قرۃ العین
ہے دھوم دھام مین مولود کی بھی شیون و شین

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

ظہور نور الہی ہوے یہ پانچون تن
یہی ہین اول و آخر یہی ہین سر و علن

محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ
انہین کی شادی کی باتین انہین کے غم کے سخن

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

جہان مین راحت جان سے بہم ہین رنج و الم
ہے شادیانو مین آواز شدت ماتم

ہوئی ہے محفل شادی بھی مجلس غم
الہی کیا کرین شادی غمی ہوی باہم

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

یہ وہ خوشی ہے جو کی ہے نبی کے یارون نے
کیا یہ شادی و غم سب وفا شعارون نے

یہ غم وہ ہے کہ کیا اونکے غمگسارون نے
کہا ہے جسے ہی سارے دیندارون نے

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

کبھی مقام الست اور کبھی بلا مین ہین
ازل سے لیکے ابد تک ہم ابتلا مین ہین

کبھی ہین رحمت حق مین کبھی بلا مین ہین
کبھی مدینہ مین ہین گاہ کربلا مین ہین

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطینؑ

تڑپنا لوٹنا دن رات اور غشی ہونا
نہ جینا مرنا ہے ہمکو نہ جاگنا سونا
جو پائین جی کی خوشی تو ہے جان کا کھونا
ہنسی کے ساتھ ہی آجاے ہے ہمین رونا

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطینؑ

یہہ جنکا ذکر ولادت ہے انکا حال ہے کیا
غم حسین و حسن مین کہو برا سے خدا
ہوا ہے دوستو مولود و مرثیہ اک جا
کہ ذکر خیر ہے یہان ساتھ باپ بیٹونکا

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

نہ عیش کی مجھے عشرت نہ ہے الم کا غم
نہ اپنی ہستی کی شادی نہ ہے عدم کا غم
اونہین کے جی کی خوشی ہے اونہین کے دم کا غم
نہ اپنی شادی کی شادی نہ اپنے غم کا غم

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطینؑ

میان خوف و رجا ہے مقام ایمان کا
رہے ہے بندہ مومن میان خوف و رجا
رجا شفاعت احمد کی ہے تو خوف خدا
کبھی ہے صل علی لب پہ گاہ واویلا

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

بہار میں ہے دل لالہ زار داغستان
ہے باغ باغ چمن شور نالہ مرغان

لگی ہے پہلو سے گلشن میں خار نزار خزان
جو گل ہیں باغ میں خندان تو بلبلیں نالان

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

کرون جو ذکر بقا باللہ اور فنا فی اللہ
کلام روح فزا ہووے قصہ جانکاہ

خوشی کے ذکر سے ہو غم کا تذکرہ واللہ
جو دل سے واہ نکالون تو منہ سے نکلے آہ

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

نہ مطمئن ہون نہ مضطر یہ حال طاری ہے
کہ عین صبر و سکوت میں اضطراری ہے

قرار جان و جگر دل کی بیقراری ہے
زبان پہ شکر ہے آنکھون سے اشک جاری ہے

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

ہمیشہ دین میں دنیا میں اور قیامت میں
غمی میں شادی میں دکھ سکھ میں رنج و راحت میں

حیات و موت میں اور قبر و حشر و جنت میں
یہ دونون ساتھ ہیں جی کی ہر ایک حالت میں

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ

ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطین

خوشی بھی خوب ہی مومن کو غم بھی ہی اچھا — وہ جنتی ہے جو کوئی ہنسے گا روئے گا
کہ ایسا شادی و غم بھی نہ ہی نہ ہو نہ ہوا — یہ دونون شادی و غم مین جہانین خدا کے سوا

خوشی رسول خدا کی ہی اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

خوشی رسول کے مولد کی خنک ترین ہی — حسن حسین کا غم سارے بحر و بر مین ہی
ہنسی ہی منہ پہ تو اشک اپنی چشم تر مین ہی — سرور سینہ مین ہی غم دل و جگر مین ہی

خوشی رسول خدا کی ہی اور غم حسنین
ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطین

کہا خدا نے کہ تم کم ہنسو بہت روؤ — خوشی ہی ایک خدا کے لئے تو غم ہین دو
جو بندے ہو تو کم و بیش بندگی مین ہو — خدا کے واسطے مولود مرثیے کو پڑھو

خوشی رسول خدا کی ہی اور غم حسنین
ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطین

ہوگا شکر ادا کیجئے تو کیا کیجے — قضا قدر کا گلا کیجئے تو کیا کیجے
جو کچھ خدا کی رضا کیجئے تو کیا کیجے — مذاق بہر خدا کیجئے تو کیا کیجے

خوشی رسول خدا کی ہی اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

خمسہ بہ مضمون شہادت بر غزل قدسی

کربلا مین جو ہوا وقت شہادت طلبی بہر شاہ شہدا روتے ہوے آے نبی
مونہہ سے زخمونکے کہا شہ نے بدم جان بلبی مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مین فدا غیر نہین مین ہوا ہی عین کرم تو ہی تو اب نظر آتا ہے بچشم پرنم
شکل آئینہ بنا خنجر قاتل سے دم من بیدل بہ جمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

تیرے سے ہی نام رہا معرکہ کرب و بلا کام کرتی رہی یہان تیری ہی تسلیم و رضا
کام تھا یہ نہ کسی جن و ملک انسانکا نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

یا نبی کیجے کوئی پیاسونکی تسکین کی بات لب ہین کوثر ترے ہر بات ہی جنت کی نبات
چشمہ خضر ہے تو کرب و بلا ہی ظلمات ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات
لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

کٹ گئی پھولی پھلی کیسی بہار اسلام خاک و خون مین ملے اس دشت مین کیا کیا گلفام
ہم سے بن کرب و بلا کا ہوا گلزار تمام نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

تمنے کی گلشن افلاک کی جا کر گلگشت خاک و خون مین ملے پھرتے رہے ہم دشت بدشت

سر مرا نیزہ چڑھا روز شہادت پئے گشت　　شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

بولے شبیر سے پیاسے لب دریای فرات　　دست عباس کٹے پانی نہ پایا ہیہات

خشک ہی کام زبان منہ سے نکلتی نہیں بات　　ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آبحیات

لطف فرما کہ ز حد مے گذرد تشنہ لبی

سب صحیفوں میں شہادت کا مری تھا مذکور　　شاہد حال تھی توریت اور انجیل زبور

جب یہ قصہ ہوا کہنا عربی میں منظور　　ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

یا وہ عزت کہ چڑھے دوش مبارک پہ ہم　　یا یہ ذلت کہ پڑے لاشہ پہ گھوڑوں کے قدم

خواری اس مرتبہ کو پہونچی کہ جسد اکرم　　نسبت خود بہ سگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگ کوے تو شد بے ادبی

شمر نے دیکھ کے عابد کو جو کھینچا خنجر　　حال تب زینب مضطر کا ہوا نوع دگر

دیکھکر سوے مدینہ یہ پکاری رو کر　　چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

کربلا سے چلے سجاد جو قیدی بنکر　　ساتھ سب اہل حرم بات یہ ہر دم منہ پہ

زحمت قید و نظر بندی مارا بنگر　　چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

گئے تا شادو مدینہ مین مذاقِ آلِ نبی ۔۔۔ غمزدہ روضۂ اقدس پہ با حوالِ ردی
ہوگئی عابدِ بیمار کو یہ کہکے غشی ۔۔۔ سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدم سوے تو قدسی پئے درمان طلبی

مناقب حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز

حبیبِ مصطفےٰ و مرتضےٰ محبوب سبحانی ۔۔۔ دل سبطین و جانِ فاطمہ محبوب سبحانی
روان پنجتن ہی تو نہ کیونکر ہو ترے تن پہ ۔۔۔ مزیب خرقۂ آل عبا محبوب سبحانی
نہ کیونکر پیار آئے تجھپہ تو پیارونکا پیارا ہی ۔۔۔ توہی محبوب ہی محبوب کا محبوب سبحانی
جدا مجد ہوا واللہ سر الانبیا تیرا ۔۔۔ سراپا توہی سر الاولیا محبوب سبحانی
علیِ عالیِ اعلےٰ سا ہووے جسکے سر حلقہ ۔۔۔ نکیون عالی ہو تیرا سلسلہ محبوب سبحانی
توہی ہی غوثِ اعظم قطبِ عالم خواجۂ عالم ۔۔۔ ہین قایم تجھسے سب ارض و سما محبوب سبحانی
توہی ہی سرورِ سلطان توہی مخدوم و مولانا ۔۔۔ تجھی سے شاہی ہر دوسرا محبوب سبحانی
فقیر و خواجہ و درویش امیر و شاہ مسکینان ۔۔۔ ولی و والی ملکِ خدا محبوب سبحانی
شہنشاہ غریبان شیخ شیخان پیر پیران ہی ۔۔۔ امیر و سید و شاہ و گدا محبوب سبحانی
ہر اک طفل و جوان و پیر کا تو پیر برحق ہی ۔۔۔ لقب یون پیر پیران ہی ترا محبوب سبحانی
توہی ہی ہادیِ منزل توہی ہی مرشدِ کامل ۔۔۔ توہی ہی گمرہون کا رہنما محبوب سبحانی
امام و پیشوا ہے مذہبِ سنت جماعت کا ۔۔۔ نمازی مقتدی ہین مقتدا محبوب سبحانی

چلا چل پیچھے پیچھے شاہ کے راہِ محبت مین
نگر کچھ پیش و پس ہے پیشوا محبوب سبحانی

نہین اب ناخدا درکار اللہ پار ہے بیڑا اپنا
ہمارا ہو گیا یار آشنا محبوب سبحانی

خدائی ہین خدا کی بادشاہی ہین محمدؐ کی
نہین سمجھا کہین دیکھا سنا محبوب سبحانی

خدا کے فضل سے سب کچھ ہو تم کچھ بھی نہین ہین پر
رکھون ہون تمسے سب کچھ آسرا محبوب سبحانی

رکھین جس طرح چاہین آپ اپنا کر کے اپنے کو
ہین میرے آپ مین ہون آپکا محبوب سبحانی

حقیقت حال دل کی میرے ہر دم جانتے تم ہو
کہون احوال جی کا تمسے یا محبوب سبحانی

دل مردہ کو زندہ کیجیے محبوبی کی قدرت سے
محی الدین عبدالقادرا محبوب سبحانی

کرو اب دستگیری ہر قدم پر لغزش پا ہے
مرا پکڑ ہاتھ لے لینا ذرا محبوب سبحانی

مذاق رند مشرب ہون ترے ساقی محفل کا
تو ہی پیر مغان ہے اپنا یا محبوب سبحانی

نبی جی کا ہی تم پیار یا محبوب سبحانی
علی کے ہو دل و دلدار یا محبوب سبحانی

چراغِ دودمان اہلبیت مصطفیٰ ہو تم
منور تم سے ہے گھر بار یا محبوب سبحانی

سرور قلب زہرا نور عینین ابوالحسنین
تمہین ہو قرۃ الابصار یا محبوب سبحانی

گل باغِ علیؓ ہو ثمرۂ نخلِ حسینیؓ ہو
حسن کے تم ہو برخوردار یا محبوب سبحانی

سپہر شبر و شبیر کے تم ماہ کامل ہو
تمہین ہو مہر پر انوار یا محبوب سبحانی

دل سبطین اولادِ حسنؓ آلِ حسینیؓ ہو
تمہین ہو دو کے اک دلدار یا محبوب سبحانی

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ ہر دم مدد پر ہین
ترے یاور ہین چارون یار یا محبوب سبحانی

زمرد ہو حسن کے لعل ہو کانِ حسینی کے
علیؓ کے ہو دُرِ شہوار یا محبوب سبحانی

بہارِ عابد و باقر ہو رنگ گلشن جعفر
جہان تمسے ہوا گلزار یا محبوب سبحانی

رضامندی ہے کاظم کی تمہارے نیک کاموں سے
ہوئے ہو تم رضا کردار یا محبوب سبحانی

تقی تقوی سے خوش ہیں اور نقی تیری نقاوت سے
کہ تو ہے پاک و نیکوکار یا محبوب سبحانی

امامِ عسکری کا میر لشکر ہے توہی شاہا
ہوا ہے تو سپہ سالار یا محبوب سبحانی

ظہورِ مہدی شاہ ہدی تک توہی ہادی ہے
ہدایت کا ہے تو مختار یا محبوب سبحانی

تمہاری ذات اقدس میں ہوئے ہیں جمع سب اکجا
چہار و پنج و ہشت و چار یا محبوب سبحانی

ابو صالح ہیں والد والدہ ہیں فاطمہ ثانی
تمہیں صالح تمہیں ابرار یا محبوب سبحانی

جنابِ زینب و بی بی نصیبہ آپ کی بہنیں
ہیں کلثوم اور زینب دار یا محبوب سبحانی

فقیر و سید و سلطان ہے تو مخدوم و مولانا
ولی مسکین غریب و یار یا محبوب سبحانی

توہی ہے خواجہ و درویش و مرشد پیار سے حق نے
پکارا تجھکو گیارہ بار یا محبوب سبحانی

خدا کے مصطفے کے مرتضے کے کارخانہ کا
توہی ہے مالک و مختار یا محبوب سبحانی

حسین و عابد و باقر کے جعفر اور کاظم کے
رضا کے ہو امانت دار یا محبوب سبحانی

تمہیں معروف ہو شاہا تمہیں ہو بس سری سقطی
جنید و شبلی و دیندار یا محبوب سبحانی

تمہیں ہو عبد واحد بوالفرح اور بوالحسن ہو تم
تمہیں ہو بو سعید اثار یا محبوب سبحانی

تمہیں ہو بو محمد سید رزاق کے والد
خلف ہیں صالح و ابرار یا محبوب سبحانی

ابو صالح ابو نصر و علی موسے حسن احمد
ترے ہیں محرم اسرار یا محبوب سبحانی

بہاء الدین براہیم و محمد اور ضیاء الدین
ترے پیر وہین یہ سردار یا محبوب سبحانی

توہی مخدوم ہی توہی محمد اور احمد ہی
ترے خادم ہین سب دیندار یا محبوب سبحانی

توہی فضلِ الٰہی ہی توہی ہی حبِ رضا البرکات
تری مانگین ہین خیر اخیار یا محبوب سبحانی

تمہین ہو سیدِ آلِ محمد سیدِ حمزہ
تم آلِ احمدِ مختار یا محبوب سبحانی

تمہارا فضل غوثِ پاک ہی بس کارساز اپنا
کرم ہے آپ کا درکار یا محبوب سبحانی

علیؓ دلدار تیرا اور دلدار علی ہے تو
علی جی کا ہے تو دلدار یا محبوب سبحانی

ہمیشہ رحمتِ حق تجھپہ تیرے دوستو نپر ہو
رہے تجھپر خدا کا پیار یا محبوب سبحانی

متاعِ حسن سے روزِ جزا تک روزافزون ہو
تمہاری گرمیِ بازار یا محبوب سبحانی

سراپا مظہرِ شان جلالی اور جمالی ہو
تم آئینہ ہو اور تلوار یا محبوب سبحانی

بھرے ہین سر مین یکسر ناسوتی و لاہوتی
سر اقدس ہی پر اسرار یا محبوب سبحانی

ہر اک تارِ نگاہ عرشی و فرشی ہی سر بستہ
دیا ہین گیسوؤنکے تار یا محبوب سبحانی

دوچندان چاند سورج سے تری طلعت ہی نورانی
جبین ہی مطلع الانوار یا محبوب سبحانی

لکھون شان نزول قاب قوسین اور سیوف اللہ
نہین ہین ابروے خمدار یا محبوب سبحانی

نشانی مارمیتَ کی ہی ہر تیر مژہ تیرا
نشانہ کر دلِ کفار یا محبوب سبحانی

سوا اللہ کے آنکھون نے تری کچھ نہین دیکھا
رہا پیشِ نظر دیدار یا محبوب سبحانی

تماشا شش جہات و جہان کا پل مین دکھلا دو
کرو تم جس سے آنکھین چار یا محبوب سبحانی

تمہارے کان دونون سنتے ہین باتین خدائی کی
سنو بندہ کی بھی اکبار یا محبوب سبحانی

سماعت اور بصارت حضرت سبحانکی تھی لاریب
تمہاری سمع اور ابصار یا محبوب سبحانی

خدا بین کی نظر بین ہے ترا انور خدا بینی
مرآت حق نما رخسار یا محبوب سبحانی

مسیحا کیون کہون لب ہین ترے لخت دل احمد
ہے روح اللہ ترا اجیار یا محبوب سبحانی

ترے صبح دہن مین دُرِّ دریاے نبوت ہین
ہنین دندان دُرِّ شہوار یا محبوب سبحانی

خط پر نور وجہ اللہ کی آیت کی ہے تفسیر
رقم ہین معنی دیدار یا محبوب سبحانی

ترا سیب ذقن ہے ثمرہ بستان محبوبی
جنان ہے اس سے خوشبودار یا محبوب سبحانی

صراحی ہے مے وحدت کی گویا گردن ساقی
موحد جھکتے ہین سرشار یا محبوب سبحانی

خدا کی شان دست و ساعد و بازو و شانہ تھے
بشان حیدر کرار یا محبوب سبحانی

اگر ہین انگلیان خیبر کشا کی سی تو ہر ناخن
ہوا عقدہ کشاے کار یا محبوب سبحانی

نشان پاے پاک مصطفی ہے دوش اقدس پر
کہ ہین صاحب قدم سرکار یا محبوب سبحانی

کھلے سورہ الم نشرح کے معنی صفا سینہ سے
دل روشن ہے ترا اسرار یا محبوب سبحانی

برابر ہے برنگ شمع روشن پشت و رو تیرا
شکم ہے مخزن انوار یا محبوب سبحانی

تمہاری ناف ہے قلب سپہر مہر و محبوبی
کہون کیا نافۂ تاتار یا محبوب سبحانی

کمر تیری جو ہو پیش نظر پکا نکلجائے
کمر سے میری لاکھون بار یا محبوب سبحانی

مجسم نور عصمت ناف سے تا ناخن پا ہے
حیا ہے تیری پردہ دار یا محبوب سبحانی

قد رعنا ترا سرو روان احمد مرسل
روان سید ابرار یا محبوب سبحانی

ترے زیر قدم گردن تمامی اولیا کی ہے
توہی ہے سرور و سردار یا محبوب سبحانی

ترے قامت پہ محبوبی کا خلعت خوب ٹھیک آیا — محبت کی بندھی دستار یا محبوب سبحانی

حقیقت معرفت تیری شریعت اور طریقت ہے — تری گفتار اور رفتار یا محبوب سبحانی

ملاذ اللہ ملکی تحت حکمی کا ہے تو حاکم — جہان محکوم و تابعدار یا محبوب سبحانی

شہ کون و مکان ہو تم تمہارے زیر فرمان ہین — زمانے کے دیار امصار یا محبوب سبحانی

خواص و عام حاضر ہین تری دار الحکومت مین — ترا کیا عام ہے دربار یا محبوب سبحانی

سر و کار آپ کی سرکار سے شاہ و گدا کو ہے — تمہاری ہے بڑی سرکار یا محبوب سبحانی

ترے پیرو ہین جملہ رہروان منزل وحدت — توہی ہے قافلہ سالار یا محبوب سبحانی

مہ برج طریقت قطب افلاک حقیقت ہو — تمہین ہو ثابت و سیّار یا محبوب سبحانی

ترے قد کا اگر سایہ بھی دیکھین سدرہ و طوبے — لئے سجدہ جھکین سو بار یا محبوب سبحانی

مجھونکو قد بالا ترا شاخ گل تر سے — عدو کو تیغ ہے خونخوار یا محبوب سبحانی

اگر تو ایک باغ خشک کیجانب سے ہو نکلے — ہرے ہو جائین سب اشجار یا محبوب سبحانی

نسیم روضۂ اقدس کے کشتے عطر کب سونگھین — دم عیسیٰ ہو گر عطار یا محبوب سبحانی

شفا ہووے اشارات نظر مین ہم مریضونکو — دکھا دو نرگس بیمار یا محبوب سبحانی

اگر تم اک نظر دیکھو تو خاک اکسیر بنجائے — کرو نلے زر کو تم زردار یا محبوب سبحانی

تری ٹھوکر سے ہووین سنگریزے راہ کے پارس — دریا لعل و دُرِ شہوار یا محبوب سبحانی

پہاڑون پر جو تیری مہر کا ذرہ چمک جاوے — برنگ رنگ اڑین کہسار یا محبوب سبحانی

تمہارا نام لیکر جس مکان مین کوئی جا بیٹھے — پکار اٹھین در و دیوار یا محبوب سبحانی

خدا کے تم ہو پیارے اور خدائی تم پہ پیاری ہے
ہمیں آتے ہیں کیا کیا پیار یا محبوب سبحانی

علی مشکل کشا کی طرح تو حلال مشکل ہے
تجھے آسان ہے ہر دشوار یا محبوب سبحانی

تو ہی ہے قدرت حق تو ہی قادر اور توانا ہے
تو ہی یاور ہے تو ہی یار یا محبوب سبحانی

نکالا آپ نے بارہ برس کی ڈوبی کشتی کو
لگا دو میرا بیڑا پار یا محبوب سبحانی

خدا کے حکم سے احوال باطن تم پہ ظاہر ہے
کروں کیا حال دل اظہار یا محبوب سبحانی

فحکمی نافذٌ فی کل حالٍ قال ہے تیرا
بدل دے میرا حال زار یا محبوب سبحانی

نہیں ہے جسے بیچارو نکا کچھ تیرے سوا چارہ
تو ہی ہے چارۂ لاچار یا محبوب سبحانی

خدا کے واسطے اب دردمندونکی دوا کیجے
مسیحا تم ہو ہم بیمار یا محبوب سبحانی

بگڑتا ہی مرا جی آبنی ہے جان پر میری
ہزاروں دل میں ہیں آزار یا محبوب سبحانی

کہیں ہم راز دل کس سے کوئی ہمدم نہیں اپنا
تو ہی ہے مونس و غمخوار یا محبوب سبحانی

خبر لے آ کے بندہ کی مرے آقا مرے مولا
مرے سید مرے سردار یا محبوب سبحانی

خدا کے فضل سے تو ناظر حال غریباں ہے
کرم کر دیکھ ادہر اک بار یا محبوب سبحانی

دکھا دے اپنی صورت یا مجھی کو دیکھ لے آ کے
ترا ہوں طالب دیدار یا محبوب سبحانی

کوئی ستر خدا تعلیم کیجے اپنے بندہ کو
کہ تم ہو عالم اسرار یا محبوب سبحانی

مریدی لاتخف واش فانی تم نے فرمایا
نہیں کچھ خوف اب زنہار یا محبوب سبحانی

عزوم قاتل عند القتال کی چلی سیفی
مخالف قتل ہوں دو چار یا محبوب سبحانی

خوش و خرم رہیں سب یار میرے دین و دنیا میں
غم و ہم میں رہیں اغیار یا محبوب سبحانی

صف مردان مین ہر مید نہین میری آبرو رکھنا ۔ بروے حیدر کرار یا محبوب سبحانی

شہا تو صاحب عزت ہی مین مداح ہون تیرا ۔ نہ رکھ مجکو ذلیل و خوار یا محبوب سبحانی

نہایت مضطر و ششدر ہون حیران اور سرگردان ۔ غریب و عاجز و لاچار یا محبوب سبحانی

برا ہون یا بھلا ہون کچھ ہون تیرا نام لیوا ہون ۔ مین بد ہون یا ہون نیکوکار یا محبوب سبحانی

مریدی ہم و اشطح و غنی کی بشارت دے ۔ مریدونکے ہو تم غمخوار یا محبوب سبحانی

و افعل ما تشاء، فالاسم عالٍ ورد ہی اپنا ۔ خدا غفار ہے ستار یا محبوب سبحانی

قبول حضرت غفار ہو عذر گناہ اپنا ۔ کرون جب توبہ استغفار یا محبوب سبحانی

توقع ہی تجھی سے مغفرت کی اور رحمت کی ۔ کہ تو ہی رحمت غفار یا محبوب سبحانی

بخوبی تمکو آگاہی مرے ہر نیک و بد سے ہی ۔ نہایت ہون مین بدکردار یا محبوب سبحانی

تمہین کو لاج ہی ہم روسیاہونکی شہ جیلان ۔ کہ ہم ظلمت ہین تم انوار یا محبوب سبحانی

ابوصالح سے لیکر بوالبشر تک تمکو پایا ہی ۔ سخی ابن سخی سردار یا محبوب سبحانی

مجھے للہ دو کچھ شیخ عبد القادر جیلان ۔ کہ مین ہون سائل لاچار یا محبوب سبحانی

بر آئے سبکے مطلب باری باری فضل باری سے ۔ اب آئی ہی ہماری بار یا محبوب سبحانی

تمہین کو سونپتا ہون کار دینی اور دنیاوی ۔ کہ تم ہو کن کے واقفکار یا محبوب سبحانی

صلہ مین منقبت کے دولت فقر و غنا دیجے ۔ غنی کر دیجیے اکبار یا محبوب سبحانی

دعا کرتا ہون حق سے ہو قبول حق مرے حق مین ۔ بحق سید ابرار یا محبوب سبحانی

فسہل یا الٰہی کل صعب ہی دعا اپنی ۔ تم آمین کہدو بس اکبار یا محبوب سبحانی

بحقِ اوّل و آخر بحق ظاہر و باطن
حقیقت کے کہلین اسرار یا محبوب سبحانی

الہی خیر گردانی بحق شاہ جیلانی
کہے ہین حق سے سب اخیار یا محبوب سبحانی

رہے آنکھون سے جاری سلسلہ مہر و محبت کا
نہ ٹوٹے آنسوؤن کا تار یا محبوب سبحانی

مژہ یادِ دُرِ دندان مین اشکون سے دُر افشان ہو
رہے تر چشم گوہر بار یا محبوب سبحانی

بھلا دو یاد غفلت یاد مین اپنی رکھو ہر دم
کبھی غافل کبھی ہشیار یا محبوب سبحانی

سقانی الحب کاسات الوصال کی صدا سنکر
مذاق رند ہے سرشار یا محبوب سبحانی

اول ہے محبوب خدا پھر محبوب سبحانی ہے
بعد از ماہ ربیع الاوّل ماہ ربیع الثانی ہے

ابرو خوبان بنکے اشارہ کرتے ہین ہمکو یہ دونون ہلال
پہلے ہے وہ ماہ مدینہ پیچھے مہ جیلانی ہے

آیا مہینہ میرانجی کا جاکر چاند وفا تون کا
چاند رسول کا چھپنے ہی چمکا نجمِ دینِ ایمانی ہے

مہرِ عرب ہے کسے مہ سیما کو کیون کہون یوسف ماہ لقا
ہے مہ جیلان ماہ مدینہ کب ماہِ کنعانی ہے

جانتے ہین پہچانتے ہین کیون گھر ہمسے چھپاتے ہو
چھپ نہ سکے گی صورت آپکی جانی اور پہچانی ہے

جسم ہے تیرا جسم نبیؐ اور جان ہے تیری جان علیؓ
جانی تجھے پہچان لیا ہے تو جانی کا جانی ہے

اوّل نام علیؓ ہے تیرا اور ثانی عبدالقادر
عین ہے دونون نام کے اوّل عینیت پہچانی ہے

شبّر اور شبیر ہین اکمل ایک جان تیرے قالب مین
بی بی فاطمہؓ کا دلبر ہے قلب شہ مردانی ہے

تجھکو ملا ہے ہو بہو احسن حسنؓ حسن اور حسن حسینؓ
تو حسنی ہے اور حسینی حسن ترا لاثانی ہے

دار الامان ہے گھر تیرا تو اہلبیت نبوت ہے
شان خدا جبریل امین کو مسکی ترے دربانی ہے

قدرت گئے دیوان کا خدا کے تو ہی حاکم اعلےٰ ہے
مثل علی کے رکھا ہے جسنے اپنے نبی کی قدم پہ قدم
ہین پیر ڈنکے پیر ہی کہتے ہین بڑے پیر اونکے تئین
عہد خلافت امامت دیکھا منتظری ہے مہدیؑ کی
یا شیخ عبدالقادرؓ جیلانی شیئاً للہ پڑھ
ذکر خدا سے پیارا ہے کچھ ذکر ترا سبحان اللہ
تو ہی جواد او مجھ پہ تیرا بحر جود و بخشش ہے
بیڑا میرا پار لگا دو ناؤ مری منجدھار مین ہے
خیر سے شامل ہون شاہا مین دنیا عقبیٰ مولا کا
رد سوال کی رسم نہین ہے تیرے جد و آبا سے
تیرے گھر کی سخاوت عالم سارا جانے مانے ہے
مین ہون فقیر گدا محتاج اک بھاٹ تمہارے گھرانے کا
فضل الٰہی بہتیرا ہے جو کچھ دو سو تھوڑا ہے
فضل غوث ہے فضل الٰہی فضل الٰہی فضل غوث
فضل و کرم دلدار علیؑ پر اوس دلدار علیؓ کا ہو
سید و سلطان ہے فقیر و خواجہ مخدوم امیر غریب
ہنتے ہین اک جیلان کے چمن کا بلبل بے پر و بال نہین ہو

حکم مین تیرے قضا و قدر کا محکمہ دیوانی ہے
وہ پیر و پیغمبر کا عبدالقادرؓ جیلانی ہے
سب پیرو نمین پیر بڑا غوث الاعظم صمدانی ہے
بہر ہدایت اب تیری ہی شاہی او سلطانی ہے
سیدنا اور مولانا عبدالقادرؓ جیلانی ہے
ہے سبحان محب تیرا تو محبوب سبحانی ہے
آگے ترے دریا سے کرم بھی شرم سے پانی پانی ہے
موج پہ ہے دریاے گنہ او عصیانکی طغیانی ہے
دیدے میرے داتا مولا تو تو سخی لاثانی ہے
نبیؐ علیؓ کے عہد سے جاری رسم و رہ احسانی ہے
کچھ یہ بات نہ میری ہے گھر جانی ہے من مانی ہے
داد و دہش تونکی تمہاری اسلیئے مینے بکھانی ہے
فضل خدا سے فضل تمہارا اک فضل یزدانی ہے
جیلانی ہے فضل خدا کا فضل خدا جیلانی ہے
جو کہ علی جی کا دلبر ہے اور نبی کا جانی ہے
مسکین مرشد مولانا درویش علی شاہانی ہے
باد صبا اوس گل سے میرا یہ پیغام زبانی ہے

نبی علی کے دل کی باتین سن لیتے اور کی زبان سے لا
کھلی کھلا منبر پر کہتا وہ اسرار نہانی ہے

بندہ نوازی کیجے شہا بغداد و بدایون دور نہین
شاہ زمین و زمان سے آگے کیا یہ بعد مکانی ہے

اللہ آمین اللہ آمین اللہ آمین کہیے مذاق
تیری غزل اور شعر و سخن سب مقبول یزدانی ہے

صلے اللہ علیہ وسلم پڑھ کر کیجے ختم کلام
ختم رسل پر رحمت ہووے یہ کلمہ رحمانی ہے

محبوب خدا و پیغمبر عبد القادر جیلانی ہے
مقبول پیمبر اور حیدر عبد القادر جیلانی ہے

ہے راحت جان و دل زہرا زہرا کے کلیجے کا ٹکڑا
بی فاطمہ جی کا لخت جگر عبد القادر جیلانی ہے

شبیر اور شبر کا ہے وہ شمع شبستان انوار
مشعل شبیر و شبر عبد القادر جیلانی ہے

با صدق و عدل و حیا و سخا ہے عالم علم فنا و بقا
بوبکر و عمر عثمان حیدر عبد القادر جیلانی ہے

ہے خلق نبی اور خوی علی خصلت ہے بطاہر فاطمہ کی
حسن حسنین کا اک مظہر عبد القادر جیلانی ہے

ہے عابد و باقر جعفر سا ہے موسیٰ کاظم موسیٰ رضا
اب عسکری و مہدی سا بشر عبد القادر جیلانی ہے

ہے محی الدین معین الدین اور قطب الدین و فرید الدین
محی الدین ہر ایک صورت پر عبد القادر جیلانی ہے

ہے رشک طاوس سے شہاب الدین ملا ہے اس سے بدیع الدین
انوار مین رشک شمس و قمر عبد القادر جیلانی ہے

محبوب الہی نکلے ہین وہ جلوہ دکھانے آیا ہے
سلطان نظام الدین بھی مگر عبد القادر جیلانی ہے

سید مخدوم و صابر مین چمکا ہے اوسیکا مہر جلال
شمس الدین فلک مین جلوہ گر عبد القادر جیلانی ہے

ہے اسم اعظم نام خدا نقش دلبند بہاؤ الدین
منقوش انکے لوح دل پر عبد القادر جیلانی ہے

وہ شرف دین پیمبر ہے وہ عشق شاہ قلندر ہے
وہ حسن جمال خان دلبر عبد القادر جیلانی ہے

ہی وارث چارون پیر ونکا او مالک چودہ گھرانوں کا
سب فقر و فقیری کا گھر در عبد القادر جیلانی ہی

نور خدا و رسول نما ہی مردم چشم کو دید اوسکی
دیدار خدا و پیغمبر عبد القادر جیلانی ہی

دائین بائین آگے پیچھے نیچے اوپر پنہان عیان
باہر بھیتر گھر باہر عبد القادر جیلانی ہی

قدرت اور حیات وارادہ سب ہی یہہ قدرت قادر سے
علم و کلام و سمع و بصیر عبد القادر جیلانی ہی

شش جہتون مین جلوہ نما ہی ظاہر و باطن نور حضور
ہمسے وہ چار اب آٹھ پہر عبد القادر جیلانی ہی

شمس و قمر سے بھی روشن تر ظلمت و نورین جلوہ نما
روز و شب ہر شام و سحر عبد القادر جیلانی ہی

سنتے ہین ہر ایک زبان سے کون و مکانین تیرا چرچا
خیر سے ذکر ترا گھر گھر عبد القادر جیلانی ہی

نام اوسکا لیتے ہی بشر افراد الہ سے ہوتے ہین
نام خداوہ فرد بشر عبد القادر جیلانی ہی

ہاتھ مین اوسکے دست ید اللہ وہ قادر اور توانا ہی
زبردست اور زور آور عبد القادر جیلانی ہی

صبحدم اس گل سے کہنا بغداد کے باغ مین جا سلام
جیلان کے چمن مین باد سحر عبد القادر جیلانی ہی

خسرو کے ممدوح تھے جیسے نظام الدین بدایونی
ممدوح مذاق ثنا گستر عبد القادر جیلانی ہی

ہوے جو مائل بخود نمائی نبی کی صورت علیؑ کی سیرت
خدا نے محبوب مین دکھائی نبیؐ کی صورت علیؑ کی سیرت
نبیؐ علیؑ ہوگئے تھے پنہان وہ آئے بن ٹھن کے شاہ جیلان
ظہور مین نور سے پھر آئی نبیؐ کی صورت علیؑ کی سیرت
وہ دونون مطلوب اور طالب ہوئے اب اک جان اور قالب

بصورت غوث پاک پائی نبی کی صورت علی کی سیرت

نبی ہین صورتِ علی ہین معنی بصورتِ لفظ اور معانی
بحلیہ قادری دکھائی نبی کی صورت علی کی سیرت

ہوئے ہین دو نور جمع اک جا وہ برج لاہوت ہی سراپا
بہ شکل شمس و قمر سمائی نبی کی صورت علی کی سیرت

وہ ذی جمال وجلال کیا ہی جلالت وشوکت خدا ہے
ہوا ہے وہ شان کبریائی نبی کی صورت علی کی سیرت

نہ صورتون سیرتون مین پائی نبی علی غوث مین جدائی
شمائل و شکل مین ملائی نبی کی صورت علی کی سیرت

وہ نیک سیرت وہ پاک منظر نبی علی کا بنا ہے مظہر
ہوئی ہی ظاہر نبی بنائی نبی کی صورت علی کی سیرت

عظیم الاخلاق غوث الاعظم ہو اخلق حسن مجسم
کہے اوسے خلقتِ خدائی نبی کی صورت علی کی سیرت

صلہ بہر شکل مجکو دیجے سوال سائل کا رد نکیجے
تو وہ سخی ہے کہ تجھ مین آئی نبی کی صورت علی کی سیرت

مذاق ہر فضل غوث کا ہو ہر ایک شے مین مشاہدہ ہو
غرض بہر شکل مجسے دکھائی نبی کی صورت علی کی سیرت

اے غوث غوث انس و جان یا غوث اعظم الغیاث
اے سید آل نبی سردار اولادِ علی
اے جان جانان ہین اے جسم و جان پنجتن
اے وارثِ آل نبی بارہ اماموں کے ولی
ہے تو ہی میرا دادرس تو ہی مرا فریادرس
ہے چاہیے اِن جسم و جان در ہے ترا دار الامان
اے ہادی راہ خدا رستہ ہدایت کا بتا
تو جان ہے ایمان کی اسلام کی احسان کی
ہین آپ جان بخش جہان ہم ہین مریض نیم جان
مرتے ہین ہم بیچارہ گر ہین خستہ جان خستہ جگر
آزار ارواح و بدن ہون دفع بہر پنجتن
رکھتا ہے دل کو رنج و غم گریان و نالان صبح دم
ہون دفع افواج محن بہر نبی شاہ زمن
بہر حسنؑ اور فاطمہؑ ہو دم مین حسن خاتمہ
بہر حسینؑ کربلا کر دفع سب کرب و بلا
میری مدد کو آئیے دفع بلا فرمائیے
گھیرے ہین ہمکو رنج و غم ہون دور سب درد و الم

اے قطب قطب دو جہان یا غوث اعظم الغیاث
اے سرفرازِ سروران یا غوث اعظم الغیاث
اے چار یاران رار وان یا غوث اعظم الغیاث
اے والی نسے وارثان یا غوث اعظم الغیاث
فریاد کو جاؤن کہان یا غوث اعظم الغیاث
گھر ہے ترا بیت الجنان یا غوث اعظم الغیاث
اے رہنماے گمرہان یا غوث اعظم الغیاث
اے محی دین مومنان یا غوث اعظم الغیاث
تم ہو مسیحاے زمان یا غوث اعظم الغیاث
اے مرہم دل خستگان یا غوث اعظم الغیاث
ہو پاک دم مین جسم و جان یا غوث اعظم الغیاث
کرتے ہین ہم آہ و فغان یا غوث اعظم الغیاث
بہرِ علیؑ شاہ زمان یا غوث اعظم الغیاث
وقتِ دمِ نزع روان یا غوث اعظم الغیاث
بلوہ بلاؤن کا ہے یہان یا غوث اعظم الغیاث
آئی ہے آفت ناگہان یا غوث اعظم الغیاث
ٹلجائین کل بیماریان یا غوث اعظم الغیاث

میرا معاون کون ہے کوئی نہین ہین تو جون ہے
عونا معین بیکسان یا غوث اعظم الغیاث

اے حکمران کن فکان سلطان شاہان زمان
شاہنشہ کون ومکان یا غوث اعظم الغیاث

ہون مستغیث بینوا مین استغاثہ کو شہا
اے مستغاث ومستعان یا غوث اعظم الغیاث

یا غوث وقطب العالمین امن وامان الخائفین
یا قطب عالم الامان یا غوث اعظم الغیاث

اب دورۂ گردون ہے بد قطب دو عالم المدد
قطب زمین قطب زمان یا غوث اعظم الغیاث

سرکار مین ہون نالشی شاہا دہائی ہے تری
ہون دم بدم نالہ کشان یا غوث اعظم الغیاث

سب دوست میرے شاد ہون دشمن سبھی برباد ہون
یار ومحبان دوستان یا غوث اعظم الغیاث

تو ہے محب بانیاز اور تو حبیب اہل ناز
محبوب ناز وراز دان یا غوث اعظم الغیاث

میری خطائین بخشوا میرے گناہون کو چھپا
اے پردہ پوش عاصیان یا غوث اعظم الغیاث

ہون گو کہ محسود زمن مقبول ہو میرا سخن
رد ہو کلام حاسدان یا غوث اعظم الغیاث

اے پیر پیران المدد اے میر میران المدد
اے پیر ہر طفل وجوان یا غوث اعظم الغیاث

اے شافی پنہان عیان تو ہے شفا ہر جسم وجان
اے دارو ے درد نہان یا غوث اعظم الغیاث

دل پاک ہووے لوث سے اخضال فضل غوث سے
ہر دم ہون مین الودہ جان یا غوث اعظم الغیاث

ہو قوت ذوق دلی گو نفس و شیطان ہے قوی
جان مذاق عجز ناتوان یا غوث اعظم الغیاث

جلد لے میری خبر یا شہ جیلان مدد ے
دیر للہ نہ کر یا شہ جیلان مدد ے

کیا کہون تمسے بہر حال ہین جی کا احوال
حال ہے نوعد گر یا شہ جیلان مدد ے

دور اک دم مین ہو سب جی کا مرے حزن و ملال
دل ہو بیخوف و خطر یا شہ جیلان مدد دے

دفع ہو لشکر شر خیر ہو شاہا در پیش
اے شہ جن و بشر یا شہ جیلان مدد دے

حامی زیر و زبر بادشہ خشک و تر
شاہ بحر و شہ بر یا شہ جیلان مدد دے

پھر مدد کیجیے اک مرتبہ ابکی باری
مدد دے بار دگر یا شہ جیلان مدد دے

المدد شاہ الو العزم جنود و نصرت
لشکر فتح و ظفر یا شہ جیلان مدد دے

صورت فتح ہو مجکو مرے احباب کو پیش
ہون عدو زیر و زبر یا شہ جیلان مدد دے

نظر آتا نہین اب کوئی مددگار شہا
توہی ہے مد نظر یا شہ جیلان مدد دے

کب تلک مدد پہ پکارون ترے شیئاً للہ
ہو کچھ امداد ادھر یا شہ جیلان مدد دے

بحر مقصود کا پاؤن درِ شہوار شہا
شاہ پاکیزہ گہر یا شہ جیلان مدد دے

صاحبِ فضل و ہنر آپ ہین بندہ پرور
نہین کچھ مجھ مین ہنر یا شہ جیلان مدد دے

ہے سفر اور حضر مین توہی حاضر ناظر
توہی باہر توہی گھر یا شہ جیلان مدد دے

مین ہون سرکار کی امداد کا محتاج شہا
نہین ہوتی ہے بسر یا شہ جیلان مدد دے

حوصلہ اپنا فراخ اور مین ہون خرچ سے تنگ
کچھ مدد خرچ کی کر یا شہ جیلان مدد دے

آپڑا ہون در دولت پہ بہ امید مدد
یہی گھر ہے یہی در یا شہ جیلان مدد دے

نفع ہو تیرے سوا کس سے مرے نقصان کا
واقفِ نفع و ضرر یا شہ جیلان مدد دے

زلف و رخسار کے سودے مین ہون آٹھ پہر
روز و شب شام و سحر یا شہ جیلان مدد دے

قرب انوار سے ہو ظلمت غیریت دور
غیرت شام و سحر یا شہ جیلان مدد دے

کچھ سوا تیرے نہ مین جان جہان مین دیکھون
توہی تو آئے نظر یا شہِ جیلان مددے

مے بغداد سے دن رات رہے ذوق مذاق
ہو فزا آٹھ پہر یا شہِ جیلان مددے

ہین پیران پیر اس جگہہ آنے والے
مریدان عاصی کے بخشانے والے

یہہ ویرانہ اب قادر آباد ہو گا
وہ اس دلمین ہین چھاؤنی چھانے والے

کوئی دم مین ہوتے ہین تشریف فرما
دلونکو مشرف ہین فرمانے والے

وہ نورِ خدا ہوتے ہین رونق افزا
ہین محفل مین نورِ نبی آنے والے

ہی محبوب سبحان کو کچھہ شرم سی شرم
کہ شرم وحیا سے ہین شرمانے والے

مکان پردے کے بیٹھنے کو دکھاوین
دل ودیدہ مین ہم ہین بٹھلانے والے

وہ پہونچے گا جنت مین کی جسنے بیعت
کہ ہین ہاتھون ہاتھ آپ پہنچانے والے

زمانے مین ہے یاد پر یاد ہوتی
وہ بھولونکو ہین یاد فرمانے والے

بدل دینگے عسرت ہماری بعشرت
وہی ہین مقدر کے بدلانے والے

خدا ناز بردار محبوب کا ہے
خدا پر ہین وہ ناز فرمانے والے

ہین کیا آپکے ہوتے مانگون خدا سے
نہین دینے والے ہو دلوانے والے

ترا قرب ہی غوث پاک اپنا رہبر
بھٹکتے نہین پاس بہکانے والے

نسب اور حسب ہی خدائی پہ روشن
گھرانا نبوت کا چمکانے والے

تہین دین نے محی دین کہہ پکارا
ہوئے محی دین آپ کہلانے والے

حسنؓ اور حسینؓ آپکے دادا نانا
کہاں آپ سے دادے اور نانے والے

نبیؐ و علیؓ فاطمہؓ جی کے جانی
مرے جان اور دل کے لبھانے والے

تو ہی میر محفل تو نوشہ تو دولہا
ترے گیت گاتے ہین سب گانے والے

اِدھر دیکھ ہر یالے بانکے حسن کے
نظر ڈالتا جا ہرے بانے والے

ادھر آ حسینی رنگیلے سجیلے
وہ سج دھج حسینی کے دکھلانے والے

خدا راہ میری طرف ہوتے جانا
مری جان جاتی ہو او جانے والے

تڑپتے ہین ہم جان من دیکھنے کو
نہ ترسا ہمین جی کے ترسانے والے

دل مردہ کو اک نگہ سے جلاوے
نگاہون سے جی کے جلا جانے والے

تمنا ہین جیلان کی چل بسون گا
بلا لو مجھے گر ہو بلوانے والے

نہ ہونگے گوشہ نشین تیرے عاشق
نہ بیٹھین گے چلے ہین چلانے والے

ترے حسن سے عشق کی ہے تسلی
نہین تیرے عشاق گھبرانے والے

تری زلف ناسوت مکھڑا ہے لاہوت
تم الجھانے والے ہو سلجھانے والے

ہی شان خدا تیری مشاطگی مین
مرے گیسوؤن والے اور شانے والے

دل الجھینگے محبوب کے گیسوؤن مین
تو شانہ کرا سے بال سلجھانے والے

تری ہمکناری سے ہین موج پر دل
مگر قطرے دریا مین لہرانے والے

خدا والے مسجد مین بیخود ہین تیری
ترے مست ہین سارے میخانے والے

مذاقؔ اب ترے شوق مین ہے تڑپتا

مزے دار شوقین تڑپانے والے

ہے گدا و شہ کی گردن پر قدم محبوب کا
دوش پر سر سر پہ ہے افسر قدم محبوب کا

سدرہ وطوبیٰ وساق عرش لے اکر قدم
فرش پہ جلوہ دکھادے گر قدم محبوب کا

دوش نازک پر قدم ہے جب حبیب پاک کا
عاشقوں نکے سر پہ آنکھوں پر قدم محبوب کا

عرشی و فرشی کی یہ آنکھیں ہر طرف ہین فرش راہ
دیکھیئے رکھے فرس کیدھر قدم محبوب کا

موم ہوکر حرز جان اپنا کیا وہ نقش پا
سنگ نے پایا جو مر مر کر قدم محبوب کا

بلبلون آنکھیں نہ ملنا اسکے تلووں سے کہین
عارض گل سے ہے نازک تر قدم محبوب کا

چشم نظارہ سے اوسکے ایک پل خالی نہین
کیونکہ ہو دل سے جدا دم بھر قدم محبوب کا

دسترس پاؤن جو اونکی پابوسی کی کبھی
چھوڑتا ہون پھر کہین پا کر قدم محبوب کا

دم قدم سے اسکے ہر دل شاد ہے اباد ہے
پہنچا از راہ کرم گھر گھر قدم محبوب کا

دم نکلجائے خوشی سے دیکھکر اونکے قدم
سو رہا ہون ہین لگکے آنکھوں پر قدم محبوب کا

پاؤن وہ بس سرزمین پر رکھدے جنت ہو مذاق
کردے جاری چشمۂ کوثر قدم محبوب کا

گھر سے نکلا ہی نہین باہر قدم محبوب کا
کیونکہ پہنچا دوش عالم پر قدم محبوب کا

ہے وہ پوتا لاڈلا اسے راکب دوش نبی
چوم لو گودی مین تم لیکر قدم محبوب کا

ہے قدم پر بس قدم اسکا حبیب پاک کے
کیا ہو راہ شرع سے باہر قدم محبوب کا

بول اٹھے گی نقش پا سے بنکے تصویر کلیم
پڑ گیا گر سنگ موسےٰ پر قدم محبوب کا

ہے سراپا اوسکا نقشہ شکل محبوب خدا
ہے مثال پاے پیغمبر قدم محبوب کا

لے ید بیضا بلائین اوسکے سر کی دمبدم
رکھ لے موسے نے پیار سے سر پر قدم محبوب کا

خضر و عیسے نے جو پائی ہے حیات سرمدی
پی لیا پانی مین کیا دھو کر قدم محبوب کا

سنگ اسود پر سراسر نور سے ہے یہ رقم
کاش پڑ جاتا کہین مجھ پر قدم محبوب کا

ناخن پا کو نہ پہونچے گا ید بیضا کبھی
دست موسے سے ہے روشن تر قدم محبوب کا

خضر ہین اس راہ مین سرگشتہ و گم کردہ راہ
ہمکو جس منزل کا ہے رہبر قدم محبوب کا

یہ درخت سدرہ پردہ عرش پر مارے قدم
پاے کب جبریل کا شہپر قدم محبوب کا

زور بازو سے یداللہ اوسکو سرتا پا ملا
ہر قدم سے یون ہے طاقتور قدم محبوب کا

پارہ پارہ مارے ہیبت کے اک دم مین پہاڑ
مارے گر البرز کو ٹھوکر قدم محبوب کا

لات ماری اوسنے دنیا پر عجب مردانہ وار
تھا جو پامردی مین زور آور قدم محبوب کا

فقر کے کوچہ مین رہتا ہے وہی ثابت قدم
ہو گیا ہے جسکا تاج سر قدم محبوب کا

اوسکی پابوسی کو ہے ہر دم خلایق کا ہجوم
خالی رہتا ہی نہین دم بھر قدم محبوب کا

پایہ عرش آستان جنانہ بنجاتی ہے جب
پہونچتا ہے جب سر منبر قدم محبوب کا

ہین نشان بوسۂ عشاق مہر ونکی مثال
ہے ثبوت عشق کا محضر قدم محبوب کا

اوسکے کوچہ مین مٹا جاتا ہون مثل نقش پا
ہاتھ آئے گر فنا ہو کر قدم محبوب کا

سجدے مین کرتا چلون نقش قدم پر راہ مین
ہر جگہہ پر ہووے میرا سر قدم محبوب کا

شہر بصحر اشتیاق پابوسی رکھیگا اے جنون
پاؤن ڈالے گا پھر چکر قدم محبوب کا

ساق دکھلائیگا خالق اپنی روز حشر یون
جلوہ گر ہو کا خلایق پر قدم محبوب کا

نالۂ عاشق سے رہتا حشر ہر ساعت بپا
پڑ گیا ہی درمیان آ کر قدم محبوب کا

سر نوشت عاشقان ہی اسکا ہر اک نقش پا
ہی طریق عشق کا دفتر قدم محبوب کا

پیروی غیر کرتی ہی مری پاپوش پھر
ہر قدم پر ہی مرا رہبر قدم محبوب کا

خاکپا سے اوسکی دے آئینۂ دل کو جلا
لے سکندر خاک سے اٹھکر قدم محبوب کا

صورت معنی نظر آجاے جسمین صاف صاف
یہہ وہ آئینہ ہی اسکندر قدم محبوب کا

اوسکے ناخن اور کف پا غیرت بدر و ہلال
پنجۂ خورشید سے انور قدم محبوب کا

ہی یہہ از پازیب پابندی طریق فقر کی
کب ہی محتاج زر و زیور قدم محبوب کا

بزم مین رفتار رنگین سے بناتے سر بسر
فرش کو اک پھولون کی چادر قدم محبوب کا

نقش جب پا نسخۂ اکسیر ہے ہر نقش پا
پڑ گیا ہے جس سر رہ پر قدم محبوب کا

پھر تعویذ اک شبیہ نقش پا کھوا ئینگے
اس طرح رکھین گے بازو پر قدم محبوب کا

چال سے پایا مذاق دور مستان الست
ساقیا چلنے مین ہی ساغر قدم محبوب کا

جلیل ذی شان جمیل یزدان خدا کے محبوب غوث الاعظم
خلیل رحمان حبیب سبحان خدا کے محبوب غوث الاعظم
خدا نے محبوب کر کے اپنا کیا ہے خوب انکو دانا بینا
ہوئے خدا بین ہوئے خدادان خدا کے محبوب غوث الاعظم

خلیفہ اللہ اور نبی کے خلف ہین مولا علی ولی سے کے
ہوئے ولی عہد شاہ مردان خدا کے محبوب غوث الاعظم

علی اعلےٰ ہے تیرا دادا جو دوش احمد پہ بت شکن تھا
علو کا تیرے کیا ہے پایان خدا کے محبوب غوث الاعظم

تو پشت اجداد مین چھپا تھا جو راکب دوش مصطفےٰ تھا
نبی کا مرکب نبی تری جان خدا کے محبوب غوث الاعظم

نبی نے گہہ دوش پر چڑہایا کبھی ترے دوش پر رکھا پا
مین تیرے دوش و قدم کے قربان خدا کے محبوب غوث الاعظم

حسن حسین اوسکے دادا نانا جنہین خدائی نے جانا مانا
نبی علی فاطمہ کے جانان خدا کے محبوب غوث الاعظم

ہین صدق صدیق شاہ جیلان ہین عدل فاروق حلم عثمان
علی ولی ہین بعلم و عرفان خدا کے محبوب غوث الاعظم

اونہین خلافت کی ارث پہونچی اونہین امامت کی ارث پہونچی
ہین وارث جملہ پیشوایان خدا کے محبوب غوث الاعظم

بنے ہین اہل زمین کے سرور ابو ترابی کا پا کے افسر
ہوئے ہین سردار خاکساران خدا کے محبوب غوث الاعظم

بہ حسن و خوبی دخوش ادائی حبیب محبوب کبریائی

سجے ہین کیا خوب خوب خوبان خدا کے محبوب غوث الاعظم

رہے گا شیرون پہ شیر ہر جا تمہارے در کا ہر ایک کتا
کہ تیرا دادا ہے شیر یزدان خدا کے محبوب غوث الاعظم

تری گذرگاہ سب جہان ہے ترا نظرگاہ ملک جان ہے
تری نظر مین ہین جن و انسان خدا کے محبوب غوث الاعظم

تمہاری زلفون مین دل ہے الجھا دکھا کے مکھڑے کو جان سلجھا
نرکھ مجھے میری جان پریشان خدا کے محبوب غوث الاعظم

رہ خدا کا مجھے پتہ دو خدا کا رستہ مجھے بتا دو
کرو خدا را مجھپہ احسان خدا کے محبوب غوث الاعظم

ہوا ہین دوری سے دور ہر دم تقرب قرب حضور ہر دم
تجھے ہے نزدیک و دور یکسان خدا کے محبوب غوث الاعظم

کلام پر شوق اوسکا سنکر صلہ دے تحسین و آفرین کر
مذاق ہے ذوق سے غزلخوان خدا کے محبوب غوث الاعظم

جبا ہے نورانی حبیب اللہ کے جانی کا ہے — عاشقون پہ پیرہن محبوب سبحانی کا ہے
جسم جنکا ہے سراپا احمد و حیدر کا نور — جامہ پر نور اوسکے جسم نورانی کا ہے
[illegible] خوشبو مصر جیلان سے مدینہ تک بسی — پیرہن اک مصطفےٰ کے یوسف ثانی کا ہے
[illegible] خوشبو جا بجا [illegible] کو جلا — کیونکہ یہ جبہ محی الدین جیلانی کا ہے

ہے یہ خاص الخاص ملبوس جناب غوث پاک
یہہ لباس خاص حضرت قطب ربانی کا ہے

لو فقیری پہنو خرقہ پھاڑو دنیا کا لباس
جبہہ سلطان دین وضع فقیرانی کا ہے

مت محقر جان جامہ ہے خدا کے شیر کا
فقر کا خرقہ ہے یہ رقع شیر یزدانی کا ہے

دیکھہ یہ جبہہ مبارک پیش کر نذر و نیاز
گر تری آنکھون مین جلوہ قدس نورانی کا ہے

اپنے دامن مین چھپا لے صاحب جامہ مذاق
بس یہی خلعت صلہ ذوق ثنا خوانی کا ہے

رباعی

ہے حال مرا حضور پر سب ظاہر
ہر دم بخدا ہین آپ حاضر ناظر

سائل ہے مذاق بینوا حضرت سے
شیئاً للہ شیخ عبد القادر

مناقب حضرت خواجۂ خواجگان سلطان الہند غریب نواز حضرت خواجہ معین الحق والدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ قدس سرہ

سبھی سے خلق ہے خواجہ معین الدین چشتی کا
وہ ہے خلق خدا کا دوزخی کا اور بہشتی کا

خدا کی طرح سے وہ پرورش کرتا ہے بندونکی
خیال اسکو نہین نیکی بدی خوبی و زشتی کا

وہ پاکیزہ سرشت اور نیکخو ہے کام ہے اوسکا
سرشت نیک کر دینا بدونکی بد سرشتی کا

کرین شیخ و برہمن اللہ اللہ رام رام آکر
زیارت گاہ ہے وہ کعبۂ اللہی کنشتی کا

ہے قبہ کوہ طور اور سنگ موسیٰ کی عمارت ہے
نمونہ سیم و زر ہے عملہ چوبی و خشتی کا

ترا نامی گرامی گھر تو ابن ساقی کوثر
خضر ہے نام اسے خواجہ سر گھر کے بہشتی کا

پہر تقدیر محو اثبات میرے ہاتھ ہی بابند — مٹانا اور لکھ دینا حروف سرنوشتی کا

جو تیری میندنی مین ذکریان گانے چلین پریان — تو میلے مین ترے جلسہ ہو حوران بہشتی کا

مذاق اعجاز خواجہ سے چلاون ناؤ خشکی مین
زمین شعر تر مین قافیہ لاؤن مین کشتی کا

نہایت شوق ہی مولا معین الدین چشتی کا — بہت مشتاق ہی بندہ معین الدین چشتی کا

مین دیوانہ چلا آیا ہون اوٹھکر نے سر و سامان — مرے سر مین اٹھا سودا معین الدین چشتی کا

بباطن آپ ساری میدنی میلے سے ملتے ہین — بظاہر مجھ سے ہو بھینٹا معین الدین چشتی کا

پکڑ کر گوگرہ گھاٹی سے سیرا ہاتھ دیجاتین — مین زائر ناتوان آیا معین الدین چشتی کا

مزا اب ہی وہ کچھ اپنی کہین میری سنین آکر — مزے سے خوب ہو ملنا معین الدین چشتی کا

مکانپر جسکے آتا ہی کوئی وہ اوس سے ملتا ہی — بجا ہی مجھ سے ملجانا معین الدین چشتی کا

مین ہون مہمان خواجہ ساکنان حضرت اجمیر — یہان آیا ہون بلوایا معین الدین چشتی کا

کھلائینگے پلائینگے تو کھاؤنگا پیونگا مین — مین ہونگا بھوکا اور پیاسا معین الدین چشتی کا

خلیل اللہ کی مہمان نوازی آگے تھی مشہور — زمانہ مین ہی اب شہرہ معین الدین چشتی کا

مجسم خلق خالق اوسکی صورت مین ہی سرتاپا — سراپا خلق ہی نقشہ معین الدین چشتی کا

فنا جسم اوسکا ہی جسم رسول اللہ مین ایسا — کہ فانی ہوگیا سایہ معین الدین چشتی کا

سخی ہی اور حبیب اللہ ہی داتا ہی مولا ہی — کرون کیا وصف خاوند معین الدین چشتی کا

یہ ہی اونکی سخاوت بخشدینا کیمیا پارس — بیان کیا بخشش اعلی معین الدین چشتی کا

اگر والی کی اوسکو ایک چٹکی خاک ہے سب کچھ
یہ ہے اکسیر کا نسخہ معین الدین چشتی کا

پھرے ہے ہر گلی مین سنگِ پارس ٹھوکرین کھاتا
غنی دل ہے ہر اک کو نجیہ معین الدین چشتی کا

سخی ابن سخی ہے وہ سخی اللہ کیا کہنا
سخی الاسخیا خواجہ معین الدین چشتی کا

ہے اس جان جہانکا کام جان بخشی جہان بخشی
ہے سب جان و جہان بخشا معین الدین چشتی کا

خدا جانے وہ کیا کچھ مجکو دے گا اور دلائیگا
ارادہ جانے ہے کیا کیا معین الدین چشتی کا

بڑا مجکو بھروسا آپ کی داد و دہش کا ہے
بڑا ہے آسرا داتا معین الدین چشتی کا

گدا آتے ہی لنگرخانہ مین ابدال ہو جاوے
جو کھاے دال اور دلیہ معین الدین چشتی کا

ہے مجمع چار پیرون اور چودہ[14] خانوادون کا
جماع اللہ ہے مسیلہ معین الدین چشتی کا

وہی بائیس[22] خواجہ ہے وہی ڈھائی قلندر ہے
چہل تن ہے لقب تنہا معین الدین چشتی کا

وہی ہے غوث قطب ابدال اوتاد اور معین الحق
اوسے حق سے خطاب آیا معین الدین چشتی کا

وہ غوث الغوث قطب القطب فرد الفرد یکتا ہے
نہ ثانی ہے کوئی ہمتا معین الدین چشتی کا

بڑی سرکار عالی خواجۂ ہند الولی کی ہے
بڑا دربار ہے خواجہ معین الدین چشتی کا

درِ دولت پہ اہل بیت کے جب جبہہ سائی کی
تو پایا بیٹنے دروازہ معین الدین چشتی کا

جو دیکھا خاندانِ مصطفے نے ششدر و حیران
تو گھر در مجکو دکھلایا معین الدین چشتی کا

یہ گویا حضرتِ خاتونِ جنت نے کہا مجھ سے
کہ تو مداح ہو بیٹا معین الدین چشتی کا

عرب کی نعمتین تجکو اسی کے ہاتھ پہونچینگی
کہ ہندستان مین ہے قبضہ معین الدین چشتی کا

ید اللہ نے پکڑ کر ہاتھ میرا ہاتھ مین اپنے
مجھے پھر ہاتھ پکڑایا معین الدین چشتی کا

کیا تفویض غوث پاک نے بھی مجکو خواجہ کی / مفوض ہوگیا بندہ معین الدین چشتی کا

غلام قادری ہی گرچہ بندہ حکم قادر سے / ہوا حکمی غلام آقا معین الدین چشتی کا

علی اعلی حسن بصری سے عثمان ہارون تک ہی / وہ عالی سلسلہ مولا معین الدین چشتی کا

نظامی اور چشتی پیر ہی گیسو دراز اپنا / مجھے یون سلسلہ پہونچا معین الدین چشتی کا

مداری سہروردی نقشبندی ہون قلندر ہون / محی الدین قادر کا معین الدین چشتی کا

چہار و پنج و ہشت و چار کا مین ایک آیسی ہون / مین جیسا سبکا ہون ویسا معین الدین چشتی کا

وہ غوث پاک کا نانے نواسا دادے سے پوتا ہی / نبی نانا علی دادا معین الدین چشتی کا

محمد مصطفی خواجہ معین الدین چشتی کے / علی مرتضی خواجہ معین الدین چشتی کا

سراپا پنجتن کا نور اوسکے جان و تن مین ہی / بدن ہی نور سر تا پا معین الدین چشتی کا

خدا اسکا رسول اسکا علی اسکا بتول اسکی / حسن نام خدا خواجہ معین الدین چشتی کا

حسین و عابد و باقر سے جعفر اور کاظم تک / ہر اک معصوم ہی دادا معین الدین چشتی کا

ہین اوریس اور ابراہیم اور عبد العزیز اجداد / ہی سے طاہر جد پاکیزہ معین الدین چشتی کا

ہین نجم الدین غیاث الدین احمد جد و اب اوسکے / یہہ ہی نام جد آبا معین الدین چشتی کا

غیاث الدین باپ اور مان ہین بی بی ماہ نور انکی / ہی بیشک مہر و مہ گھرا معین الدین چشتی کا

حسن ہین آپ اور مان باپ کی جانب سے احسن ہین / حسینی دادا اور نانا معین الدین چشتی کا

حسن سید حسینی سنجری چشتی بہشتی ہے / حسب اچھا نسب اچھا معین الدین چشتی کا

وہ ہی بارہ امام اور چاردہ معصوم کا معصوم / شمار عصمت اب کیا کیا معین الدین چشتی کا

حضرت بندہ نواز چشتی سے سلسلہ

میان ہین خواجہ معصوم بی بی عصمت خاتون
جو امۃ اللہ ہین بی بی تو عبد اللہ ہین خواجہ
ہین عصمت بنت وجیہ الدین آمت بیٹی تھیں کی
چچا ہین میران صاحب کے خسر ہین خواجہ صاحب کے
خسر ہین میر وجیہ الدین صاحب شہید سید
ہین بیٹے بو سعید اور سید فخر الدین حسام الدین
وہ بنت باکمال اچھی ہوئین حافظ جمال انکی
خدا راضی ہو اونسے خوب صاحبزادی ابھی ہین
ہین فرزند اونکے فخر الدین مرید اونکے ہین فخر الدین
زیارت سے ہون جسکی سات پشتین جنتی وہ ہے
ہین بہنین بھانجے بھائی بھتیجے سب ولی اللہ
ہے چمن چشت پیارا بھانجا ٹکڑا کلیجے کا
سلام خالق و مخلوق رحمت حق کی اونپر ہو
خدا راضی ہو اس سے جو ہے پیر و مرشد و اوستاد
خدا رحمت کرے یار اشتنگی تشنگی قبیلے پر
رہین خوش میرے اونکے ضابطے اور رابطے والے
معین الدین الملۃ علیہ الرحمۃ والرضوان

بھلا کیا کہنا عصمت کا معین الدین چشتی کا
بیان کیا ہو میان مولا معین الدین چشتی کا
خسر سید ہے اور راجہ معین الدین چشتی کا
ہے وجیہ الدین سے رشتہ معین الدین چشتی کا
ابو صالح خسر پوتہ معین الدین چشتی کا
قیام الدین ہے پوتا معین الدین چشتی کا
کیا حفظ مراتب کیا معین الدین چشتی کا
رضی الدین ہے خویش اچھا معین الدین چشتی کا
ہے فخر الدین والد یا معین الدین چشتی کا
علی ابن العلم بیٹا معین الدین چشتی کا
ہے کنبہ اولیا سارا معین الدین چشتی کا
دیا ہے چاند کا ٹکڑا معین الدین چشتی کا
ہے جنسے واسطہ رشتہ معین الدین چشتی کا
مرید و خادم مولا معین الدین چشتی کا
رہے مرحوم سب کنبہ معین الدین چشتی کا
خوشی ہو ربط ہو میرا معین الدین چشتی کا
ولا نام اسطرح لینا معین الدین چشتی کا

خط قرآن مین پیشانی پہ نام اوسکا حبیب اللہ
لکھا ہی دیکھ لو ماتھا معین الدین چشتی کا

مجاہد فی سبیل اللہ ہونا ہے بہت مشکل
بہت دشوار ہے رستا معین الدین چشتی کا

نہ کچھ کھاتے نہ پیتے سات دن کا روزہ رکھتے تھے
ہر اک ہفتہ تھا اک روزہ معین الدین چشتی کا

وہ سوکھی روٹی پانی مین بھگو کر کھاتے دو لو لیتے
یہ تھا بس کھانا اور پینا معین الدین چشتی کا

کہین ہین خواجگان چشت سے خواجہ بزرگ اوسکو
بیان کیجے بڑا پن کیا معین الدین چشتی کا

ہی نامی خاندان آنکا خدائی ساری جانے ہی
نسب نامِ خدا خواجہ معین الدین چشتی کا

خدائی مین خدا کی بادشاہی مین محمدؐ کی
نہین ثانی کوئی بندہ معین الدین چشتی کا

احد احمد کا خاصہ آل احمد کا خلاصہ ہی
یہہ ہی وصف اچھا اور خاصہ معین الدین چشتی کا

کیا نظارہ خوبان عرب کے ناز و تمکین کا
کرشمہ ہند مین دیکھا معین الدین چشتی کا

چراغِ شاہ راہ ہند ہی روشن علی دوش
کہ روشن کر دیا رستہ معین الدین چشتی کا

جو شمس الدین خواجہ ہین تو بدر الدین میران ہین
ہی دنیا دین مین اوجیالا معین الدین چشتی کا

نہ کیونکر فتح خیبر کیطرح ہو فتح تارا گڈھ
علی حامی ہی میران کا معین الدین چشتی کا

فرشتہ وش بنا اکدم مین شادی دیو خوش قامت
بڑا حب جان من سایا معین الدین چشتی کا

اجی پال آتے ہی ہو جاسے عبد اللہ بیابانی
وہ ہے معجز نما صحرا معین الدین چشتی کا

بنے آکر پہاڑ اور جھاڑ بچھو سانپ جادو کے
یہہ بین معجزہ دیکھا معین الدین چشتی کا

پتھورا کو نکالا ہند سے اور کفر کو ٹالا
رہا پھر عملہ اور دخلہ معین الدین چشتی کا

بجی کس دھوم سے ہندوستان مین نوبت اسلام
ہوا تب دین کا ڈنکا معین الدین چشتی کا

پڑا قسور ہی قلعہ لوٹ دے زور ولایت سے — ولی ہر طاقہ طوقہ سا معین الدین چشتی کا
فقیر اللہ محمد خواجہ میران کی مدد لیوین — سدا ہو میہنی میلا معین الدین چشتی کا
براتی حاجتی ہون خواجہ اور میران بنین دولہا — بندہے مقنع چڑہے سہرا معین الدین چشتی کا
بسنت آئی چڑہین پھولونکی سیجین ہار تربت پر — بہار آئی چڑہے بنگلہ معین الدین چشتی کا
ہی دار دو جہان اکٹھا ئی ڈنکا جھونپڑا صاحب — فقیر بینوا مولا معین الدین چشتی کا
گدا و شاہ پر ہندوستان مین حکم جاری ہی — ہمارے بادشہ خواجہ معین الدین چشتی کا
لب ساحل کہین صفا آنا ساگر کے انا کوثر — جو آئے موج پر دریا معین الدین چشتی کا
ریاض عشق ہی اجمیر کی ہر اک جڑی بوٹی — بہار حسن گل بوٹا معین الدین چشتی کا
جو آبادی ہی اوسکے شہر کی ناسوت کا عالم — تو اک لاہوت ہی صحرا معین الدین چشتی کا
فرید الدین عطار اوسکی راہو تکے ہین گل بوٹے — عطر ہی گلی کوچہ معین الدین چشتی کا
ہی عرش و لامکان بیت المقدس خانہ کعبہ — مجھے فرش مکان قبلہ معین الدین چشتی کا
حریم محترم ہی شہر مکے اور مدینے کا — ہمین اجمیر مین حاطہ معین الدین چشتی کا
مدینہ ہی نجف ہی کربلا ہی مشہد و بغداد — درِ دولت سرا خواجہ معین الدین چشتی کا
قیامت تک رہے دنیا مین یہ نوبت نشان قایم — بجے تا حشر نقارہ معین الدین چشتی کا
ہین سیلا تون سیڑھیان سات آسمان او عرش و کرسی سے — ہی دروازہ بلند اونچا معین الدین چشتی کا
چراغ شام سو نیکا در دولت پہ روشن ہی — سحر تک گھر ہے لوجیلا معین الدین چشتی کا
کہین سرو چراغان ہین کہین ہین جھار قندیلین — ہی روشن باغ اور باڑا معین الدین چشتی کا

شجر ہر ایک روضہ کا ہی اوسکے شجرۃ الانوار
عجب پر نور ہی روضہ معین الدین چشتی کا

خدا کا نور رحمت اوسمین چھن چھن کے برستا ہی
کہ دل بادل ہی گھیرہ معین الدین چشتی کا

ہر اک جا حال قال اور جا بجا گانا بجانا ہو
بجین باجے رہے جلسہ معین الدین چشتی کا

یہ بے بادر چھپا نہ گرم اور رنگین سدا اکھڑ کین
بٹے لنگر شہ والا معین الدین چشتی کا

نمازین مسجدو نمین ذکر حق ہو خانقا ہونمین
رہے ہو حق مین بھی چرچا معین الدین چشتی کا

یہان دھمال کھیلین حوض مین شاہ مدار آکر
ملنگون پر ہی حال آیا معین الدین چشتی کا

کہین ہو راگ دھانی اور کہین مولود خوانی ہو
کہین ہو گیت اور کڑکا معین الدین چشتی کا

کہین ہووین صلوتین اور کہین ہووین مناجاتین
سلام و بندگی مجرا معین الدین چشتی کا

کہین ہو فاتحہ اور قل کہین آمین دعا کا غل
کہین ہو شور اور نعرہ معین الدین چشتی کا

معین الیمین بر حق چار یار اوسکے بھی ہین بیشک
بیان کیا چار یار و نکا معین الدین چشتی کا

صحابی اسکے خادم ہیں لوپتے اہلبیت اوسکے
سمجھ لو کیا کہون درجہ معین الدین چشتی کا

ہین جبریل و میکائیل سے دیوان و متولی
تو ہر دربان ہی رضوان سا معین الدین چشتی کا

غلام اور لونڈیان غلمان و حورین اور پریان ہین
ملک خادم بشر بردہ معین الدین چشتی کا

ملالے سدرہ و طوبی کو رضوان اُن درختون سے
ملا ہی جبکو ہمسایہ معین الدین چشتی کا

رسول اللہ آتے جاتے ہین مکے مدینے سے
کھلا ہی ملکی دروازہ معین الدین چشتی کا

لگے ہین مقبرہ کے در پہ پردے چشم انسان کے
ہی نور قبر در پردہ معین الدین چشتی کا

ہی تربت اوسکی نورانی غلاف اُسکا بھی نورانی
ہی نور اک نور ہی جسکا معین الدین چشتی کا

مزار پاک قلب مومن اور عرش الہی ہے / ہی فرش و عرش پر جلوہ معین الدین چشتی کا

یہہ نیکے عرش کی قندیل مین ہین آہ عاشق کے / مشک ہی کٹہرا یا معین الدین چشتی کا

دل عاشق ہی معشوق کی نظرونسے روزن دار / دکھاتا ہی کٹہرا سا معین الدین چشتی کا

خدا کا شیر آسودہ ہی نورانی کٹہرہ مین / کٹہرے مین ہی مرقد یا معین الدین چشتی کا

لگے ہی آکے قدمونسے اسکے ہر کہرا کھونٹا / چمک ہی سنگ مرقد کیا معین الدین چشتی کا

ہی لالون والا اُجلے گنبد اور پیلے کلس والا / بنا ہی رنگ محل روضہ معین الدین چشتی کا

خوشی ہی روز و شب درگاہ مین عرس اور عید سی ہی / بنا مرقد دولہن دولہا معین الدین چشتی کا

ملا دین جنکے حوران جنان کچھ پھول جنت کے / جو گوندھین باندھین سہرا معین الدین چشتی کا

رسول اللہ کی خوشبو مجھے اُس خاک سے آئی / مزار پاک جب سونگھا معین الدین چشتی کا

ہوا جامہ سے باہر سونگھکر مین قبر پوش اُسکا / وہ خوشبودار ہی جامہ معین الدین چشتی کا

ملائک جن و انسان پڑھتے ہین ہر دم درود اوسپر / ہی دود عود وان ایسا معین الدین چشتی کا

زمین سے تا فلک روشن ہی ہر شمع مزار اوسکی / ملک ہر ایک پروانہ معین الدین چشتی کا

تنا ہی نہ فلک کا شامیانہ اوسکی تربت پر / قباب نور ہی قبہ معین الدین چشتی کا

ہی چادر بادلہ کمخواب مرقد چاند کا ٹکڑا / کٹہرا چاندی سونے کا معین الدین چشتی کا

دل عشاق بنکر کیکپے روضہ مین لٹکے ہین / یہ معشوقانہ ہی لٹکا معین الدین چشتی کا

ہما بنکر اوڑین روضہ مین سب سیمرغ کے انڈے / پڑے اونپر اگر سایہ معین الدین چشتی کا

کلام اللہ ہی واللہ وہ قابل زیارت کے / ہی قرآن روضہ مین رکھا معین الدین چشتی کا

کتاب اللہ اور آل رسول اللہ یکجا ہین
لکھون کیا وصف قرآن کا معین الدین چشتی کا

نبیؐ کے بعد امت کے لئے یہ دونون ہادی ہین
بیان کیا مصحف و مولا معین الدین چشتی کا

کتب خانہ مین خواجہ کے خدائی کی کتابین ہین
خدائی سے کتب خانہ معین الدین چشتی کا

خزاین مین سماوات ارض کے پنہان خزینے ہین
خزانہ ہے جو پوشیدہ معین الدین چشتی کا

کلس بنکر چڑہے ہین مقبرے پر قدسیو نکے دل
مقدس ہے خصیرہ کیا معین الدین چشتی کا

زمین پر زینت نہ آسمان ہر اک کلس سے ہے
زرین ہے ہر اک قبہ معین الدین چشتی کا

وہ نورانی جگہہ ہے وہ رہے گوشہ نشین جسجا
ہے غار مصطفےٰ چلا معین الدین چشتی کا

مزار فاطمہ ہے تربت حافظ جمال اسجا
نبیؐ کا روضہ ہے روضہ معین الدین چشتی کا

ہے قطعہ جنتی مابین قبر و ممبر و مسجد
کہ صندلخانہ او سجا معین الدین چشتی کا

چنبیلی نے چھپائی قبر اہلبیت باعصمت
رکھا ناموس در پردہ معین الدین چشتی کا

چڑہے ہے جو پہول صندل غیرت خوشبوی جنت ہو
وہ رشک خلد ہے روضہ معین الدین چشتی کا

فرشتے عرش پر پہنچائین لیکر انکو ہاتھون ہاتھ
اگر ہاتھ آئے فراشا معین الدین چشتی کا

کہون جنت بقیع اجمیر کے گور غریبان کو
مدینہ شہر ہے گویا معین الدین چشتی کا

بنے درگاہ مین چارون طرف مسجد مصلے ہین
بنا ہے آستان کعبہ معین الدین چشتی کا

الہی مجکو حیرت ہے کرون مین کس طرف سجدہ
کہ وجہہ اللہ ہے مکھڑا معین الدین چشتی کا

پیونگا قبلہ رو زمزم کے پانی سے وضو کرکے
جواب غسل ہاتھ آیا معین الدین چشتی کا

ہر اک گرداب اونکے جہالرہ کا آب زمزم ہے
خضر الیاس ہر سقہ معین الدین چشتی کا

ملا ہمار معین و سلسبیل و کوثر و تسنیم
بھرا تب جام الخواجہ معین الدین چشتی کا

نہین ہی حد و پایان اونکے اوصاف حمیدہ کا
بھلا پھر وصف ہو کیا کیا معین الدین چشتی کا

مجھے داد سخن دین مولوی معنوی آکر
مین ہون مداح مولانا معین الدین چشتی کا

قبولیت مرے اشعار کی ہو ایسی یا مولا
رہے مقبول یہ بندہ معین الدین چشتی کا

پڑھے جو کوئی پیار اخلاص سے میرے قصیدہ کو
وہ ہو میری طرح پیارا معین الدین چشتی کا

اب اُٹھتے بیٹھتے ہی نے تکلف وہ معین میرا
تکلف اوٹھ گیا میرا معین الدین چشتی کا

ہوئی خلق خدا اپنی ہوا ملک خدا اپنا
خدا خود ہوگیا اپنا معین الدین چشتی کا

نکیون ہون کافر و دیندار میرے چاہنے والے
کہ مین ہون چاہنے والا معین الدین چشتی کا

سراسر دوست میرے شاد ہون یکسر عدو پامال
رہون مین سرفراز ایسا معین الدین چشتی کا

رہے دنیا و دین مین اول آخر ظاہر و باطن
ہمیشہ رابطہ میرا معین الدین چشتی کا

مراد دین و دنیا پائین سب میرے وسیلے سے
وسیلہ مجکو ہاتھ آیا معین الدین چشتی کا

برآئین کام جان سب میرے اور میرے محبون کے
جہان مین نام ہو میرا معین الدین چشتی کا

تمنائین دل پر آرزو کی دم مین برآئین
رہون ہر دم مین دم بھرتا معین الدین چشتی کا

کشود کار دینی و دنیوی ہو اور مولائی
کھلے کچھ بھید یا مولا معین الدین چشتی کا

مرے ہر کار دینی دنیوی مین خیر و برکت ہو
کرم ہو خیر سے ایسا معین الدین چشتی کا

سہارا آسرا ہی دین و دنیا مین بعون اللہ
معین الدین والدنیا معین الدین چشتی کا

رسول اللہ کا صدقہ یا معین الدین مدد کرنا
الٰہی کر مدد صدقہ معین الدین چشتی کا

مین سائل اپنی ہون خواجہ معین الدین چشتی سے
جناب حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا

سخاوت آپکی جب ہی جو لینے آپ کو دیدین
معین سے ہی سوال اپنا معین الدین چشتی کا

محی الدین قادر کا قدم ہو میری گردن پر
ہے سر پر مرے سایا معین الدین چشتی کا

قبول اسے قبلہ حاجات ہووے ہر دعا میری
تصدق قبلہ و کعبہ معین الدین چشتی کا

کہین سب یا معین آمین قصیدہ قابل تحسین
ہو اصل علے خواجہ معین الدین چشتی کا

بدایونی ہو دلدار علی اور دل ہو اجمیری
عجب دلچسپ ہی خطہ معین الدین چشتی کا

رجب شعبان رمضان بھی گیا شوال ذیقعدہ
ہوا ذی الحجہ طواف آیا معین الدین چشتی کا

مہینا ہی چھٹا اور چھہ کی یہ گنتی مبارک ہے
تبرک لیکے چل ہو لا معین الدین چشتی کا

محرم بھی غم شبیر مین اجمیر کا دیکھین
مبشر ہو ہمین عشرہ معین الدین چشتی کا

غم حسنین کا صدقہ کبھی صورت بشارت ہو
خوشی سے دیکھون مین بشرہ معین الدین چشتی کا

کھلیگا اب بہشتی در فرید الدین کے چلے کا
ہی قعر جنتی حجرہ معین الدین چشتی کا

نکل آئیگا میرے منزل مقصود کا رستہ
کھلا جب گھر کا دروازہ معین الدین چشتی کا

خلایق مست ہو کر جھکے دروازہ سے نکلے ہے
وہ تہ خانہ ہی میخانہ معین الدین چشتی کا

مرا پیر مغان ساقی محی الدین جیلانی
پلایا ہند مین پیالہ معین الدین چشتی کا

ہوا مست الستی پیکے ساغر آنا ساگر کا
چڑھا ساقی بلا نشہ معین الدین چشتی کا

مے چشتی سے بھر کر کشتیان آنکھون کی جھلکین ہین
یہ ہی ستون بلکہ دریا معین الدین چشتی کا

شراب جنت دل سے جوش کھا کر منہ سے بہہ نکلی

مذاق سے ایسا ہی ستوالا معین الدین چشتی کا

مرحبا خواجہ غریب نواز — واہ وا خواجہ غریب نواز

بندہ پرور غریب پرور ہی — بخدا خواجہ غریب نواز

نہ تو دیکھا ہی نہ سنا صاحب — آپ سا خواجہ غریب نواز

ہم غریبونکے حق مین ہی واللہ — کیمیا خواجہ غریب نواز

ہادی و مہدی و رفیق طریق — رہنما خواجہ غریب نواز

مقتدا خواجہ معین الدین — پیشوا خواجہ غریب نواز

ہی معین الدین اور محی الدین — قادرا خواجہ غریب نواز

قبلۂ و کعبہ و امام ہدا — مہتدی خواجہ غریب نواز

میر میدان و سید السادات — سیدا خواجہ غریب نواز

ایک قطب المشائخ اسکا لقب — دوسرا خواجہ غریب نواز

امرا کہتے ہین شہ شاہان — عنبرا خواجہ غریب نواز

شہ مسکین نواز امیر و فقیر — بے نوا خواجہ غریب نواز

افسر سروران سر و سردار — سرورا خواجہ غریب نواز

خاکساران ہند پاسے مرے — خاک پا خواجہ غریب نواز

رند ہند و قلندر و سرمد — پارسا خواجہ غریب نواز

مست و ہشیار بیخود و باخود — باخدا خواجہ غریب نواز

خواجہ خواجگان چشتیہ
چشتیہ خواجہ غریب نواز

ہے دل و جان خواجہ عثمان
دلبرا خواجہ غریب نواز

شاہ و سلطان تارکین و فقیر
بادشا خواجہ غریب نواز

خواجہ بختیار قطب الدین
یار ما خواجہ غریب نواز

ہی فرید الدین اور نظام الدین
اولیا خواجہ غریب نواز

صابر و شاکر و صبور و شکور
صابرا خواجہ غریب نواز

ناصر دین شہ نصیر الدین
خسروا خواجہ غریب نواز

شاہ گیسو دراز بندہ نواز
بندہ را خواجہ غریب نواز

خواجہ ہند الولی عطائے رسول
ذو العطا خواجہ غریب نواز

کچھ تو بہر رسول و آل رسول
ہو عطا خواجہ غریب نواز

اپنے ماں باپ پیر کا صدقہ
واسطہ خواجہ غریب نواز

واسطے دارون رشتہ دارونکا
واسطہ خواجہ غریب نواز

مجھ غریب الوطن کے واسطے ہے
حکم کیا خواجہ غریب نواز

کچھ تو ارشاد کیجئے للہ
مرشدا خواجہ غریب نواز

مین ہدایت طلب ہون یا ہادی
ہادیا خواجہ غریب نواز

آپ کے ہوتے کس سے جا کے کہون
التجا خواجہ غریب نواز

کون ہی مجھ غریب و بیکس کا
تجھ سوا خواجہ غریب نواز

مین غریب الوطن بھی مہمان ہون — آپ کا خواجہ غریب نواز
ہم غریبونکی مہمانداری — کر ذرا خواجہ غریب نواز
کیجئے جسم و جانکی مہمانی — دل سے یا خواجہ غریب نواز
مین ہون مہمان تو میزبان کریم — باسخا خواجہ غریب نواز
ایک مہمان ہون دوسرے مداح — دو صلہ خواجہ غریب نواز
مین سفر کرونگا جا کے وطن — یاد کیا خواجہ غریب نواز
وہ نوازش کرو کہ یاد رہو — تم سدا خواجہ غریب نواز
در دولت پہ آئے پھر یہ غلام — دوڑتا خواجہ غریب نواز
رکھ غلامی مین مجکو مولا کی — باوفا خواجہ غریب نواز
تیرا فضل و کرم ہو بندہ پر — دائما خواجہ غریب نواز
از ازل تا ابد رہون تیرا — مبتلا خواجہ غریب نواز
محو اور سہو ہو میری دلسے — ماسوا خواجہ غریب نواز
قول و فعل و عمل ہو با اخلاص — مخلصا خواجہ غریب نواز
حال و قال اپنا ہو بہر حالت — حال با خواجہ غریب نواز
رہون ہر آن و شان مین حق بین — حق نما خواجہ غریب نواز
جنکا حق مجھپہ ہو ادا نہین حق سے — بخشوا خواجہ غریب نواز
بخش بخشائش الٰہی بخش — بخش یا خواجہ غریب نواز

تو ہی ہندی سیاہ کارون کا — آسرا خواجہ غریب نواز

خیر و خوبی سے ہو مرا بالخیر — خاتمہ خواجہ غریب نواز

مدعا ہے یہی کہ ہووے قبول — ہر دعا خواجہ غریب نواز

المدد خواجہ معین الدین — مددا خواجہ غریب نواز

مئے چشتی سے بھر مری کشتی — ساقیا خواجہ غریب نواز

بحر غربت مین ہے اب اللہ یار — آشنا خواجہ غریب نواز

چل بسی دم مین کربت و غربت — جب کہا خواجہ غریب نواز

دل و جان یار و دلبر و دلدار — دلربا خواجہ غریب نواز

زندہ دل مین رہون ترا ہمیا — عیسیا خواجہ غریب نواز

لا دوا درد جس غریب کا ہو — ہے دوا خواجہ غریب نواز

حافظ و ناصر و وکیل و کفیل — ہے مرا خواجہ غریب نواز

میرے اہل و عیال کی ہو رد — ہر بلا خواجہ غریب نواز

دوست شادان رہین عدو ناشاد — غم مین یا خواجہ غریب نواز

جنسے مین خوش ہون انسے تم رہنا — خوش سدا خواجہ غریب نواز

چاہنے والونکو مرے تم بھی — چاہنا خواجہ غریب نواز

مال و جان عزت آبرو ایمان — تم ہو یا خواجہ غریب نواز

تم سلامت ہو با کرامت ہو — دائما خواجہ غریب نواز

نہین بندہ کو آپ سے شکوہ — نہ گلا خواجہ غریب نواز
الغرض ہر طرح ہون شکر گزار — ہین ترا خواجہ غریب نواز
شکر و احسان ترا نہین ہوتا — کچھ ادا خواجہ غریب نواز
اپنے احسانکا رکھ مجھے ممنون — محسنا خواجہ غریب نواز
بار احسان خلق اوٹھا یا ہے — بارہا خواجہ غریب نواز
نہین اوٹھتا ہے بار منت خلق — بخدا خواجہ غریب نواز
کر دے مجھکو شہا فقیر غنی — دے غنا خواجہ غریب نواز
کیونکہ مداح سے تری مدحت — ہو بھلا خواجہ غریب نواز
اضطرابی مین دلکی مینے کہا — جانے کیا خواجہ غریب نواز
عرض و معروض مین معاف ہو ہو — اور خطا خواجہ غریب نواز
مین تمہاری رضا پہ راضی ہون — جو رضا خواجہ غریب نواز
تم ارادت تم اجازت ہو — ہم ہین کیا خواجہ غریب نواز
حول و قوۃ سے مین تری جیبر — ہو چلا خواجہ غریب نواز
دیکھا ماہ رجب مین مصحف رو — چاندسا خواجہ غریب نواز
اس مہینہ مین چاندسا مرقد — دیکھا یا خواجہ غریب نواز
اکیاسی ہوے سن ہجری — تب ملا خواجہ غریب نواز
کرکے ہجرت وطن سے مین نثار — ہوگیا خواجہ غریب نواز

سر کے بل چلکے تیرے قدمونپر ‏ ‏ سر رکھا خواجہ غریب نواز

عاسیا نہ ملا بوضع خاص ‏ ‏ نہ ملا خواجہ غریب نواز

در پہ چلا کے مین کئے چلے ‏ ‏ لو چلا خواجہ غریب نواز

اپنی منزل کا کچھ سراغ بتا ‏ ‏ دے پتہ خواجہ غریب نواز

پا ہی بوسی کو چلکے آیا ہون ‏ ‏ پیادہ پا خواجہ غریب نواز

مین پیادہ ہون تم ہو شاہ سوا ‏ ‏ ر کیجے کیا خواجہ غریب نواز

دوڑتے دوڑتے مین در پہ ترے ‏ ‏ تھک رہا خواجہ غریب نواز

غربا پروری جو سنتے ہین ‏ ‏ وہ دکھا خواجہ غریب نواز

کام وہ کر کہ جسمین ہو تیرا ‏ ‏ نام یا خواجہ غریب نواز

مین نکما سہی ولے تو ہی ‏ ‏ کام کا خواجہ غریب نواز

کر کے اپنی طرف خیال ذرا ‏ ‏ ادھر آ خواجہ غریب نواز

کر ملاقات مہربانی سے ‏ ‏ مہ لقا خواجہ غریب نواز

بن ملے کیونکہ مین چلا جاؤن ‏ ‏ مل بھی جا خواجہ غریب نواز

نہین ملتے ہو تو کہونگا راز ‏ ‏ یہ ملا خواجہ غریب نواز

ملنے والونسے وہ ملے نہ ملے ‏ ‏ ہے ملا خواجہ غریب نواز

ہی سفر اور حضر مین پیش نظر ‏ ‏ جا بجا خواجہ غریب نواز

شش جہت مین ہے اندر اور باہر ‏ ‏ ہمہ جا خواجہ غریب نواز

ہی بہر آن وشان جلوہ نما / ظاہرا خواجہ غریب نواز

اول آخر ہے ظاہر و باطن / بخدا خواجہ غریب نواز

تھا بہر شکل ہی بہر صورت / ہوویگا خواجہ غریب نواز

اپنا اللہ میان نے ہند مین نام / رکھ لیا خواجہ غریب نواز

آ کے ہندوستان مین میر غریب / بنگیا خواجہ غریب نواز

قدرت حق ہی دیکھتا سُنتا / جانتا خواجہ غریب نواز

حی و قایم زبان سے ہی اپنی / بولتا خواجہ غریب نواز

ہی مذاق اپنا یہ مذاق سخن / اور مزا خواجہ غریب نواز

خبر جلدی سے لے میری معین الدین اجمیری / ہوئی اب دیر بہتیری معین الدین اجمیری

کرم کیجے یہانتک دیر سے مین راہ تکتا ہون / کرم کی جلد کر پھیری معین الدین اجمیری

خدا سے مصطفے سے مجھسے گویا ہوگئین باتین / جو باتین ہین مری تیری معین الدین اجمیری

معین ہین ودنیا ہیری کہ نفس و شیطان نے / خدا کی راہ ہے گھیری معین الدین اجمیری

مری للہ فی اللہ دین و دنیا مین مدد کرنا / معین الدین اجمیری معین الدین اجمیری

میسر ہوتین جنکو روضۂ اجمیر کی سیرین / اُنہین جنت سے ہے سیری معین الدین اجمیری

بدایونی ہے دلدار علی ذوق محبت سے / مذاق دل ہے اجمیری معین الدین اجمیری

نور یزدان نور عین احمدی و حیدری
عین حق خواجہ معین الدین چشتی سنجری

نور عین فاطمہ عین حسن عین حسین
عین زین العابدین باد و باقری و جعفری

عین موسی کاظم و عین علی موسی رضا
متقی عین تقی عین نقی و عسکری

عین مہدی ہادی و عین الہدی عین الیقین
عین دین و عین ایمان عین آب کوثری

عین عبد القادر غوث زمان قطب جہان
سید و سلطان فقیر و خواجہ بندہ پروری

خلق میگوید معین الحق معین الدین ترا
چون محی الدین تو ہم دین را معین و یاوری

چشم میدارد مذاق ای عین انعام و عطا
یک نظر سوے وے از عین عنایت بنگری

دل و جان دین و ایمان کی درستی یا معین الدین
رہے دنیا میں صحت تندرستی یا معین الدین

نہ امر دین و دنیا میں ہو دل کو کاہلی سستی
تن و جان میں ہو چالاکی و چستی یا معین الدین

مرض سب جائیں آئے جسم و جان میں قوت و طاقت
و ضعف دل رہے نہ جی کی سستی یا معین الدین

کرشمہ رات دن ظاہر ہے تیری زلف و عارض کا
کہ شام آخر و صبح نخستی یا معین الدین

مذاق جان مزاج دل رہے ہر دم درست اپنا
طبیعت کی نہو اب نادرستی یا معین الدین

ولہ قدس سرہ بفارسی

بہ یکرنگی ہزاران رنگ گفتی یا معین الدین
بہر رنگے گل دیگر شگفتی یا معین الدین

تو آن عالی گہر ہستی شہا در رشتۂ جانہا
بہر صورت در معنی بسفتی یا معین الدین

تو ہستی نائب میر عرب شاہ عجم خواجہ
بہندوستان توئی قاضی و مفتی یا معین الدین

دوائے صحت امراض جسمانی و روحانی
شفا در دار و ے درد نہفتی یا معین الدین

مذاق ناتوان غربت زدہ را کن مددگاری
مددگار غریبانم تو گفتی یا معین الدین

مدح حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی سید شیخ نظام الدین اولیاء بدایونی قدس سرہ

شہا تو خسرو اقلیم فقر و ملک عرفان ہے
شہنشاہ ولایت ہے نظام دین و ایمان ہے

فرید عصر و یکتائے زمان ہے تو ولایت مین
معین دہر ہے قطب زمان ہے غوث دوران ہے

دم تحریر خامہ کیون نہ انگشت شہادت ہو
نسب نامہ ترا منسوب با شاہ شہیدان ہے

ترے وہ گیسوئے مشکین کہ جیسے باغ جنت مین
پریشان سر بسر سنبل بھی ای محبوب یزدان ہے

تری صورت سے وہ معنی وجہ اللہ ہین پیدا
کہ تیرا جلوہ پر نور شمع بزم امکان ہے

وہ زلف تابدار و لعل و خال و خد و رخسارہ
شب قدر و مسیحا و بلال و خضر و قرآن ہے

تری مژگان و ابرو دیکھنے کو چرخ پھرتا ہے
اہین تیر و کمان پر ایک مدت سے وہ قربان ہے

کیا فردوس کے چشمو نے چلقہ سب فرشتون نے
دیا آنکھو نے تیرے یہ حصار معے مژگان ہے

سراپا تجھ مین اک شان رحیمی اور کریمی ہے
ظہور رحمۃ اللعالمین ہے نور رحمان ہے

بنایا حق نے پشتیبان عالم پشت کو تیری
سہارے سے ترا ابتک کھڑا یہ قصر امکان ہے

ترا قامت نہ فتنہ ہے نہ آفت نے قیامت ہے
مرا دل تو یہ کہتا ہے کہ شاخ گلبن جان ہے

ملایم انگلیان لوپودون سے جنت کے ہین نازک تر
برنگِ غنچہ چٹکاتی نسیم باغ رضوان ہے

تجھے موسی رضا سے ارث پہونچے ہے یداللہ کی
ہر اک ناخن ترا عقدہ کشاے خستہ حالان ہے

مری دونون جہانکی عقدۂ مشکل کھول اک دم مین
جو مشکل ہے مرے آگے ترے نزدیک آسان ہے

نہین کہنے کے قابل حال اپنا کیا کرون ظاہر
وہ ایسا کونسا احوال ہے جو تجھسے پنہان ہے

طبیعت منتشر ہے تفرقہ ہے تن کے اعضا مین
کہین سر ہے کہین پا ہے کہین دل ہے کہین جان ہے

مریض نیم دوا ہون مین مرض ہے لا دوا اپنا
سراپا درد ہون لیکن نہ چارہ ہے نہ درمان ہے

تری دار الشفا کا سنگ ہووے رشک عیسی ہے
غبار رہگذر خاک شفا بہر مریضان ہے

بدایون اور دہلی ہند مین مکہ مدینہ ہے
ترا یہ مولد و مدفن جو اے محبوب یزدان ہے

ترا والد ہے سید احمد و سید علی دادا
ولیہ والدہ خواجہ عرب نانا خداوان ہے

علاؤالدین اصولی ابن شرف الدین اعلی کا
قبائے سید والا کا تو شاگرد ذیشان ہے

ترے اوستاد کی ہین آل ہین تحقیق ہون شاہا
ترا حقدار ہون اور تو مرا سرور ہے سلطان ہے

شہِ والا گہر لولوے لالہ ہے بدایون کا
درِ شہوار ہے دہلی کا دولہ شاہ شاہان ہے

کہے غربت زدہ اپنے تئین کیا ہموطن شاہا
ترا یہ بندۂ درگاہ ہے خادم ہے مہمان ہے

ترے خوان کرم پر مہر و مہ دو قرص ہین گویا
مہِ نو ہے لب نان چرخ پر انجم نمکدان ہے

غرض یان نعمتین موجود ہین سب دین و دنیا کی
جسے حاجت ہو لیجاوے نہ منت ہے نہ احسان ہے

مذاق اب چین سے بیٹھے ہوے تم بھی مزے لوٹو
بچھا ہے خوان یغما عیش اور عشرت کا سامان ہے

مے وحدت سے کیسے باچلے رہے ہین بزم عشرت مین
خلافت ساقی کوثر کا مرا ساقی دوران ہے

ازل سے تا ابد جاری ہے فیض عام ساقی کا
سرور ساغر مئے ہے مذاق جام عرفاں ہے

منقبت حضرت سید شیخ مخدوم علاؤالدین صابر کلیری قدس سرہ

اے جل وجلال رسول خدا حضرت مخدوم علاؤالدین
اے عز وکمال علی اعلیٰ حضرت مخدوم علاؤالدین

اے غیرت ذات خدائے غیور اے عین صفات صبور وشکور
صابر شاکر راضی برضا حضرت مخدوم علاؤالدین

اے محی الدین ومعین الدین ہیں آپ ہی خواجہ قطب الدین
اے شیخ فرید الدین بابا حضرت مخدوم علاؤالدین

اک وصف بھی آپ کا ہو نہ سکا تم ذات وصفات میں ہو یکتا
اوصاف میں ایسا ہے نہ ہوا حضرت مخدوم علاؤالدین

ہیں جملہ مراتب اونکے بجا اعلیٰ ہے ہر اک انکا رتبہ
دارین میں ہیں عالی درجہ حضرت مخدوم علاؤالدین

درگاہ شریف کی آب وہوا ہے آب بقا دم عیسےٰ
اور خاک پاک ہے خاک شفا حضرت مخدوم علاؤالدین

زائر کو ترے گر کوئی مرض جسمانی یا روحانی ہو

آتے ہی یہاں ہو دم میں شفا حضرت مخدوم علاؤالدین

آنکھوں میں مری ہو بینائی جسم و دل و جاں میں توانائی

پانچوں تن کا صدقہ بخدا حضرت مخدوم علاؤالدین

سائل تیرے در کا ہوں میں مسکین و فقیر و گدا ہوں میں

ہیں آپ مرے داتا مولا حضرت مخدوم علاؤالدین

ہے حکم میں آپ کے ملک خدا خالق نے کیا تم کو والیا

خادم ہے تمہاری خلق خدا حضرت مخدوم علاؤالدین

اچھا ہوں خلق میں نے سنت کھاؤں خالق کی ہر اک نعمت

صحت ہو بلا پرہیز و دوا حضرت مخدوم علاؤالدین

للّٰہ مرض سے صحت ہو اور عمر میں خیر و برکت ہو
مقبول مذاقؔ کی ہو یہ دعا حضرت مخدوم علاؤالدین

منقبت حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہٗ

صورت و شباہت میں شان مصطفائی ہے
صاف ہے ترا سینہ شیشہ محبت کا آئینہ
سارے سر صدیقی منکشف ہوئی تجھ پر
شرع ہی چلن تیرا اور سلوک ہے مذہب

نقشبند معنی نے شکل کیا بنائی ہے
منعکس ترے دل میں صورت خدائی ہے
رمز مخبر صادق تو نے خوب پائی ہے
رہبر ہی طریقہ ہے راہ رہنمائی ہے

کی بہاؤالدین ہو کر دین کی خریداری — قدر و قیمت ایمان آپ نے بڑھائی ہے
مبتدی ترا دے منتہی سے اعلیٰ ہے — تیرے مقتدی میں بھی شان مقتدائی ہے
ذوق و شوق میں ہر دم صبر اور سکونت ہے — رندی و خرابی میں زہد و پارسائی ہے
آ کے بن گئے عرشی میر فرش کی صورت — تیری بزم تمکین میں کیا ہی میرزائی ہے

لذت غنا و فقر دی مذاق کو شاہا
تیرے اک اشارے میں شاہی و گدائی ہے

منقبت حضرت سید حسن رسول نما قدس سرہ

حسن رسول نما حق نما رسول نما — خدا نما بہ حقیقت ہے یار رسول نما
محمد و علی و فاطمہ کی اس سے نمود — حسن حسین نما ہے مرا رسول نما
ولد حسین و حسن کا علی کی ہے اولاد — نبی کی آل نبی فاطمہ رسول نما
ملی ہے ارث میں میراث پنجتن اسکو — ہوا ہے وارث آل عبا رسول نما
نمود اس سے ہی نبی کے بہارستان کی — علی کے باغ کے نشو و نما رسول نما
حسین سا ہے حسین مرتضیٰ علی سا وجیہ — ہے حسن میں حسن مجتبیٰ رسول نما
نبی کی آئی وجاہت بوجہ احسن ہے — حسن بوجہ حسن ہو گیا رسول نما
وہ نیکرو ہے وہ خوش رو ہے اور خوش قامت — وہ خوش خرام ہے وہ خوشنما رسول نما
یہ وہ رسول نما ہے کہ دید ہے نہ شنید — نہ آپ سا کوئی دیکھا سنا رسول نما

وہ جسکو چاہے رسول خدا کو دکھلادے
خدا نے ہمکو دکھایا ہے کیا رسول نما

پیامبر اوسے پیغمبر خدا کا کہون
کہ ہے رسول رسول خدا رسول نما

درود پڑہنے کے قابل ہے اسکا اسم شریف
عجیب اسم ہے صل علے رسول نما

اویس ثانی ہے اسم اسکا ثالث حسنین
ہے ایک نام حسن دوسرا رسول نما

علی وصی نبی ہے حسن اویسی ہے
ملا نبی سے بلا واسطہ رسول نما

زروے فیض ہے وہ نائب رسول اللہ
کہ فیضیاب نبی سے ہوا رسول نما

کمال عین فنا فی الرسول کا ہے یہی
بعینہ ہے جمال آپکا رسول نما

جو دیکھون منہ ترا اے عاشق رسول اللہ
کہون نہین صل علے مرحبا رسول نما

خدا نما ہے خدائی نما ہے بندہ نما
نبی نما ہے پیمبر نما رسول نما

ہے اوسکی جلوہ نمائی کی دھوم عالم مین
وہ جلوہ گر ہے وہ جلوہ نما رسول نما

نبی کے معجزے دکھلائے مردے زندہ کیے
کرامتون سے ہے معجز نما رسول نما

کریم ما و شما اکرم و مکرم ما
کرم نما و کرامت نما رسول نما

خدا اسکا فضل رسول کریم کا ہو کرم
رہے ترا کرم اکرام یا رسول نما

دعا قبول بہ فرما رُخ نبی بنما
یہی دعا ہے یہی مدعا رسول نما

تری رسول نمائی کھلی خدائی ہے
مشاہدہ مجھے کھلجائے یا رسول نما

خدا رسول کو دیکھون مین جاگتے سوتے
نظر کھلی رہے دل جاگتا رسول نما

مجھے برائے خدا و رسول ایک نظر
دکھا دو روے رسول خدا رسول نما

ہمیں مقام فنا فی الرسول دکھلادو
جو دیکھو ایک نظر تم ذرا رسول نما

بھلا دو دل سے مرے یاد ماسوائے رسول
کرونگا یاد تمہیں کیا بھلا رسول نما

جناب حضرت سید حسن شہ سادات
امیر و سید و شاہ و گدا رسول نما

غلام حلقہ بگوش آپکا ہوں لشتوں سے
ملا ہے بندہ کو یہ سلسلہ رسول نما

نصیر دین و دلیل اللہ و پیر سعید
فقیر راہ خدا رہنما رسول نما

شہا غلام ہوں تیرا فقیر ہوں تیرا
تو ہے شہنشہ شاہ و گدا رسول نما

گناہ عفو ہوں بہر خدا و بہر رسول
مجھے معاف ہو سہو اور خطا رسول نما

گناہگار نکو کار ہوں تمہارا ہوں
میں نیک و بد ہوں برا یا بھلا رسول نما

خودی ہو سہو رہوں محو میں خدائی میں
میں بیخودی میں رہوں با خدا رسول نما

بلا طلب کے مطالب ہوں دین و دنیا کے
رہوں میں طالب مولا سدا رسول نما

رہوں جہاں میں سبکدوش بار دنیا سے
ٹلی ہے مرے سر سے بلا رسول نما

مقدمہ ہے مرا دفتر رسالت میں
بخوبی ہووے مرا فیصلہ رسول نما

کبھی تو حکم زبانی کوئی پیمبر کا
زبان سے اپنی ذرا کہہ سنا رسول نما

چڑھاؤں جام مئے عشق احمدی ایسا
نہ اترے پھر کبھی جسکا نشا رسول نما

پلا دے جام مئے الفت رسول خدا
دلا دے مے کا مجکو صلا رسول نما

چھکا دے ذوق نبی سے مذاق تم کو اپنے
چھکا دے اپنا مذاق اور مزا رسول نما

رباعی بمدح خواجہ قطب الاقطاب قدس سرّہ

سیّارہ کی شکل مین شب و روز	ہون گردش آسمان سے حیران
چمکا دے مرے ثوابت بخت	اے قطب سپہر مہر یزدان

رباعی بمدح خواجہ مخدوم روشن چراغ دہلی قدس سرّہ

تیرا رخ گل ہے نور افشان	تاریک ہو ورنہ باغ دہلی
روشن کردے سواد دلکو	ہے نام ترا چراغ دہلی

رباعی بمدح مولانا محمد فخر چشتی قدس سرّہ

ہے تری درگاہ کی وہ عز و شان	آتے ہین بہر زیارت قدسیان
دے مذاق بینوا کو افتخار	فخر دنیا فخر دین فخر زمان

شقبت حضرت سید السادات سلطان العارفین خواجہ حسن شیخ شاہی بدایونی قدس سرّہ

ہو شفا بیمار ہون یا حضرت سلطانجی	دردمند زار ہون یا حضرت سلطان جی
چارہ سازی کر بحق پنجتن اور چاریا	شسشدر و لاچار ہون یا حضرت سلطانجی
مین ہون پابند بلا کیجے رہا بہر خدا	بندۂ سرکار ہون یا حضرت سلطانجی
شہر یارو پر رعیت کی حفاظت کا ہے حق	حق یہ ہے حقدار ہون یا حضرت سلطانجی
رہتے ہین خادم سدا محفوظ ہر آفات سے	مین بھی خدمتگار ہون یا حضرت سلطانجی
سحر سے آسیب سوداسے معہ گھربار کے	پاک صاف اکبار ہون یا حضرت سلطانجی

دفع ہون امراض جسمانی وروحانی تمام
ہووے صحت جسم وجانکو دیدہ و دلکو قرار
خواب راحت چشم مین ہو دل مرا بیدار ہو
سب گناہونکا ہو کفارہ زیارت آپ کی
چلکے دریا پار آیا تیری عشرتگاہ مین
دو گدا کو اپنے دروازہ کی عزت اور وقار
پاے بوسی گر میسر ہو حضور پاک کی
دلکے سب مطلب ہون انکھونکو تمہاری دید ہو
یار و یاور کون ہے کس سے کہون اور کیا کرون
ہم تو ہین مجروح تم مرہم دل افگار کے ہو
جلد تر پھولے پھلے بن مین اترے نخل مراد
پیش دروازہ کبھی درگاہ مین گہہ جبہہ سا
حج بیت اللہ ہے مجکو زیارت آپ کی
کعبۂ مقصود ہے درگاہ کہتا ہے یہ جاہ
نور کی ظلمت ہے بن تم خضر سوت آب حیات
میرے زندہ پیر اسدہم دستگیری کیجیے
تو بھی دلدار علی کو جان اپنا یا حسن

سر بسر آزار ہون یا حضرت سلطانجی
مضطر و بیمار ہون یا حضرت سلطانجی
روز و شب بیدار ہون یا حضرت سلطانجی
بد ہون نیکوکار ہون یا حضرت سلطانجی
بحر غم سے پار ہون یا حضرت سلطانجی
اک ذلیل و خوار ہون یا حضرت سلطانجی
پھر سپر و سردار ہون یا حضرت سلطانجی
طالب دیدار ہون یا حضرت سلطانجی
بیکس و بے یار ہون یا حضرت سلطانجی
مین جگر افگار ہون یا حضرت سلطانجی
خشک و تر جیون خار ہون یا حضرت سلطانجی
گہہ پس دیوار ہون یا حضرت سلطانجی
حاجی و زوار ہون یا حضرت سلطانجی
چاہ زمزم دار ہون یا حضرت سلطانجی
پیاسا بھٹکون خوار ہون یا حضرت سلطانجی
زیست سے بیزار ہون یا حضرت سلطانجی
اپکا دلدار ہون یا حضرت سلطانجی

تم مرے پیر مغان ہو میکدہ کا آپ کے
مین بھی اک میخوار ہون یا حضرت سلطان جی

دو مجھے اک جام عرفان مین مذاق رند ہون
مست ہون سرشار ہون یا حضرت سلطان جی

حال میرا جس طرح بدلا بدل کر اور طرح
پڑھتا کچھ اشعار ہون یا حضرت سلطان جی

شکر ہو کیونکر ادا یا حضرت سلطان جی
پھیر دی تمنے قضا یا حضرت سلطان جی

جسنے رکھا آپ کی درگاہ مین جیسے قدم
ٹل گئی سر سے بلا یا حضرت سلطان جی

تم ہو عامل تم ہو کامل تم ہو حاکم تم حکیم
تم دعا ہو تم دوا یا حضرت سلطان جی

ایک دم مین صاف کاٹا روگ ساری عمر کا
حکم قاطع ہے ترا یا حضرت سلطان جی

آپ کی دار الشفا مین خوب ہو اسکا علاج
جو مرض ہو لا دوا یا حضرت سلطان جی

گر تری درگاہ مین آب بقا ہے آب چاہ
خاک ہے خاک شفا یا حضرت سلطان جی

آپ تو آل نبی ہین اور اولاد علی
ابن حضرت فاطمہ یا حضرت سلطان جی

ہو نسب مین تم حسینی نام نامی ہے حسن
حسن مین زین العبا یا حضرت سلطان جی

تم مین آیا ہے امام باقر عادل کا عدل
تم ہو عادل بادشا یا حضرت سلطان جی

تمکو پہنچی ہے امام جعفر صادق کی ارث
تم ہو با صدق و صفا یا حضرت سلطان جی

اے حسن ہو تاب تم بندہ کے ہو مشکل کشا
سر بسر عقدہ ہی ہون وا یا حضرت سلطان جی

جعفری سید ہو تم اور شیخ شاہی ہے لقب
ہے حسن نام آپکا یا حضرت سلطان جی

آپ ہین اختر مین کے ثانی ویس قرن
عاشق بدر الدجی یا حضرت سلطان جی

حضرت قاضی حمید الدین ناگوری ہین پیر
سہروردی سلسلہ یا حضرت سلطان جی

پیر شیخ و شاب ہر خاندان سہروردہ
مرد میدان خدا یا حضرت سلطان جی

حضرت حاجی جمال الدین ملتانی ہوئے
اوستاد و مقتدا یا حضرت سلطان جی

پیر و اوستاد آپکے ہین آفتاب و ماہتاب
مطلع نور و ضیا یا حضرت سلطان جی

شاہ بدر الدین ہین بھائی تمہارے رشک ماہ
غیرت مہر سما یا حضرت سلطان جی

حشر تک اس شہر کے شاہ ولایت ہین وہی
ہین ولی اولیا یا حضرت سلطان جی

عارفون کے تم ہو سلطان عاشقون کے بادشاہ
سید و شاہ و گدا یا حضرت سلطان جی

آتش عشق الہی ہین ہوئے جلکر شہید
وہی شہادت کو چلا یا حضرت سلطان جی

دفن ہین مان باپ بھائی بھانجے درگاہ ہین
کیا سنو ہے یہ جا یا حضرت سلطان جی

جیسے تم ویسے تمہارے والدین و اقربا
رکھتے ہین قرب خدا یا حضرت سلطان جی

تیرے قوالونکی تربت کا رہے ہے مجرائی
مطرب بزم سما یا حضرت سلطان جی

تربتون سے از زمین تا آسمان گلزار ہے
ہین ہزارون اولیا یا حضرت سلطان جی

نور کا عالم نظر آتا ہے ہر انکو صاف
ہے عجب جای فضا یا حضرت سلطان جی

نور افشان دونون بن اک بحر رحمت سوتے ہے
جنت و کوثر ہین یہان یا حضرت سلطان جی

ہر جڑی بوٹی پہ اس بن کے ہے عالم خضر کا
یا ریاض قدس کا یا حضرت سلطان جی

قدرت حق بنگیا ہے بن چمن فردوس کا
ہے سدا پھولا پھلا یا حضرت سلطان جی

یہ جگہہ نام خدا ہے لایق حمد و ثنا
قابل صلی علی یا حضرت سلطان جی

میرے حال پر شکایت کو کیا احوال شکر — کیا کرون شکر آپکا یا حضرت سلطان جی

شکر نعمتہا سے تو چند انکے نعمتہا سے تو — شکر نعمت ہووے کیا یا حضرت سلطان جی

ہوتی ہی نعمت زیادہ شکر گر تھوڑا ہی ہو — دیجیے بدلہ شکر کا یا حضرت سلطان جی

از برائے مصطفیٰؐ و مرتضیٰؓ و فاطمہؓ — واسطہ سبطین کا یا حضرت سلطان جی

واسطہ سب آل کا اصحاب کا ازواج کا — پھر جملہ اولیا یا حضرت سلطان جی

واسطہ ہے تمکو اپنے پیر اور استاد کا — واسطہ مان باپکا یا حضرت سلطان جی

واسطہ وار آپکے ہین اور جتنے رشتہ دار — تمکو سبکا واسطہ یا حضرت سلطان جی

مین بھی ہون اک آپکا قدر ار اور امیدوار — کیجیے میرا حق ادا یا حضرت سلطان جی

تم ہو میرے شاہ اور مین آپکا مداح ہون — مدح کا دیجیے صلہ یا حضرت سلطان جی

تم شہ دارین ہو و دولت دنیا و دین — ہو مجھے اک نعمت عطا یا حضرت سلطان جی

دائما فضل آپ کا بندہ کے شامل حال ہو — تمپہ ہے فضل خدا یا حضرت سلطان جی

دین اور دنیا کی برآئین مرادین جتنی ہین — حاجتین ہون سب روا یا حضرت سلطان جی

ہر دعا بندہ کی درگاہ خدا مین ہو قبول — تم ہو مقبول خدا یا حضرت سلطان جی

شاد و آباد آپ رکھیے مجکو اپنے شہر مین — عیش و عشرت سے سدا یا حضرت سلطان جی

ہر بلا سے حفظ مین رکھیے معہ اہل و عیال — رد ہو میری ہر بلا یا حضرت سلطان جی

ہم ہمیشہ آپکے ظل حمایت مین رہین — آپ ہین ظل خدا یا حضرت سلطان جی

خیر و برکت دین و دنیا کی رہے ہر کام مین — خیر سے ہو خاتمہ یا حضرت سلطان جی

ہووے آنکھوں میں مذاق جام عرفان کا سرور — دل ہو ہر دم با مزا یا حضرت سلطان جی
سب دعائیں ہوں قبول حضرت رب کریم — آپ آمین کہیے گا یا حضرت سلطان جی

ہے درود حضرت ختم الرسل ختم کلام
ورد ہے صل علی یا حضرت سلطان جی

صاحب معرفت اہل عرفان — عارفوں کے ہو شہا تم سلطان
نام نامی ہے جہان میں مشہور — عرف ہے آپ کا معروف زمان
دور و نزدیک سے مردان خدا — آتے ہیں تیری زیارت کو یہاں
حاجتیں سب کی روا ہوتی ہیں — کیوں نہ ہو مجمع حاجت میدان
بندگی میں ہیں تری خاص و عام — آپ ہیں بندہ خاص سبحان
ہوتی مرقد پہ ہے مقبول دعا — تم ہو مقبول جناب یزدان
وعدہ فرمایا ہے تمنے لاریب — لائے حاجت جو کوئی میرے یہان
کام گر اوسکا نہ ہووے تو وہ شخص — قبر میری کرے بے نام و نشان
وعدہ مردان خدا کا حق ہے — بخدا بہر عقیدت مندان
خوش عقیدت نہیں رہتے محروم — بد عقیدہ کو ہے حاصل حرمان
فیضیاب آپ سے ہیں شاہ و گدا — فیض بخش آپ ہیں اور فیض رسان
گرچہ ہوتی ہے دعا سبکی قبول — بالیقین فرق مراتب ہے یہان
بخدا آیت اُدْعُونِی کی — تیری درگاہ ہے تصدیق کنان

خوب داناہے حکیم مطلق — کچھ سمجھتے نہین بندے نادان
لاعلاج اپنا مرض تھا واللہ — درد درماندونکا تھا نہ لے درمان
گذرا اس حال سے کچھ کم اک سال — تھا گرفتار بلاے دوران
مثل عرضی مین قصیدہ لکھکر — ہوا حاضر جو حضور سلطان
نہ رہا ہجر نہ سودا آسیب — گیا آزار عیان اور پنہان
سینے دیکھی یہہ کرامت ایسی — سنکے حیران ہو جیسے ہر انسان
پھر پڑہا اور قصیدہ قصداً — شعر شکر شہ کون ومکان
جو کوئی اسکو لکھے اور پڑہے — یا سنے دیکھے بصدق وایقان
وہ بھی ہو میری دعا مین شامل — مدعا ہے یہ مرا از دل وجان
اسمین مضمون قبولیت کے — صاف ظاہر ہین عیان راچہ بیان
لکھا ہو اس صاحب عرفان کی صفت — وصف مین جنکے ہین عارف حیران

اس قصیدہ کا رکھا مینے مذاق
نام تاریخی مذاق العرفان ۱۲۷۳ھ

مین گدا ہون تم شہنشاہان مرے سلطانجی — مین ہون سائل تم سخی سلطان مرے سلطانجی
سرور پیغمبران تک ہو کریم ابن کریم — کر کرم سرور سرداران مرے سلطانجی
باپ تیرا شیر یزدان آپ ہین شیر نکے شیر — شیر مرد ابن شہ مردان مرے سلطانجی
امر ہے محسن حسن حسن حسن کا واسطہ — کیجیے بہر حسین احسان مرے سلطانجی

چار دہ معصوم کے بارہ امامون کے جگر
پنجتن کے تم ہو دل اور جان میرے سلطانجی

صدقہ نام پاک کا ان سلطانجی کا ہووے صاف
ہین تمہارے نام کے قربان میرے سلطانجی

صدمہ لخت جگر کا کر شتابی سے علاج
درد دل کا جلد ہو درمان میرے سلطانجی

تم حکیم حکمران ہو تم طبیب جسم و جان
تم ہو افلاطون اور لقمان میرے سلطانجی

ہون بہت لاچار بہر پنجتن اور چار یار
چارۂ بیچارگان کرہان میرے سلطانجی

ہو بخوبی تیرے بیمار ونکو صحت و مدام
اے مسیحا دم شہ خوبان میرے سلطانجی

بنکے احوال طبیعت پہ نہ بگڑے جیتے جی
حالت صحت رہے یکسان میرے سلطانجی

قطب ہین شاہ ولایت ہین بدایون کے لیئے
غوث اعظم خواجہ ذیشان میرے سلطانجی

پاے رفتن جاے ماندن بھی نہین حیران ہون
ہین شکستہ پا و سرگردان میرے سلطانجی

سہل ہو دشواریان مشکلکشا کا واسطہ
مشکلین ہوجین سب ہی آسان میرے سلطانجی

خاک پاسے تیرے ٹلجاتا ہے سحر سامری
دفع کر جادوے کفاران میرے سلطانجی

میرے آقا میرے مولا میرے سرور میرے شاہ
اے میرے سید میرے سلطان میرے سلطانجی

کرتے ہین مہمان نوازی میزبانان کریم
ہین تمہارے در پہ ہون مہمان میرے سلطانجی

مین ہون محتاج و گدا تم ہو میرے حاجت روا
مین ہون مسکین تم شہنشاہان میرے سلطانجی

ہند مین تیرا در دولت ہے اک جاے قبول
تم ہو وہ مقبول ہندوستان میرے سلطانجی

تمکو غیرت ہم غلامونکی ہے سلطان غیور
اہل غیرت صاحب السلطان میرے سلطانجی

جانتا ہون مین خدا کے حکم سے سب جن و انس
ہین تمہارے تابع فرمان میرے سلطانجی

صدمہ آسیب جن وانس سے ہووے نجات
دفع ہو آسیب انس و جان مرے سلطا نجی

سہل چھٹکارا گرفتار بلا سے جنکا ہو
جن ہین تیرے بلا گردان مرے سلطا نجی

بخشدے شاہا خطائین ظاہری و باطنی
اے خطا بخش خطاکاران مرے سلطا نجی

کوئی سائل درگہہ شاہی سی کیون محروم جائے
ہو کسیکو کسطرح حرمان مرے سلطا نجی

دوستو نکے تم ہو یاور تم ہو وہ یارو نکے یار
ہو عرق کی جاے خون افشان مرے سلطا نجی

تم ہو سچے وعدہ حاجت روائی بھی ہے سچ
سچ یہہ بیشک مجکو ہے ایقان مرے سلطا نجی

ہو مرا قضیہ پاک وصاف اور سب معاصی ہون معاف
عفو کر جرم گنہگاران مرے سلطا نجی

دو شہا الدم مین دلدار علی کے جی کو چین
اے مرے دلدار اے جانان مرے سلطا نجی

دو جہان مین بامزہ رکھیے معہ اہل وعیال
ہے مذاق اک تیرا مدحتخوان مرے سلطا نجی

ہجوم لشکر غم ہے دہائی شیخ شاہی کی
نہ مونس ہے نہ ہمدم ہے دہائی شیخ شاہی کی

تن تنہا ہے اک جان پر صدہا مصائب ہین
ہزار اندوہ اک دم ہے دہائی شیخ شاہی کی

عجائب حال ہے حیران عالم مین کہون کس سے
عجب حیرت کا عالم ہے دہائی شیخ شاہی کی

سنینگے دیکھے کسدم وہ مجھ ناکام کی فریاد
زبان پر میری ہردم ہے دہائی شیخ شاہی کی

نہین مجھ ناتوان مین اب زیادہ صبر کی طاقت
توانائی بہت کم ہے دہائی شیخ شاہی کی

رکھے ہے مجکو جو گردش افلاک سرگردان
جفاے چرخ پیہم ہے دہائی شیخ شاہی کی

قدیم انکی ہے شاہی پہلے مین انکی دہائی دون
مجھے سب سے مقدم ہے دہائی شیخ شاہی کی

وہ سلطان زمان سلطان ملک فقر و عرفان ہے
وہی سلطان عالم ہے دہائی شیخ شاہی کی

وہی شیخ الشیوخ اور خواجہ قطب المشائخ ہے
وہ میران غوث الاعظم ہے دہائی شیخ شاہی کی

اخی اعظم و شاہنشہ شاہ ولایت ہے
وہ سلطان معظم ہے دہائی شیخ شاہی کی

ستاتا ہے دمادم مجکو حال ہولناک اسدم
مراب ناک مین دم ہے دہائی شیخ شاہی کی

غم و غصہ سے ہے گھر بار کا نقشہ تہ و بالا
بلا درہم ہے برہم ہے دہائی شیخ شاہی کی

رہون محفوظ ہر دم سحر سے آسیب و سودا سے
یہہ دم مین جب تلک دم ہے دہائی شیخ شاہی کی

شہ کرب و بلا کا دم رہے دفع بلا ہووے
نہو کچھہ غم محرم ہے دہائی شیخ شاہی کی

خرابی حال کی ظاہر ہے درد و آہ و نالہ سے
مذاق خستہ پر غم ہے دہائی شیخ شاہی کی

خدا کے سامنے دونگا دہائی شیخ شاہی کی
دہائی ہے خداوندا دہائی شیخ شاہی کی

گھرا ہے گھر مرا سلطانجی صاحب کی نگری مین
بلا فسکا ہے اک بلوہ دہائی شیخ شاہی کی

قیامت غل مچا ہے زور پر غوغا بلا کا ہے
غضب ہے شور و ہنگامہ دہائی شیخ شاہی کی

دہائی شاہ ولایت کی چڑہائی فوج غم کی ہے
اوتارا لشکر ہم کا دہائی شیخ شاہی کی

کرون مین آہ و نالہ جاکے دریا پار کس بن مین
نہین لگتا ہے تہل بیڑا دہائی شیخ شاہی کی

جلادون دلکو مشعل ہے عجب اندہیر دنیا مین
ہے روز روشن اندہیرا دہائی شیخ شاہی کی

و بدر الدین والدنیا ہے وہ شاہ ولایت ہے
وہ ہے سلطان دین اپنا دہائی شیخ شاہی کی

وہی والی ولی ہے داد کا وہ دینے والا ہے
کرون فریاد واویلا دہائی شیخ شاہی کی

حکومت اوسکی ہے ہون محکمہ مین اوسکے فریادی
وہ ہے حاکم حکیم اپنا دہائی شیخ شاہی کی

رعایا کی اوسکو ہر طرح واجب رعایت ہے
رعیت اوسکی ہے بندہ دہائی شیخ شاہی کی

غلام و خادم اوسکا بندۂ درگاہ ہون اوسکا
گدا ہون اُسکے ہی در کا دہائی شیخ شاہی کی

وہی ہے والی و مولا وہی ہے سید والا
وہی ہے میرا رکھوالا دہائی شیخ شاہی کی

اوسی کے در پہ ہوگا استغاثہ مستغیثون کا
پکارون الغیاث اسجا دہائی شیخ شاہی کی

رہون شاہی سلطانی مین آنکی ایسی تنگی مین
مین رہنے سے ہے تنگ آیا دہائی شیخ شاہی کی

کرون فریاد کس سے اور کہان جا کر دہائی دون
وہی ہے داد رس ہر جا دہائی شیخ شاہی کی

دہائی دی در شاہی پہ بندہ نے کئے چلے
گیا ابتک نہ چلانا دہائی شیخ شاہی کی

ٹلے سایہ مرے سر سے ہمیشہ کو بلا جائے
سراسر دفع ہو سودا دہائی شیخ شاہی کی

ابھی ہو بعافیت فضل و کرم لطف و عنایت ہو
ستاتا ہے غم و غصہ دہائی شیخ شاہی کی

مذاق ہمزہ کو بامزہ رکھ ہیچ خوان یا رب
مرے بین ہو تو کیون دیگا دہائی شیخ شاہی کی

منقبت جناب شیخ بدر الدین شاہ ولایت بدایون قدس سرہ

عارف ہو یا ولی ہو شاہ و گدا کہین کا
سایل ہے شاہ ولایت سلطان عارفین کا

ایک شاہ بدر دین ہے اک ماہ کاملین ہے
دنیا و دین مین جلوہ ہے دونون حسین کا

شکل نبی علی ہین اک جان دونون بھائی
ہین دونون شاہ و سلطان ہو ورد لا کہین کا

قایم ہی تا قیامت ازماہ تا بماہی
دایم قیام اونسے ہی آسمان زمین کا

درگاہ شاہ وسلطان ہی شاہراہ ایقان
رستہ ہی بادشاہی یہ منزل یقین کا

دونون جگہہ کا صاحب ہی آسرا بھروسا
بندہ کو ہی سہارا دنیا کا اور دین کا

کامل صلہ ملیگا دوہرا مذاقؔ ایک جا
ہی وصف اس غزل مین ان دونون کاملین کا

غلامِ حاضر دربار ہون شاہِ ولایت کا
مین صاحب بندہ سرکار ہون شاہِ ولایت کا

دل وجان سے اوس مخدوم کا مین خادم درگاہ
مین جان ودل سے خدمتگار ہون شاہِ ولایت کا

برا ہون یا بھلا کچھہ ہون ولے ہون شاہ والا کا
مین بدکردار و نیکوکار ہون شاہِ ولایت کا

جو بحرِ معرفت کے پار سلطان عارفین کا ہو
تو دریاے ولا کے وار ہون شاہِ ولایت کا

خدا کے فضل سے ہو جاونگا مین بے دوا اچھا
بھلا چنگا ہون گر بیمار ہون شاہِ ولایت کا

مرا اس نام کی برکت سے ہوگا کام ایک بار ہی
مین لیتا نام ایک بار ہون شاہِ ولایت کا

یہہ جانا مینے دل سے حب علی شاہ ولایت ہی
مین دلدار علی دلدار ہون شاہِ ولایت کا

وہ ساقی ہی وہ مولا ہی اوسیکا دور دورہ ہی
مذاقؔ اس دور مین سرشار ہون شاہِ ولایت کا

اے نور نبی کے شمس ضحی یا شاہ ولایت بدر الدین
انوار علی کے بدر جی یا شاہ ولایت بدر الدین

اے مہر سپہر حسن بصری وماہ چرخ حبیب عجمی
شیخ دواد کے نجم سما یا شاہ ولایت بدر الدین

خواجہ معروف کے ماہ مبین سری سقطی کے نور یقین
خورشید جنید کے قمر ضیا یا شاہ ولایت بدر الدین

خواجہ ممشاد کے دل کا سرور اور خواجہ ابی احمد کا نور
تم خواجہ محمد کے ہو صفا یا شاہ ولایت بدرالدین

ہین آپ ہی نور وجیہ الدین ہو سالو نجیب ضیاالدین
تم شیخ شہاب الدین ہو شہا یا شاہ ولایت بدرالدین

ای اختر برج حمید الدین ای خواجہ حسن کے ماہ مبین
شیخ شاہی کے ماہ لقا یا شاہ ولایت بدرالدین

جسطرح نبی کے علی ہین اخی سلطانجی کے تم ہو بھائی
سلطان ہین وہ تم شاہ شہا یا شاہ ولایت بدرالدین

ہو نخل خشک امید ہرا حاصل ہو مرے سے سر ایک شجرہ
پڑہے شاہی مذاق ترا شجرہ یا شاہ ولایت بدرالدین

ہو دم ہین بحکمت ربانی صحت جسمانی روحانی
دلدار علی کے تمہین ہو دوا یا شاہ ولایت بدرالدین

ترجیع بند بہ منقبت حضرت سلطان العارفین شیخ سید حسن مینی شیخ شاہی قدس سرہ

سرتا بپا وہ سرو بستان پنجتن ہین
نازک بدن ہین روح وریحان پنجتن ہین

پاک اونکا جان وتن ہی وہ جان پنجتن ہین
وہ شافی دل وجان جانان پنجتن ہین

امراض جسم وجان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

محکوم دو جہان مین ہی خلقت الٰہی
ارض و سما مین اونکا اک محکمہ ہی شاہی

سب حکم مین ہین اونکے از ماہ تا بماہی
حاکم حکیم اپنے ہر دم ہین شیخ شاہی

امراض جسم وجان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

مولا علی جد اونکے ہر درد کے ہین درمان
مشکلکشا کے پوتے کرتے ہین مشکل آسان

پہچان لو مریضو ہوتے ہو کیون ہراسان ۔ سلطان عارفین ہے دارو ے دردمندان

امراض جسم وجان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

خوش ہوکے دردمندو دارالشفا مین آ و ۔ خوش خلق آکے دم مین ہوگا مریض بدخو
اچھا ہو دمبدم وہ جینگا بھلا ابھی ہو ۔ جسمی ہو یا کہ روحی کوئی مرض کسیکو

امراض جسم وجان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

میرے گناہ ظاہر و باطن کی ہو معافی ۔ آلودہ جان وتن کی پاکی ہو اور صافی
اونکا کرم کرامت ہر کام مین ہی کافی ۔ اپنے مرض کے ہونگے اک دم مین آپ شافی

امراض جسم وجان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

پائینگے بے دوا کے لاچار تندرستی ۔ دو چار دن نہین ہوگی اکبار تندرستی
دم مین عطا کرینگے سرکار تندرستی ۔ پاتے ہین اونکے در پر بیمار تندرستی

امراض جسم وجان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

ہے عام خاصہ یہ درگاہ اور بن کا ۔ جاتا ہے عارضہ یان آکر دوا نے پن کا
کوئی مرض کسیکو عارض ہو جان تن کا ۔ آسیب جان ہو جادو یا ہو مرض بدن کا

امراضِ جسم و جان کی خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

ہوتی قبول یزدان سب کی دعا ہین ہے
بیشک مسیحِ دوران سلطان عارفین ہے

جان بخش اور جہان بخش ایسا کوئی کہین ہے
اس دور مین مریضون دل سے مجھے یقین ہے

امراض جسم و جان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

ہے آستان شہ پر آرام جان و راحت
درگاہ مین ہو حاضر جسدم کہ با عقیدت

بدلے ہین رنج و غم کے ہے دل کو عیش و عشرت
ہو دم بدم محمد ایثار علی کو صحت

امراض جسم و جان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

تن صاف یا الٰہی سر تا بپا ہو آمین
صدقے مین پنجتن کے فضل خدا آمین

ہو پاک جان سراپا دفع بلا ہو آمین
سعد و جبد کو یارب صحت شفا ہو آمین

امراض جسم و جان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

ہو آپ کی دعا سے سب گھر نکر کو صحت
صحت ہو نور چشم و نور البصر کو صحت

صحت ہو مجھکو میرے ہو سارے گھر کو صحت
ہووے مذاقِ دلکو لختِ جگر کو صحت

امراض جسم و جان کے خواجہ حسن شفا ہین

سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

رباعی

اے نور نبی علی بتول سبطین — تم پنجتن پاک کے ہو نور العین

یا خواجہ حسن ہون دونو آنکھین پرنور — نور العینین دو براے حسنین

وله شجرہ عالیہ قادریہ کہ حسب فرمایش شخصے نظم فرمودہ بود

حمد احد کو نعت احمد مصطفے کیواسطے — منقبت آل محمد مصطفے کیواسطے

بعد از حمد و ثنا و بعد نعت و منقبت — دے خدا کو مصطفے کے مرتضے کیواسطے

یا الٰہی خیر سے رکھہ دین و دنیا مین ہمین — حضرت خیر البشر خیر الوری کیواسطے

یا الٰہی مرتبہ عالی سے عالی ہو مرا — عالی و اعلے علی ذو العلا کیواسطے

ہووے حسن خاتمہ بہر حسنؑ بہر حسینؑ — حضرت سبطین ابن فاطمہ کیواسطے

عابد و نمین رکھہ بزیب و زین یارب العباؑ — زیب زین العابدین زین العبا کیواسطے

یا خدا احسان و عدل ابنا ذو القربا ملے — باقر عادل جواد و ذو العطا کیواسطے

یا الٰہی دل کو ہر دم بصد صدق و صفا — جعفر صادق بصد صدق و صفا کیواسطے

غم مین یارب ہمکو بہر موسی کاظم نرکھہ — رکھہ ہمین راضی رضا موسی رضا کیواسطے

زہد و تقوی دے خدا بہر تقی متقی — متقی بندہ ہو صاحب اتقا کیواسطے

ہووے یا ہادی مرا ہادی نقی متقی — کر ہدایت اس نقی متقی کیواسطے

فتح دے دین ہدا کو لشکر اسلام کو — اوس شہ دین عسکری مہدی ہدی کیواسطے

یا الٰہی موم کردے آہن دل کو مرے — حضرت داؤد طائی ذوالعطا کیواسطے

کر طریق معرفت مین مجکو معروف جہان — عارف و معروف کرخی رہنما کیواسطے

سری سقطی کے سبب یارب کھلین اسرار فقر — کھولدے اسرار سر الاولیا کیواسطے

یا عزیز جان و دل بندہ رہے ہر دلعزیز — عزت عبد العزیز دلربا کیواسطے

یا احد ہو واحدیت کی ہدایت عبد کو — شیخ عبد الواحد ستر ہدا کیواسطے

ہو لقاء رب سے ہر دم راحت و فرح و سرور — فرحت دل ابو الفرح فرحت لقا کیواسطے

ہووے حسن عافیت اولاد ہو سعد و سعید — بوالحسن اور بو سعید مقتدا کیواسطے

پھر محی الدین جیلانی جلادے جان و دل — زندہ رکھ تو مجکو یارب دائما کیواسطے

کر کریما تو کرم بہر شہ عبد الکریم — رحم کر اوس رحمت اللہ بادشا کیواسطے

فضل حق ہووے بحق شہ بہاء الحق فقیر — ہو کرم حق کا فقیر حق نما کے واسطے

یا الٰہی رکھ محبت مین حبیب اللہ کی — اوس محب اللہ حبیب اللہ شا کیواسطے

دائما مجھپر رہے فضل نبی فضل علی — سید فضل علی فضل خدا کیواسطے

عزت و حرمت ہمیشہ ہو گدا و شاہ مین — شاہ حرمت شاہ درویش و گدا کیواسطے

کچھ خدا سے بندگی کا کھولدے راز و نیاز — یا خدا راز و نیاز اولیا کیواسطے

حسب فرمایش لکھے ہین نام اس ترتیب سے — مینے اس نامہ مین خامہ سے دعا کیواسطے

اول آخر ظاہر و باطن خدا کا نام لے — کام سے تو کام رکھ اہل خدا کیواسطے

ہون ازل سے تا ابد یارب درود و اسلام — مصطفی آگے اور آل مصطفی کیواسطے

آبرو دنیا و عقبےٰ مین رکھے مولا مدام
ہم غلامون کی تمام اہل ولا کیواسطے

شجرہ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مذاقیہ

الٰہی مہر و محبت دے اپنی ایک ذرہ
بحرمت شہ لولاک نور ارض و سما

جناب سرورِ کونین حرمتِ حرمین
محمدِ عربی آبروے ہر دو سرا

زبان پہ نام نبی و رسول کا آیا
پڑھو ہمین دل سے علیہ السلام صل علی

بحق شاہ نجف بو تراب ابو الحسنین
امام برحق بعد از نبی علی اعلا

بحرمت شہ کرب و بلا امام حسینؑ
بحق سید سجاد امام زین عبا

بحق میر امام محمد باقر
بحق جعفر صادق امام صدق و صفا

بحق موسیٰ کاظم امام جملہ انام
بحق حضرت موسیٰ رضا امامِ رضا

بحق حضرت معروف و سری سقطی
بحق عارف حق ہین جنید و شبلی ما

بحق ہادی حق عبد واحد و بو الفرح
بحق بو الحسن و شیخ ابو سعید ہدا

بحرمت شہ جیلان جناب محی الدین
ظہور نور علی مظہر حبیب خدا

حسنؑ حسینؑ کا حسن اسکے منہ سے ظاہر ہے
یہ باطن او مین نہان ہے وجاہت زہرا

بحق سید رزاق ابن قطب زمان
نشان قدرتِ حق شان عبد قادر ما

بحق سیدنا سید ابو صالح
بحق سید ابو نصر محی دین خدا

بحق سید سادات سید موسےٰ
بحق حضرت سید حسن حسینؑ لقا

بحق سید سادات احمد جیلان — بحق شیخ شیوخ بہاء دین ہدا

بحق خلت و اخلاص سید ابراہیم — بفقر شیخ محمد بھکاری اہل ولا

بحق شیخ شیوخ زمان ضیاء الدین — جناب حضرت قاضی جیا ہنود ضیا

بحسن خلق جمال اولیاء عز و جلال — جناب حضرت مخدوم شیخ و مخدوما

بحق حضرت سید محمد ذی شان — بحق سید احمد نشان حمد خدا

بحق سید سادات شاہ فضل اللہ — بحق سید سادات برکت اللہ شاہ

بحق سید آل محمد شہ دین — بحق سیدنا حضرت شہ حمزا

بحق سیدنا شاہ آل احمد نام — جناب حضرت اچھے میان شہ فقرا

بحق سیدنا شاہ فضل غوث پاک — مرید پیر مغان ساقی شراب بقا

بذوق قلبی دلدار علی مذاق مدام — مے مذاق علی ولی سے دل ہو بھرا

مذاق جام محبت سے مین رہون سرشار — نہ اترے ساقی کوثر کے میکدہ کا نشا

رہے مدام مے معرفت سے بیہوشی — نہو عارف و معروف کا بھی ہوش ذرا

بذوق شوق دل و جان یہ آئین کام جہان — مزے سے گذرے بہر کیف دین اور دنیا

شریعت اور طریقت سے معرفت ہو حصول — حقیقت اپنی کھلے آپ پر بصدق و صفا

گناہ عفو ہون طاعت بعافیت ہووے — دعا قبول ہو اور خاتمہ بخیر مرا

ملے مریدی کا ثمرہ بقدرت قادر — ملائے پیرون سے جنت مین قادری شجرا

ہمیشہ رحمت حق جملہ مرشدون پر ہو

ہووے وہ صاحب ارشاد حق کے راہ نما

شجرہ عالیہ قادریہ بالاختصار

یا محمد مصطفےٰ و یا علی بو الحسن
یا حسین و عابد و یا باقر صادق سخن

یا امام جعفر و یا کاظم و موسی رضا
شیخ معروف و سری و اقف سر علن

یا جنید شبلی و یا عبد واحد بو الفرح
یا جناب بو الحسن یا بو سعید ذو المنن

حضرت محبوب سبحان غوث الاعظم دستگیر
یا محی الدین عبد القادر جیلان وطن

حضرت رزاق و بو صالح ابو نصر و علی
یا جناب موسی و یا حضرت سید حسن

احمد جیلانی بہاء الدین براہیم ایرجی
یا محمد یا ضیاء الدین و محمد زمن

حضرت سید محمد احمد و فضل اللہ
صاحب البرکات سید برکت اللہ شاہ من

سید آل محمد شاہ حمزہ اہل فقر
یا جناب آل احمد جانشین پنجتن

فضل فرما یا جناب شاہ سید فضل غوث
فضل کن بر حال دلدار علی مولا ہمن

ہو مذاق سند مست جام وحدت ساقیا
سہو ہو جائے نشہ میں دل سے یاد جان و تن

اول و آخر سلام اور ظاہر و باطن سلام
تم سبھون پر اور تمہارے دوستون پر دائما

شجرہ عالیہ چشتیہ نظامیہ بہشتیہ کہ حضرت مصنف را بلو انتساب بود

یا الٰہی فضل کر بہر محمد مصطفےٰ
دائما ہو دے کرم بہر علی مرتضا

حضرت خواجہ حسن بصری ہون اخلاق حسن
بہر عبد الواحد بو الفضل ہو فضل خدا

فضل یزدان ہووے از بہر فضیل ابن عیاض
حضرت خواجہ سدید الدین سدا رکھ دیندار
واسطہ ممشاد علو ہی کا مجھے دل شاد رکھ
حضرت خواجہ ابی احمد کھلے راز احمد
حسن خلق خواجہ بو یوسف مجھے دے یا ودود
از برائے حضرت حاجی شریف زندنی
پھر حضرت خواجہ عثمان ہار ہار وان
ہیں ولی اللہ کے وہ والی ہندوستان
شجرہ طیب سے اونکے مجکو حاصل ہو ثمر
وہ معین الدین والدنیا رہیں ہر کام مین
از برائے خواجہ قطب الدین اوشی بختیار
حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج شکر
حضرت سلطان نظام الدین بدایونی وطن
رکھ سدا اپنی محبت اور عنایت مین مجھے
حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی
حضرت سید محمد یوسف گیسو دراز
حضرت خواجہ جمال الدین کمال الدین مجھے

پھر ابراہیم ادہم فقر کا ہون بادشا
ہون امانت دار دین پھر امین الدین سدا
پھر بو اسحاق چشتی خوش سے ہیجی دائما
پھر خواجہ بو محمد رمز احمد کی ہودا
دے وداد خواجہ مودود چشتی لے خدا
ہووے حج کعبہ دل سے مشرف جی مرا
پھر آن خواجہ معین الدین چشتی ذوالعطا
مین ہون اونکی ولایت بن ولی الاولیا
ہو روش ہون اونکے سایہ مین وہ ہین خدا
ہون ہون اسد تعالی وہ معین کار ہا
بخت یا اپنا رہے یاور نصیبا ہو مرا
شکر کی شکر سے شیرین کام ہون اوبرا
نعمے محبوب الہی کا الہی واسطا
رکھیے مقبولی و محبوبی مین اپنی دائما
روشنی نور عرفان سے ہو روشن دل مرا
ہو دل دیوانہ گیسوے محمد مین پھنسا
ہو جمال وجہ ان حاصل کمال دو سرا

واسطہ سید امیر الدین کا کر مجھکو امیر
فقر و شاہی دے شہ برہان دین کا واسطہ

حرمتِ خواجہ علی ہووے علو دو جہان
پھر بابا شاہ حسینی دفع ہون کرب و بلا

حرمتِ خواجہ علی پیر جناب عرف علی
ہون مریدی سے علی کے عارف رب العلا

خواجہ شاہ وصی مولا علیؑ کے ہین وصی
اوس وصی عہ کے توسط سے مجکو یا مولا ملا

حرمتِ خواجہ فقیر صاحبِ قرب علی
قرب ہو نام علیؓ سے مجکو بھی نام خدا

انہ برلے خواجہ ما مولوی عبد الکریم
کر کرم اکرام تکریم اے کریم ذو العطا

پھر خواجہ مولوی سید جمال الدین مجھے
صاف دکھلاوے جمال باکمال مصطفا

حرمتِ عبد الرحیمؒ شاہ درویش و امیر
اے خدا شان رحیمی اونکی صورت مین دکھا

نام صورت کا ہے اونکی عبد سیرت کا رحیم
وہ سراپا رحمت معبود ہین نام خدا

پھر دلدار علیؒ بندہ ہو مولا کا ولی
دلمین دلدار علیؒ کے ہو محبت اور ولا

خیر سے اونکی ہماری عافیت بالخیر ہو
خیر دنیا خیر دین ہو خیر ہو خیر الورا

ہو قبولیت دعا کی پڑھ درود اسد مذاق
کہہ زبان سے دل سے اب صل علی صل علی

شجرہ عالیہ چشتیہ نظامیہ بالاختصار

یا محمد مصطفےٰ و یا علیؑ مرتضےٰ
یا حسن بصری مرید پیر صاحب ارتضا

یا جناب عبد واحد یا فضیل ابن عیاض
شاہ ابراہیم ادہم صاحب فضل و عطا

یا سدید الدین امین الدین ہادی مہتدی
خواجہ ممشاد و بو اسحاق و بو احمد ہدا

بو محمد چشتی و بو یوسف جمال ۔۔۔ یا جناب خواجہ مودود چشتی خوش لقا

حضرت حاجی شریف و خواجہ عثمان ہارون ۔۔۔ یا معین الدین چشتی خواجہ ہر دو سرا

خواجہ قطب الدین فرید الدین شکر گنج شکر ۔۔۔ یا نظام الدین محبوب الٰہی اولیا

یا نصیر الدین یا سید محمد یوسفی ۔۔۔ یا جمال الدین کمال الدین امیر الدین شہا

یا شہ برہان دین خواجہ علی شاہ حسین ۔۔۔ یا علی پیر و شہ عرف علی عارف نما

خواجہ شاہ محی حق نما خواجہ فقیر ۔۔۔ مولوی عبد الکریم و یا جمال الدین ما

شاہ جی عبد الرحیم و شاہ ولدار علی ۔۔۔ جان و دل میں ہو مذاق عشق و عرفان ما

آپ سب صاحب رہین رضی خدا راضی رہے

ہے دعا اپنی رضی اللہ عنکم دائما

شجرہ عالیہ چشتیہ صابریہ کہ بنظم فرمودند حضرت مصنف

یا محمد مصطفیٰ و یا علی مرتضیٰ ۔۔۔ یا حسن بصری مرید پیر صاحب الرضا

یا جناب عبد واحد یا فضیل ابن عیاض ۔۔۔ شاہ ابراہیم ادہم صاحب فضل و عطا

یا سدید الدین امین الدین ہادی مہدی ۔۔۔ خواجہ ممشاد و بو اسحاق و بو احمد ہدا

بو محمد چشتی و بو یوسف جمال ۔۔۔ یا جناب خواجہ مودود چشتی خوش لقا

حضرت حاجی شریف و خواجہ عثمان ہارون ۔۔۔ یا معین الدین خواجہ ہر دو سرا

قطب دین و یا فرید الدین و یا صابر علی ۔۔۔ شمس دین حق جلال الدین شمس الاولیا

شاہ عبد الحق محمد عارف و شیخ محمد ۔۔۔ عبد قدوس و جلال الدین نظام الدین ما

بوسعید صادق و داؤد گنگوہی مقام	بوالمعالی شاہ سید بھیک شاہِ ذوالعلا
یا عنایت شاہ ما حین عنایات الہ	حضرت عبد الکریم صاحب فقر و فنا
شاہ دریا خان در دریاسے توحید احد	یا شہ حافظ صمد کان کرم بحر سخا

قطرۂ دل کو مذاق معرفت کی موج آئے
صاف سینہ قلزم ذوق حقیقت ہو مرا

غزلیات متفرقات

زبان پہ آہ رہی لب سے لب کبھو نہ ملا
تری طلب تو ملی کیا ہوا جو تو نہ ملا

نہ ڈھونڈھی ایک عناصر کی چار دیواری
تجھے تلاش کیا ہم نے چار سو نہ ملا

ہم آپ مین نہ ہوئے جبکہ تو ملا آکر
کبھی جو آپ مین آئے تو یار تو نہ ملا

سنا ہین دور ہی سے القیام کی باتین
وہ ایک بار کبھی ہوکے دو بدو نہ ملا

بدلکے روپ ملا وضع جامیانہ مین
لباس خاص پہنکر وہ خوبرو نہ ملا

نہ دیکھنے کو ملا پھر جسے نظر آیا
لڑا کے آنکھ کسی سے وہ جنگجو نہ ملا

وہ آرزو سے ملا جب کچھ آرزو نہ رہی
نہ جب تلک گئی ملنے کی آرزو نہ ملا

خرام دل مین کیا چھپ کے چشم گریان سے
ملا وہ سرو روان پر کنار جو نہ ملا

پیالہ روبرو آسے تو اشک خون نہ بہا
شراب ناب مین اسے چشم تر لہو نہ ملا

لگا نہ نہ ہستی کا بحر عدم مین تھل بیڑا
جو ڈوبا عشق کے دریا مین وہ کبھو نہ ملا

نہ توڑ بت کا دل سنگ تھا شہ سے فلک
پھل کے خاک مین یہ جام مشکبو نہ ملا

سنا دے ساقیٔ دوران کو نالہاے مذاق
سپہر خاک مین مستونکی ہاے ہو نہ ملا

جب تک نہ ہنستے آؤ گے رونا نجائیگا — موجون مین دل کے جی کا ڈبونا نجائیگا
اک جان دیکے عشق مین پائینگے لاکھ جان — جی جانے پر بھی جان کا کھونا نجائیگا
جب تک خیال یار مین ہوگی نہ بیخودی — یہ رات دن کا جاگنا سونا نجائیگا
جس دم تک اس وجود و عدم کا عدم ہو — ماؤ شما کا ہونا نہ ہونا نجائیگا
شیخ حرم سے اس بت کافر کی آنکھ کا — جادو نہ جائیگا کبھی ٹونا نجائیگا
تردامنی پہ اپنی رہونگا مین اشکبار — دامان و آستین کا بھگونا نجائیگا

جاری رہیگا دورۂ لالہ گون مذاق
داغ جگر شراب سے دہونا نجائیگا

مکین ہی نہ مکان ہے نہ ہے وطن اپنا — نہ جان اپنی نہ دل اپنا اور نہ تن اپنا
نہ رنگ اپنا نہ بو اپنی نہ بہار اپنی — نہ غنچہ اپنا نہ گل اپنا نے چمن اپنا
ذرا دکھایئے اپنے نیازمندون کو — کرشمہ اپنا ادا اپنی بانکپن اپنا
کیا جو عشق صنم ہی پہ اپنے آن بنی — ہوئے نہ شیخ جی اپنے نہ برہمن اپنا
نہ کیجیے عرشی و فرشی کو فرش راہ فنا — نہ یون دکھایئے چال اپنی نے چلن اپنا
زبان ہلاتے ہی ہوجاے اپنا کام تمام — مسیح دہن سے ملا دو ذرا دہن اپنا
یہ باغ دل ہے اسکو نہ سے پھولتا پھلتا — ہرا بھرا رہے بہار سے چمن اپنا

گردون نگا در پہ ترے خاکسار عریان تن
دھرا ہو عرش پہ بہونتا ہوا کفن اپنا

ہر ایک آن نئی وضع ہو نئی پوشاک
بدلتے رہتے ہین ہر دم وہ پیرہن اپنا

غزل سرا ہو وہ ذوق و مذاق سے اپنی
زبان نہ اپنی نہ شعر اپنا نے سخن اپنا

گھائل ہون تیغ ابروے خوبان کے کاٹ کا
پانی پیا ہو دل نے مرے گھاٹ گھاٹ کا

پہنچائیگا وہ حشر کا صحرا سے ہولناک
پرزہ اوڑا جنون مین جو دامن کے پاٹ کا

گانٹھا ہو فقر شیخ ریا کار نے بنا
بستر ہو بوریہ کا تو خرقہ ہو ٹاٹ کا

پامال نقش پا کی طرح اس گلی مین ہون
نہ سنگ رہ کسیکا نہ روڑا ہون باٹ کا

جان گران بہا ہو متاع جنون کا مول
سودا نہین یہ شیخ جی بازار ہاٹ کا

حاصل ہو جنکو تخت سلیمان کی پابوس
پایا وہ اوس پری کے نہ چھو پاین کھاٹ کا

ہو دشمن ضعیف سے غافل نہ ایک دم
پیتا ہو خون سوتے مین کھٹمل بھی کھاٹ کا

دنیا و دین مین رہتا ہو آلودہ خو سیہ
دھوبی کا کتا ہو کہ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا

پیمانۂ شراب کو اے محتسب نہ توڑ
تو ڈھونڈن جا کے تاڑ ترازو کے باٹ کا

رہتا ہون ساقی مے الفت کا کاسہ لیس
کیا ہی مزہ ہی جام محبت کی چاٹ کا

مدحت سرا مذاق ہو حسان کی طرح
پائیگا مرتبہ بھی محمد کے بھاٹ کا

کھڑکی سے اس صنم کا مکھڑا نظر پڑا
طاق حرم سے جلوہ خدا کا نظر پڑا

سات آسمان کی سیر ہی پردہ مین آنکھ کے
آنکھین کھلین تو طرفہ تماشا نظر پڑا

دیکھا ہی آنکھ نے ترا جی چاہے پوچھ دیکھ
اے دل مین کیا کہون مجھے کیا کیا نظر پڑا

انسان اونکو دیکھ سکے کیونکہ آنکھ سے
حور و پری کو جن کا نہ سایا نظر پڑا

شوخی سے اوسنے آنکھ دکھائی مین غش ہوا
عشوہ کرشمہ ناز نہ غمزہ نظر پڑا

دیکھا جو کچھ تو کچھ بھی نہ آیا نظر مجھے
کیا جانے کچھ نظر نہ پڑا یا نظر پڑا

دم مین نکل گیا ترے تیر نگہ کے ساتھ
سینے دل نظر پڑا نہ کلیجا نظر پڑا

نظروں مین تھا وہ چاند سا مکھڑا جو رونے مین
آنسو ہر ایک چاند کا ٹکڑا نظر پڑا

غش مین پڑا ہون در پہ ترے اک نظر تو دیکھ
خانہ خراب تو تجھے اچھا نظر پڑا

منظور دید لب تھی نظر آئے سبزہ زلف
جینے کا دھیان تھا مجھے موسا نظر پڑا

خون ہو گیا مرا دل پامال رشک سے
جسم چمن مین مہندی کا پتا نظر پڑا

سمجھے جو ہم خیال مین اوس قد کے خواب مین
شمشاد و سرو و سدرہ و طوبا نظر پڑا

مین مست ہون مذاق مے الست سے
ساقی نہ مے نہ جام نہ مینا نظر پڑا

کوئی رہبر نہ ترے منزل و در کا نکلا
خضر بھی نابلد اس راہ گذر کا نکلا

شوق دیدار نہ اس دیدۂ تر کا نکلا
جب ہوے اشک رواں نور نظر کا نکلا

گوہر پاک صدف دیدۂ تر کا نکلا
صاف آنسو کی طرح نور نظر کا نکلا

آسمانون تلک ہم بھی اوڑ گئے اک آہ مین
تب بھی ارمان نہ مرے درد جگر کا نکلا

گم ہی خانہ خرابی نے نکالی کچھ راہ
خضر رہبر نہ ترے منزل و سکا نکلا

نور پنہاں نکا ظہور آنکھوں مین اپنی پایا
منتظر جسکے تھے وہ نور نظر کا نکلا

ہاے سوداے رخ و زلف کی آوارگیان
گھر پہ مین شام کو جاتا ہون سحر کا نکلا

شب دیجور ہوئی نام خدا چاندنی رات
منہ سے جب نام کسی رشک قمر کا نکلا

سبب ہوا جب مرا زخم جگر ہی اے قاتل
تو نہان دلمین ترے تیغ کا چرکا نکلا

دل خود رفتہ کو دم لیکے ذرا ٹھہرالون
کبھی اسمال ہی آجاے جو پر کا نکلا

پانی پانی ابھی ہوئیگا فرشتون کا جگر
کوئی نالہ جو مرے دل سے اثر کا نکلا

ہر شب وصل مین تکرار ہو آتے جاتے
خوب جھگڑا یہ ترا شام و سحر کا نکلا

فکر مین پاؤن سے سر تک مین بنا صورت وہم
تب بھی مضمون نہ دہن کا نہ کمر کا نکلا

بلبلین غنچہ ہین ہر ایک روش گلشن پر
سیر کرنے کو وہ گل آج کدہر کا نکلا

جسکو ہم جانتے تھے جوہر جان دلمین مذاق
وہ تو ٹکڑا کسی پیکان نظر کا نکلا

جو گرم ہو حسن اُس حسین کا نہ وہ پری کا نہ حور عین کا
نقاب اُٹھے روے آتشین کا تو چاند جلجاے چودھوین کا

ہوا جو طفل سرشک پیدا بنا وہ جلوے مین رشک موسیٰ
کیا تھا کچھ ہمنے وقت گریہ خیال اُس چشم سرمگین کا

کہون جو مین اسکو ماہ پارا ابھی ہو نا مہربان وہ پیارا

ہی اوس کی پاپوش کا ستارہ مہِ تمون چاند چودھوین کا

رقم نہ یاقوت پر ہی طغرا نہ برگ گل پر ہوا ہی مینا
وہ دیکھ کر پشت لب پہ سبزہ گمان لعل زمردین کا

تلاش دیر و حرم ہی بیجا کہ جا بجا ہے وہ جلوہ فرما
جہان پہ ڈھونڈھا وہین پہ پایا ہر اک مکان ہی اُسی مکین کا

قلم کو زہرہ نہین رقم کا ہے دلین دفتر ہر الم کا
ورق ہی جو اس کتاب غم کا وہ ایک دیوان ہی حزین کا

مین چھپکے روتا ہون چپکے چپکے نہ تا کوئی غمگسار دیکھے
بندھے ہی جسوقت بیٹھے بیٹھے تصور اُس چشم سرمگین کا

تو میری آنکھون سے ابر نیسان دوچار ہو کر نہو دُر افشان
اُٹھاؤن آب گہر کا طوفان نچوڑون گر تار آستین کا

مذاق یہ کہدے یہ نکتہ دان سے بڑھا دیا ہمنے لامکان سے
کیا تھا نا سخ نے آسمان سے بلند رتبہ اگر اس زمین کا

اوسی نے نہ چاہا مین چاہا کیا
مرے نالہ پر قہقہہ سے ہنسا
رہا جی پہ کیا جانین کیا صدمہ آہ
سویدا سے ہی زخم دل نے درست

نہ اوس سے نبھی مین نبھاہا کیا
مری آہ پر اوس نے آہا کیا
مرارات بھر دل کراہا کیا
عجب کالے مرہم کا پھاہا کیا

نکلا ہین بے کھٹکے دل اور جگر
اب آنکھون کو ہمنے دوراہا کیا

صنم مجھ سے حق ناحق آزردہ ہی
گنہ مینے کیا بار الہا کیا

خوشی سے ہو راضی رضا پر مذاقؔ
تجھے کیا جو کچھ اوسنے چاہا کیا

ہی مدام اشتیاق ساقی کا
بدمزہ ہے فراق ساقی کا

جانکلی اب خمار وصل ہین ہی
ہجر ہے دل پہ شاق ساقی کا

سیراسا قی ہے ساقی کوثر
جام ہی پر مذاق ساقی کا

جوے جنت ہو نقش پاسے روان
ہو روان گر براق ساقی کا

خم ابرو مین دل رہے ہے مرا
سمجھا یا شیشہ کو طاق ساقی کا

کن کا اک نکتہ کہکے مست کیا
ہے نرالا سیاق ساقی کا

سرکا افسر بناے ساق عرش
پاے گر لفظ ساق ساقی کا

رند مشرب جہانکے لیتے ہین
نام بالاتفاق ساقی کا

مست ہی رند ہے شرابی ہے
کچھ ہی پہ ہے مذاقؔ ساقی کا

ہی ذوق مناقب علی کام اپنا
دلدار علی مذاقؔ ہے نام اپنا

ہی دیدہ و دل مین بادۂ خم غدیر
حوض کوثر ہے شیشہ و جام اپنا

اول تھے نیست آخرش ہونگے نیست
آغاز جو تھا وہی ہی انجام اپنا

ظلمت مین نور مین دکھاؤ جلوہ
روزانہ شبانہ سحر و شام اپنا

ہی خاص و عام مین تو ہی خاص الخاص
جانی کہنے کو خاص اور عام اپنا

ہر ذرۂ خاک در ہو شکل مہ و مہر
دکھلاے وہ مکھڑا جو لب بام اپنا

جی کا آرام لے گیا اک دم مین
بنکر آرام جان دل آرام اپنا

پیغام اجل کا نامہ بر آ پہونچا
نامہ پہونچا وہان نہ پیغام اپنا

پک جاے اگر وہم تو صورت پکڑے
پختہ ہی یقین خیال ہی خام اپنا

نامی ہو جو بے نشان ہو عنقا کیطرح
اپنے کو گما دے چاہیے گر نام اپنا

نامہ بھیجون تو خون بہا بھی قاصد
کرتا ہی طلب بجاے انعام اپنا

طائف ہون حریم دلکا جوگی بنکر
گیروے مین رنگون جامۂ احرام اپنا

ناکام سے اپنے ایک دو باتین کر
اک دم مین ابھی تمام ہو کام اپنا

گمنام ہمین ہین اور نامی ہم ہین
ہم نام خدا بتائین کیا نام اپنا

دل سے رشتہ ہی یار آنسو کا
ہی رگ جان تار آنسو کا

ہی جو رونے مین زلف مد نظر
تار ہے مشکبار آنسو کا

میری نظرون سے گر گیا جب سے
کچھ نہین اعتبار آنسو کا

چشم نرگس مین ایکد قطرے
یہان ہے غنچہ ہزار آنسو کا

وہان ہی گردنین موتیونکی لڑی
یہان گلے مین ہی ہار آنسو کا

پردۂ چشم کے رفو کو یہان
پلکین سوزن ہین تار آنسو کا

ق

اوسنے دیکھا جو چشم گریان سے
پوچھنا بار بار آنسو کا

سنکے بولا کچھ اعتبار نہین
ایک دو تین چار آنسو کا

دل کا ہر دم پیام لاتا ہے
کیون نہو انتظار آنسو کا

کیون نہ دریا تمام چڑھ جاین
چشم سے ہے اُتار آنسو کا

آب دوانے کے بدلے روز فراقؔ
ناشتہ ہی نہار آنسو کا

لب ہلاتے نہین ایسی بھی خود آرائی کیا
بات کرنے مین بگڑ جائیگی مرزائی کیا

بزم ساقی ہے شیشہ ہے نہ ساغر ہے نہ مے
ہے ترے دور مین اب گنبد مینائی کیا

جان من ہم بھی دل وجان سے ہین سینہ سپر
فوج مژگان کی دکھاتے ہو صف آرائی کیا

زندگی اوس لب جان بخش پہ مرتے گذری
ہم نہین جانتے ہوتی ہے مسیحائی کیا

آجکل کیا کہین جاتی ہوئی دنیا جانی
پاس آتے جو مرے دلمین کہو آئی کیا

آشنا یا نہ ہر اک صورت بیگانہ سے دل
چاہیے چاہنے والون کو شناسائی کیا

خاکسارون پہ ہین گردون سے بلائین نازل
ہے فقیرونکو مذاقؔ آمد بالائی کیا

بیخود اوس بت کی خود نمائی کا
نہ خدا کا ہے نے خدائی کا

سر ہر سنگ آستان مزار
نقش ہے میری جبہہ سائی کا

خود بخود کہہ رہی ہی خلق خدا — بت کو دعوی نہین خدائی کا

ہوا پردہ سے خود بخود ظاہر — شوق تھا اوسکو خود نمائی کا

صاف سرخی سے ہی لکھا اللہ — وصف کیا پنجۂ حنائی کا

زاہد و نکی جبین پہ داغ سیاہ — ہی نشان سجدۂ ریائی کا

خاک آلودہ ہو نہین عریان تن — پاک جامہ ہی پارسائی کا

سر افلاک شور برپا ہے — خاکی پاک کی رسائی کا

عشق ہین یا نصیب یا قسمت — قصد ہی قسمت آزمائی کا

شکر و شکوہ کہانتک اُسکا کرون — باوفائی کا نے وفائی کا

زلف و عارض سے اُسکے الجھا ہی — وصل کی رات دن جدائی کا

موت سے پہلے مر گئے ہیموت — ہمکو آیا مزہ بن آئی کا

کوئی یار آشنا نہ کام آیا — رہ گیا نام آشنائی کا

لمعۂ شمع طور سیف اللہ — عکس اوس بت کی ہی کلائی کا

مجتبےٰ مرتضےٰ بھی نام خدا — ہے لقب نام مصطفائی کا

ہوئی روح القدس بلا گردان — دم بدم شاہ کربلائی کا

ہو مذاق الست ذوق بلا
مست ہون حمد کبریائی کا

ای جنون چاک گریبان کبھی ایسا تو نتھا — پارہ پارہ سر و دامان کبھی ایسا تو نتھا

زعفرانی مرا منہ دیکھ کے ہنستا ہی وہ شوخ / ورنہ بے ساختہ خندان کبھی ایسا تو نتھا

صحن گلزار مین کیا وہ گل تر ہو نکلا / سرخ و شاداب گلستان کبھی ایسا تو نتھا

آہ کس کا مجھے آئینہ رو یاد آیا / خود بخود بیخود و حیران کبھی ایسا تو نتھا

گرم پہلو ہی رقیبون سے وہ جانی شاید / مضطرب یہ دل بریان کبھی ایسا تو نتھا

دسترس پاکے سراسیمہ مین پہونچا گھر مین / بیخبر یار کا دربان کبھی ایسا تو نتھا

ہوئی اس دور مین کیا بات مذاق بدست / بدمزہ ساقی دوران کبھی ایسا تو نتھا

تجھ بن تن ویران مین مرا جی نہین لگتا / اجڑی ہوئی بستی مین ذرا جی نہین لگتا

شبنم کی روش برسے ہی ہر گل پہ اداسی / گلشن مین کچھ اے باد صبا جی نہین لگتا

ای حور لقا سات بہشتونکی بھی کی سیر / پر میرا ترے گھر کے سوا جی نہین لگتا

تھین دور ہی سے دلگیان مجھسے مری جان / پاس آکے مرے کہنے لگا جی نہین لگتا

جانان خفگی مین ہون تری جان سے بیزار / جینے سے مرا دل ہی خفا جی نہین لگتا

ہون محفل دلدار مین بھی مضطر و حیران / دل ہی خفقانی ہی دیا جی نہین لگتا

دل تجھسے کبھی جس کسی بیدل کا لگا تھا / اے بت کہین اوسکا بخدا جی نہین لگتا

جان اپنی تڑپ کر نہ نکلجائے بدن سے / ہی دل پہ وہ صدمہ کہ ذرا جی نہین لگتا

ایحضرت دل تنگ ہو کیون میری بغل مین / گھبراتے ہو کیون کسلیے کیا جی نہین لگتا

فرقت ہی مذاق اوسکی کہین دل کو لگا کر

جی کھوئینگے گر آپ کی کہا جی نہین لگتا

ہر مست ہوا سلسلہ بند آہ و فغان کا
ہم رندون نے جب نام لیا پیر مغان کا

فاقہ ہو جو گالی لب شیرین کی نہ کہائن
ہون منہ کا مزہ دار چٹورا ہون زبان کا

باندھا ہی ہر اک زخم نے یہان تار نظر ہی کا
مرہم ہے نہ پٹی ہے نہ بخیہ ہے نہ ٹانکا

ولہ

دل خود رفتہ منا مرے سے نہین مٹتا ہے
یاد آتا ہے جو وہ روٹھ کے جانا تیرا

میرے جانی کبھی آجا تو سے صدقے جاؤن
اسقدر خوب نہین راہ دکھانا تیرا

ہے یہی عین تمنا کہ انہین آنکھون سے
پھر بھی دیکھون کبھی آنا کبھی جانا تیرا

کاش مرجاے تو جیتو نہین تو پڑجا ہے مذاق
ہے حیات ابدی جان سے جانا تیرا

ہنسی خوشی سے ہماری سیوم کی سیرین کین
وہ شوخ سمجھا کہ میلہ ہے پھول والون کا

کرین جو قصد سفر سوے عالم بالا
زمین عرش پہ ہو پا تراب نالون کا

ولہ

دل صد پارہ کو اوس زلف رسا کو سونپا
سو بلا سے چھٹے اک کالی بلا کو سونپا

ولہ

وہ کیا کچھ مجھکو کہہ جاتے ہین مین کچھ کہہ نہین سکتا
مین رہجاتا ہون چپ اسطرح گویا ہو گیا سکتا

مقابل ہو کوئی آئینہ رو تو اپنا منہ دیکھون
بشکل آئینہ پھرتا ہون حیران سبکا منہ تکتا

ولہ

ایک دم مین ماہ سے ماہی تلک جلجائیگا
نالہ شبگیر اپنا گر شرر افشان ہوا

یاد مین اوس غنچہ لب کے مصحف رخسار کی
عساف ہر مرغ گلستان حافظ قران ہوا

خلد مین اوس رشک رضوان کا جو گھر یاد آگیا
مجھکو دوزخ سے روضۂ رضوان ہوا

اوسکے چشم و لب کا دھیان آیا مجھی جب اے مذاقؔ
بات مین گریان ہوا اور بات مین خندان آیا

گرچہ پرایا ہو نہ دل خالِ سیہ نے آپکے ‏ ‏ حال میرا ہو وہی جو حال کالے چور کا

دلکے ضعف سے ہون ہر دم زندہ در گور اے مذاقؔ ‏ ‏ مجھپہ جیتے جی یہ صدمہ ہے عذابِ گور کا

کم ہے نظرون مین مری تختِ سلیمان خاک سے ‏ ‏ گرد ہفتِ آسمان باک تل ہے چشمِ مور کا

ولہ

روانہ ہم ہوئے جنت کو عشقِ سرو قامت مین ‏ ‏ ہمارے ڈھیر پہ مہلا کرین آزاد جھڑ بونگا

ولہ

زہر کھاتا ہی اس شکر لب پہ نہ کیونکر سبزہ رنگ ‏ ‏ آج طوطی بولتا ہی اوسکے خطِ سبز کا

ولہ

کیا ہی شوریدہ دل سے کام ترا ‏ ‏ مین ہون بندہ نمک حرام ترا

کام ہو مے کدہ کا کیف کے ساتھ ‏ ‏ ساقیا پی لون گر مین جام ترا

ولہ

ہر گل مین اسکا رنگ ہر اک رنگ مین وہ گل ‏ ‏ خوشبو سے جسکی باغ جہان سب مہک گیا

اللہ رے بد دماغی ساقی اخیر دور ‏ ‏ خالی پیالہ سر سے ہمارے پٹک گیا

غنچہ نے اوسکے آگے رکھی باغ مین کلی ‏ ‏ اور عشق پیچہ بیل کی لیکر سٹک گیا

ولہ

ملا تازہ وطن جب ہم غریبونکا وطن چھوٹا ‏ ‏ کھلا کچھ اور ہی گل بلبلونسے جب چمن چھوٹا

طبیعون فرقتِ جانا نہین نفسین چھوٹنا کسکا ‏ ‏ بدن سے جان چھوٹی جان سے میرا بدن چھوٹا

ہوئی مجنون کو وحشت اور بھی کہکے انا لیلی ‏ ‏ ملا سودا ہی وصلت ہجر کا دیوانہ پن چھوٹا

قطعہ

سینہ مرا دفینہ ہی اصحاب حال کا ‏ ‏ نے قیل و قال داغ ہے ہمسر ہلال کا

دورِ شراب ہے ہی شرف دور چار کو ‏ ‏ ساقی کرامت یار حلال و حرام کا

رباعی

حق حق یون ہے نہ حق ریاضت مین ملا
طاعت مین ملا نہ وہ عبادت مین ملا
واللہ مذاقؔ جب کسینے ڈھونڈھا
اللہ و رسول کی اطاعت مین ملا

قطعہ

کیا کرون عرض اشتیاق اپنا
شعر کہنا غرض تھا شاق اپنا
ذوق تھا یہ ترے تلمذ کا
کہ تخلص کیا مذاقؔ اپنا

بسنت رندانہ

مئے گلگون ملا کر زعفران لانا بسنت آیا
بسنتی ہووے ساقی جام و پیمانہ بسنت آیا
بدل پوشاک یہ موسم نہین ہے سوئی او دیکا
سنہرا زرد جوڑا شوخ رنگوانا بسنت آیا
لباس زعفرانی تو پہنکر لیے پر ہی آجا
کہ باہر اپنے جامہ سے ہے دیوانہ بسنت آیا
در و دیوار پر ہووے سپیدی کیجگہہ زردی
بہارین زرنگارین ہووے میخانہ بسنت آیا
ہوا سرسبز تازہ کشت عشق ادم نادان
پڑا گیہون کی بالون مین ہرا دانہ بسنت آیا
جو سرخ آنسو بہے منہ پر تو ہولی جانی عاشق نے
ہوا جب زرد چہرہ عشق سے جانا بسنت آیا
وہ نازک تن گران خاطر نہووے گہری رنگت سے
کوئی ہلکا بسنتی جا کے رنگوانا بسنت آیا
لگا کر کان گل نے سر جھکا کر سرو بستان نے
سنا قمری کا غل بلبل کا چلانا بسنت آیا
بہار آئی چمن مین اور گئی باد خزان باہر
ہوا ہی دیکھیے سبزے کا لہرانا بسنت آیا
دوشالہ سرخ اوتارو پہنو کپڑے زرد جالی کے
دکھاؤ اپنا جوبن نے حجابانہ بسنت آیا
پیو آب گلابی اور گلشن کی ہوا کھاؤ
گیا جاڑا گلابی گرم دستانہ بسنت آیا

درختونکا ہوا ہت جھاڑ رنگین کونپلین پھوٹین
ہر اک بوٹی کا ہی زرد اور ہرا بانا بسنت آیا

مذاقؔ بینوا بے برگ کیون ہی بے سر و سامان
جو نخل خشک ہی سر سبز ہو جانا بسنت آیا

بسنت صوفیانہ

چمن کا رنگ بدلا دل نے پہچانا بسنت آیا
نسیم جانفزا چلنے لگی جانا بسنت آیا

ہی جان پنجتن ایک رنگ اور جامی ہین پچرنگے
وہ پانچون رنگ ہین بیرنگ دکھلانا بسنت آیا

دکھایا رنگ ربط آب و خاک و باد آتش نے
ہوا ان چارون یارون مین جو یارانا بسنت آیا

سنہرا قادریہ زرد چشتیہ نظامیہ
رو پہلا نقشبندی ہو ہرا بانا بسنت آیا

شہابی سہروردی اور سیہ پوشش مداریہ
قلندر جامے رنگا رنگ رنگوانا بسنت آیا

اویسیہ ہو خرقہ چادر رنگین یمانی ہو
رنگا دو پگڑی ملتانی فقیرانا بسنت آیا

معین الدین قطب الدین فریدالدین نظام الدین
پہنا دو چار خلعت دین کے شاہانہ بسنت آیا

بسنت آنیکی تھی کچھ بھی خبر اے غنچہ دل تجکو
جو سرسون پھولی آنکھون مین تو پہچانا بسنت آیا

بنے سلطان محبوب الٰہی جب نبی زر بخش
در دولت پہ آنکے بنکے شاہانہ بسنت آیا

شہ خوبان ہی رنگین طبع اور رنگین نوا خسرو
شہانہ راگ رنگین مطربون گانا بسنت آیا

بنی ہی سبج دنے بانسلی خسرو پیا کی سن
ذرا کھول اپنے دل کے کان ای کانا بسنت آیا

مذاقؔ صاف دلکو رنگ لے اپنے رنگ مین جانی
رنگیلے بانکے فخرالدین مولانا بسنت آیا

سہرا

پھولوں کا منہ پہ زیبا ہی کیا گلعذار سہرا
مکھڑا ہے غیرت گل رشک بہار سہرا

ہنستا ہوا ہی ماتھا جھڑتے ہین پھول منہ پر
نوشہ کے سر پہ مالن صدقے وار سہرا

خوش خوش بنا سجیلا ہریالا اور رنگیلا
مکھڑا چمن چمن ہی باغ و بہار سہرا

بال اوسکے مشک و عنبر سہرا بندھا جو سر پر
خوشبو سے ہوگا یکسر مشک تتار سہرا

جوڑا سہانا پگڑی زیبا ہی ہار بدھی
منہ کی بہار مقنع سر کا سنگار سہرا

ہی مہر و مہ محمد ایثار علی کا چہرہ
پرتو سے اوسکے چمکے لیل و نہار سہرا

کنگن ہین اور توڑل انعام جوڑے توڑے
لعل و گہر لٹاتا ہی بار بار سہرا

دولہ دولہن جہان یارب دنیا مین شاد آباد
دونوں کو ہو مبارک پروردگار سہرا

خوش ہی مذاق سہرا نوشہ کے سر پہ بندھکر
پھولوں سے کیوں ہنسی کا باندھے نہ تار سہرا

اچھا بنا محمد ایثار علی کا سہرا
صل علی محمد ایثار علی کا سہرا

بسم اللہ اللہ اللہ پڑھکر لکھا ہی مینے
نام خدا محمد ایثار علی کا سہرا

کلیان چٹک چٹک کر سرکی بلائین لیتی ہین
منہ پر فدا محمد ایثار علی کا سہرا

کیا جانے کوئی منہ کسطرح سے کھلیگا
جس دم بندھا محمد ایثار علی کا سہرا

عطر گلاب ملکر پھولونکا باندہ مالن
گلگون قبا محمد ایثار علی کا سہرا

خوشبو مین کچھ چمن سے بہتر مہک رہا ہی
باد صبا محمد ایثار علی کا سہرا

پھولے پھلے یہ نوشہ گھر گھر کو ہو مبارک — برکت سے پھرا احمد ایثار علی کا سہرا
سہرے کی کیا کسی سے تحسین و آفرین ہو — اے واہ واہ احمد ایثار علی کا سہرا

تحسین مذاق امین کیا کیا مزے کی شیرین
ہے با مزا احمد ایثار علی کا سہرا

چمن سے لائی مالن گوندھ کر سہرا گل تر کا — بنے سہرہ بہارین سیم و زر کا لعل و گوہر کا
نہ کیونکر چاند سورج روبرو نوشہ کے شرمائین — تمامی اوسکا ہی جوڑا شاہانہ سیم او زر زر کا
ہی ٹکڑا مہر پگڑی ماہ تابان اشفق مقنع — ہی سہرا چاندنی کے پھولونکا اس مہر انور کا
شب مہتاب و روز روشن ملگیا ہون اگر باندھون — شعاع مہر کے تارون سے سہرہ ماہ و اختر کا
قران مشتری و ماہ ہی قرب دلہن دولہا — ہی منظر لگا وہ نوشہ برج اک ماہ منور کا
بنا ہر دو نان شاد بکنے جوڑلے دولہن دولہا — گمان ہی ہر مکان شہر پر نوشاہ کے گھر کا
ملے انعام و اکرام اسکو اوس شادی مبارک ہو — جو گا ہی محفل شادی مین سہرا مجھ سخنور کا
شہ مردان کا ہو دولہے کے سر پر سایۂ دامن — رہے سایہ دولہن پر فاطمہ زہرا کی چادر کا
عنایات الٰہی سر بسر دولہا و دولہن پر ہو — عنایت احمد مختار کی سہرا بنی سر کا

مذاق ایسا ہے نوشہ پہ بلو شاہزادون کا
کہ سہرہ سر پہ ہووے سایہ شبیر و شبر کا

ہی سیم و زر کا زیبا اس سیمتن کا سہرا — یا ہووے موتیون کا لعل و یمن کا سہرا
سہرے مین اوسکے مالی ہون پانچ رنگ کے پھول — نقشہ دکھلا ہی منہ پہ یہ پنجتن کا سہرا

سہرہ طلب چمن سے جسدم ہو بہر گلدو
بن بن کے روبرو ہو ہر گل چمن کا سہرا

پھولون کا سہرہ گوندھے تار نظر سے بلبل
دکھلائے تب بہارین اس گلبدن کا سہرا

ہے چہرہ مہ سا مکھڑا کھلتا ہے اسکے منہ پر
پھولونکا چاندنی کے سورج کرن کا سہرا

اوس نازنین پہ زیبا نازک بدن کے بین پھول
نازک بدن کی بدھی نازک بدن کا سہرا

اک تازہ گل کھلیگا جسدم ملینگے دونون
لائیگا رنگ ملکر دولہ دولہن کا سہرا

ہو جائین خوش سخنور مضمون خوشی کے سنکر
خوش آئے ہر خوشی ہین مجھ خوش سخن کا سہرا

گائین حسین خوش رو خوش لحن گانیوالے
خوش ہو مذاقؔ سنکر اکبر حسن کا سہرا

چہرہ ہی بھولا بھالا سہرہ ہی بانکپن کا
مکھڑے پہ اک جھمکڑا سہرہ کی ہی پھبن کا

پوشاک ہے وہ زرین جسپر نظر نہ ٹھہرے
جوڑا شہانہ دیکھو ہی سرخ سیمتن کا

زربفت بادلہ کی پوشاک ہی جھلا جھل
ہے زرق برق جوڑا دولہ کا اور دولہن کا

گوندھا ہی مالنون نے سہرا سراسر اسر
تار نگین سیم و زر کے گلہا ہی یاسمن کا

پڑھ کر درود باندھو دستار اور سہرا
دولہ دولہن کے سر پر سایہ ہو پنجتن کا

جب مصحف آرسی کو دیکھینگے تب کھلیگا
دولہ کا منہ ہی قرآن آئینہ منہ دولہن کا

مقنع شفق ہے اوسکا منہ آفتاب جیسا
روشن سنہرا سہرہ سورج کی کرن کا

شرمندہ ہی سراسر دندان و لب سے اوسکے
لعل یمن کا سہرا اور گوہر عدن کا

کھلتی ہے کودے منہ پر پھولونکی کیا سپیدی
سہرہ بندھا ہی سر پر نسرین و نسترن کا

ہے وہ بنا سجیلا ہریالا اور رنگیلا
ہے جلوہ منہ دکھائی اک حسن و عشق کی دھوم
جوتی کے وہ ستارے صدقہ ہوں جن پہ تارے
کیا بھولے بھولے منہ پر چھٹرتے ہیں حسن کے پھول
سہرہ میں ہے سراپا ربطِ کلام جیسا

سہرہ بنائیں مالی ہر ہر گل چمن کا
دولہ کا ہے تجلی دیدار ہے دولہن کا
ہو چرخ ہر قدم پر قربان اس چلن کا
مکھڑے پہ اوس حسین کے سہرا ہے شاہ دین کا
ویسا ہی رابطہ ہو دولہ کا اور دولہن کا

سہرہ میں تو نے باندھے یکسر مزے کے مضمون
سہرہ مذاقؔ باندھوں سر پر ترے سخن کا

کیا بنے کا ہے سجیلا سہرا
چاند سے موتیوں سے اوجلا ہے
بانکا ٹیرہا ہے حسین اور جمیل
پھول کب پہونچتے اوس مکھڑے تک
چھب دکھائی جونہی بنڑے نے
سبھی آب مہ و ندان سے بنے

بنا ہریالا رنگیلا سہرا
رنگ بھرا سونے سے پیلا سہرا
گوندھے مالن بھی جمیلا سہرا
بنگیا تازہ وسیلا سہرا
بنگیا چھیل چھبیلا سہرا
ٹھنڈا مقنع ترا سیلا سہرا

کہا سہرہ بخوشی میں نے مذاق
ہے خوشیکا مری حیلا سہرا

شعاعِ لعل و گہر کے تاروں سے باندہوں اوس مہ جبین کا سہرا
جواہر و نکے ہیں جو ہر و نسے بناؤں اوس نازنین کا سہرا

رُخ پر انوار اوس کا قرآن جبین پر نور لوح محفوظ
ضیاء کرسی کے تار پھول او شعاع عرش ہین کا سہرا

بنائین اوس ماہ رو کی شادی مین ملکے سب عرشی اور فرشی
تمام تارون کا آسمان کے گلون سے روئے زمین کا سہرا

چہار جانب سے شوق نوشہ مین توبہ تو بنکے آرہا ہے
کہین کا جوڑا شہانہ مقنع کہین کی بدھی کہین کا سہرا

معین حسین و حسن ہین زہرا معین ہین مولا علی اعلے
معین احد ہے معین احمد مذاق باندھو معین کا سہرا

چلتے رہتے ہین مذاق آٹھ پہر جام شراب
رند و شب پیتے ہین اور شام و سحر جام شراب

وصل مین ساغر پر شیر و شکر جام شراب
ہجر مین زہر کے پیالے سے بتر جام شراب

عشق خم سے ابھی سر پھوڑ کے خون اپنا بہائین
ایک دم بھر بھی نہ پائین ہم اگر جام شراب

رو برو آنکھون کے آنکھین ہین ساقی کی مدام
شکل آئینہ ہے پیش نظر جام شراب

آفتاب اور نہ مہتاب ہین یہ آب و تاب
غیرت شمس ہوا اور شک قمر جام شراب

راہ روشن ہوئی میخانہ کی مینوشی سے
ظلمت شب مین ہوا مجکو خضر جام شراب

بوتلین کشتی ہین تیغ نگہ ساقی سے
چھینٹے اوڑ جائین جو پہنے سپر جام شراب

دونون عالم کو کیا اک نگہ ناز سے مست
چشم ساقی کی ہے مستانہ نظر جام شراب

ہو وے نشے ساقی کے یہ خوارونکا احوال خراب
حال رندونکا کہے نوع دگر جام شراب

موت ہی زاہدونکی ہمین تو رونکی حیات
زہر و تریاق کا رکھتا ہی اثر جام شراب

پی کے اک جرعۂ ساغر نہ رہی کچھ بھی خبر
مے کہان شیشہ کہان اور کہان جام شراب

ساقیا مر کے نہ بگڑا ترے بیہوش کا کام
بن گیا بعد فنا کاسۂ سر جام شراب

پائین ہر بار مرے کام و زبان تازہ مذاق
نام ساقی کا مین لیکر پیون گر جام شراب

ساقیا کھول پلا سارے علوم اور فنون
تا ہو سرمایۂ ہر علم و ہنر جام شراب

پیر ساقی ہی تو اوستاد مرا ذوق مذاق
میکدہ کا ہون فقیر اپنی گذر جام شراب

عین مدہوشی مین ہی مد نظر جام شراب
زاہدا ہوش کی پی نوش نکر جام شراب

چشم رندان کے جو ہو پیش نظر اسکا گذر
ہے توانائی جان ضعفا ساغر مے

ساقیا عرشی و فرشی ہین ترے مست الست
آتشین مے سے ہی تر دامنونکو نفع مدام

ہوتے مدہوشی سے ہین پیر خرابات جوان
ڈالا ساغر مین جو عکس رخ دندان ہنسکر

زخم تیغ نگہہ مست کے دھونیکے لئے
چشم ساقی کا تصور ہی مرے جان و دلمین

کہ بڑہاتا ہی مرا نور نظر جام شراب
ڈر ہی موجونکا پیا تونے اگر جام شراب

صاف صوفی کو کہے زیر و زبر جام شراب
دل شکستونکے لئے فتح و ظفر جام شراب

پی چکے ہین ملک و جن و بشر جام شراب
زاہد خشک کو کرتا ہی ضرر جام شراب

سیدھی کر دیتا ہی مستونکی کمر جام شراب
بھر کے ساقی نے دیا لعل و گہر جام شراب

دمبدم مانگے ہی دل اور جگر جام شراب
جا نہ میخانہ کو ہوتے ہوئے گھر جام شراب

لگا تڑکے ہی کٹورہ سے کٹورہ بجنے
کھڑکے میخانون مین بجتے ہی گجر جام شراب

میکدہ خالی نرکھہ دور مے سے ساقی
خم سے بھر شیشہ کو اور شیشہ سے بھر جام شراب

شیشہ خم خانہ ہی جان مست ہی جانان ساقی
شیشۂ دل ہی مگر دیدۂ تر جام شراب

کرم ساقی کوثر کا بھروسا ہی مذاق
پیتے ہین ذوق سے بیخوف وخطر جام شراب

آفت اوسکا خرام ہی صاحب
اور قیامت قیام ہی صاحب

کاسۂ چشم جام ہی صاحب
خون دل یان مدام ہی صاحب

کون کہتا ہی سرو کو آزاد
اوسکے قد کا غلام ہی صاحب

سہل سمجھے وہ جا بجا جانا
کیا ہی مشکل مقام ہی صاحب

کیون کہین اوس عزیز کو یوسف
کیا کسیکا غلام ہی صاحب

ساتھہ عارض کے زلف کا ہی خیال
ہر سحر اپنی شام ہی صاحب

اوسنے شنجرف سے لکھا ہی سلام
قتل کا یہ پیام ہی صاحب

آپ کو دل سے جانیے آزاد
پھر یہہ بندہ غلام ہی صاحب

اوسکے گلگون کو نسبت صرصر
کچھہ بھی منہ مین لگام ہی صاحب

بیگنہ مجکو مت حلال کرو
دیکھو غصہ حرام ہی صاحب

کو سوکالو ہنسو بکو بولو
جنبش لب سے کام ہی صاحب

بندگی کرکے کرلیا بندہ
تمکو میرا سلام ہی صاحب

سنکے کہتے ہین وہ مذاق کے شعر
کیا مزے کا کلام ہے صاحب

ہر دم ہے یہان پیش نظر یار کی صورت
اب حشر مین کیا نکلے گی دیدار کی صورت

ششدر ہون جو دیکھی نہین دلدار کی صورت
حیران کھڑا ہون در و دیوار کی صورت

رسم آرسی مصحف کی ادا ہووے بخوبی
گر دیکھے نوشہ دولہن اوس یار کی صورت

ہے جنس محبت سے بھرا حسن کا بازار
دکھلائی نہین دیتی خریدار کی صورت

بلبل کی روش نغمہ سرا ہووین جو دیکھین
مرغان چمن اوس گل بیخار کی صورت

حیرت سے بنے صورت تصویر سراپا
دیکھے جو مسیحا ترے بیمار کی صورت

گردش سے زمانہ کی اب ادنی ہوے اعلی
پاپوش ہے اک ہاتھ مین دستار کی صورت

منصور ہوئے سولی پہ بھی جان سے قربان
تھی دار جو کچھ قامت دلدار کی صورت

جان اپنی رہے یا نرہے اسمین بہر شکل
دیکھینگے ہم اوس شوخ ستمگار کی صورت

نقش دہن یار کی کیا بات ہے کیا بات
اور خوبی گفتار کی کیا بات ہے کیا بات

ہر دم دہن زخم سے آتی ہے یہ آواز
قاتل تری تلوار کی کیا بات ہے کیا بات

گل اوسکی ہر اک بات مین کھلتے ہین ہزارون
طرز سخن یار کی کیا بات ہے کیا بات

اک بوسہ کے بدلے مجھے دو گالیان دو چار
اس آپ کی تکرار کی کیا بات ہے کیا بات

دل سیکڑون الدم مین یہ کہہ سنکے چرالے
اوس طرہ طرار کی کیا بات ہے کیا بات

ہین اشک مسلسل دُرِ شہوار سے بہتر		ان موتیونکے ہار کی کیا بات ہی کیا بات

یہ جام لبالب ہین مذاقؔ اور وہ ہین پھول
چشم و لبِ خمار کی کیا بات ہی کیا بات

حق کی نظر آئی بتِ عیار مین صورت	ولہ	پیدا ہوئی اقرار کی انکار مین صورت
صاف آئینہ حیرت سے بنایا مرے گھر کو		خود اپنی دکھائی در و دیوار مین صورت
ایک جان دو قالب نکہو ایک ہی جانو		ملتی ہے سراپا مری اُس یار مین صورت
شب سے مین تنگ مجھسے عاری رات	ولہ	یہی حالت تھی طاری ساری رات
سینے دھو کے ہین زلف شبگون کے		رات کی لین بلائین ساری رات

شعلہ رویون کو یاد کرکے مذاقؔ
ہمنے انگارون پر گذاری رات

پوچھتے ہو کیسا بھلا میرا مزاج		آپ کا بس چاہیے اچھا مزاج
خوبرو دل لیکے دکھلاتے ہین رنگ		پہلے بنتے ہین بہت سادا مزاج
پوچھتا جا کر ہزارون بار تو		اے صبا گلشن مین اُس گل کا مزاج
غیر سے ملنے کی عادت چھوڑ دو		ورنہ ہی غیرت کا بھی میرا مزاج

جب کہین آئی طبیعت اے مذاقؔ
کیسی عادت کیسی خو کیسا مزاج

لوٹتا ہے دل مرا دامان جانان کیطرح		چاک کرتا ہون مین سینہ کو گریبان کیطرح

ہو نہ وحشی جانمن چشم غزالان کیطرح
چشم حیرت سے تجھے ای رشک گلشن باغ مین
ای جنون جب سے قدم تجھہ یہان تونے کیا
سینۂ و دل پر مرے غم کی گھٹائین چھا گئین

اوپری آنکھین ملا مجھسے بھی انسان کیطرح
تک رہا ہی سب گلستان نرگستان کیطرح
مین بھی سر پر خاک اوڑاتا ہون بیابان کیطرح
دیدہ دل کیون نہ برسین ابر باران کیطرح

عشق کے دم سے یہ ویرانہ مذاق آباد ہے
دل مین ہر دم درد رہتا ہی مہمان کیطرح

فراق یار مین بھولا ہون جان و تن کی یاد
غرض شہیدونکو تجہیز سے نہ تکفین سے
مین راہ عشق مین بھولا مقام و منزل کو
بنایا کعبہ کو نام خدا صنم خانہ
فدا ہی اوسکی طرحداریون پہ گلشن دھر
لگائے چاہ الم مین ہزارہا غوطے

اب ای جنون تجھے کیا ہووے پیرہن کی یاد
بھلائی شوق شہادت نے لبس کفن کی یاد
نہ کچھہ خیال ہی غربت کا نے وطن کی یاد
ہمارے دل مین ہی اے شیخ برہمن کی یاد
ہزار وضع ہین اوس گل کو بانکپن کی یاد
ہوئی جو بھول کے اوسکے چہ دفن کی یاد

مذاق مست کو کیا ہوش پنجگانے کا
حواس خمسہ کی صہبا ہی پنجتن کی یاد

دل جلے جو لوگ تھے وہ ہو گئے اول شہید
زلف کافر کی وہ پھانسی ہی کہ جس سے ہند مین
گر نہ دیکھین اونکو ہم زندہ نظر کا ہے قصور

پاؤن رکھتے ہی ہوئے ہمدم سر مقتل شہید
ایک مراد آباد کیا ہر شہر مین ہی گل شہید
سوتے ہین وہ منہ پہ ڈالے ہور کا آنچل شہید

خونبہا جسم طلب کرنے چلین سفاک سے
ڈالدین سارے جہانین پھر ابھی ہل چل شہید

شہد و شکر سے لب یار لذیذ — قند سے یار کی گفتار لذیذ
رہتی ہے بدمزگی صحبت مین — ہے مجھے عشق کا آزار لذیذ
مین جو کھاتا ہون مزے سے ہر دم — ہے نہایت غم دلدار لذیذ
دہن زخم سے چھپتی ہی نہین — کیا ہے قاتل تری تلوار لذیذ
کچھ لعاب دہن جانان سے — شیرہ جان نہین زنہار لذیذ
تلخئ مے مین نہوتا گر کیف — جانتے کیون اوسے میخوار لذیذ

میٹھی باتین ہین نبات اوسکی مذاق
ہے وہ تقریر شکربار لذیذ

حباب موج سے ٹوٹا جو آشنا ہوکر — وہ آب بحر بقا ہو گیا فنا ہوکر
خدا ہی جانے یہ کیا بندگی خدائی ہے — رہا رسول خدا بندہ خدا ہوکر
لباس فقر مین ظاہر ہوا وہ عرش مکین — وہ خاکسار بنا نور کبریا ہوکر
اوسی فقیر کی بس خادمی ہے مخدومی — جو خادم الفقرا ہو شہ غنا ہوکر
وہی ہے بندہ جو ہوجائے بندہ کا بندہ — رہے غلامی ہوا مین باوفا ہوکر
مٹائی جا کے سر دار اک خودی اپنی — خدائی پائی نہ منصور نے خدا ہوکر
زبان پہ اوسکی ہے سب علم اول و آخر — جو اپنے آپ کو امی کہے پڑھا ہوکر

لبونپہ مطلب کونین کی طلب ہی رہی
کہا نہ غیر دعا میں مدعا ہوکر

محمدؐ و علیؓ و فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ
بنے وہ پانچ ظہور ایک ذات کا ہوکر

ہوا وہ نور ہی شیخین اور ذی النورین
ابو تراب ہوا شاہ لافتیٰ ہوکر

امام اول و آخر خلیفہ چہارم
ہوا وصی نبی حجت خدا ہوکر

علی عالی اعلےٰ بنا امام انام
ولی و والیٔ وا ولی وا ایلیا ہوکر

صفا و صدق سے آل عبا کے پردہ میں
وہ جلوہ گر ہوا مصداق انما ہوکر

نبی علی بخدا ایک جان ہیں اک قالب
وہ دونوں ایک ہوئے نور کبریا ہوکر

دکھائی قدرت حق طاقت ید اللہی
اخی و قوت بازوی مصطفےٰ ہوکر

کہا رسول امین نے امین بلغ او سے
رہا امانت پیغمبر خدا ہوکر

نبی کا خویش بنا سید ابو الحسنین
علی شیر خدا زوج سیدہ ہوکر

بحسن و صورت و سیرت ہوا امام حسن
شمائل نبوی شان مرتضیٰ ہوکر

حسنؑ ہے حسن کے دریا کا گوہر یکتا
ہوا وہ جلوہ نما دُرّ بے بہا ہوکر

علی ہیں مصحف ناطق وہ سورۂ رحمان
نزول اوسکا ہوا رحمت خدا ہوکر

برنگ سبزہ ہوا زہر سے گل زہرا
چلا ریاض علی خلد سے سہرا ہوکر

رواں ہوا سے عینان تجریان جنان
وہ خضر راہ فنا چشمہ بقا ہوکر

بنا وہ سید گلگون قبا امام حسینؑ
شہنشہ شہدا شاہ کربلا ہوکر

نبیؐ کی جان علی کا جگر دل زہرا
وہ خاک و خون میں ملا جوہر صفا ہوکر

ابو الامام و انجی امام و ابن امام — ہوا امام آئمہ کا مقتدا ہو کر

نہیں گیا کوئی آدم سے لیکے تا ایندم — جہاں سے اوسکی طرح صاحب الرضا ہو کر

کمال ذوق سے تھا موج میں وہ دریا دل — شراب بحر شہادت سے آشنا ہو کر

مثال نوح کے زین العباد شکر گذار — رہا سفینہ احمد کا ناخدا ہو کر

امام باقر ابن علی شہ عادل — ہوا ولی علی شاہ اولیا ہو کر

امام جعفر صادق ہیں مجمع البحرین — کہ عین حق ہوا صدیق و مرتضیٰ ہو کر

امام کاظم صاحب کرم حلیم و کریم — ہوا شفیع و خطا پوش ذو العطا ہو کر

بتادی سارے زمانہ کو ہشت خلد کی راہ — امام ضامن ثامن نے رہنما ہو کر

دکھائی شبر و شبیر کی رضا تسلیم — امام صاحب تسلیم و الرضا ہو کر

حقیق و صاحب تقوی ہے تقی و التقی — ہوا امام تقی شاہ اتقیا ہو کر

نقی نقاوت حق پاکذات و نیک صفات — ہوا امام وہ معصوم پارسا ہو کر

ہوا امام حسن عسکری بشکل حسن — حسین آگئے صورت میں مجتبیٰ ہو کر

دکھائیں دیکھیے کسدن جمال نورانی — محمد عربی مہدی ہدی ہو کر

یہی ہے شکل ہو الاول و ہو الآخر — فدائی رہے محمد ہو با خدا ہو کر

شہ مدینہ کی بارہ دری ہیں بارہ امام — مکین عرش رہا اوسمیں مصطفیٰ ہو کر

مشور اک اوسی بارہ دری کا حسن حصین — بنا جو خاک سے بغداد کی صفا ہو کر

محیط آدم و عالم ہوا وہ نور خدا — رہا خدائی میں خود مظہر خدا ہو کر

یہ شکل چرخ ہین در پردہ اوسمین بارہ بروج
کیا زمین پہ گذر صورت سما ہوکر

مثال شمس و قمر سیر چرخ و برج رہی
رسول عرش پہ دلکے رہا خدا ہوکر

جہان مین نام ہوا اوسکا سید و سلطان
وہ کامران ہوا سلطان دوسرا ہوکر

اوسیکے ملنے سے ملتے ہین سب نبی و علی
ملے خدا سے کوئی اوس سے کب جدا ہوکر

حضور ہی اوسکو حبیب خدا کی حاصل ہو
پڑھے درود جو کوئی حضور کا ہوکر

کھلے گی رمز محمد لیس از نفی اثبات
ملے گا وصل رسول خدا خدا ہوکر

جدا ہون آپ سے لیکن خدا جدا نکرے
ملا ہون آپ سے پر آپ سے جدا ہوکر

اوتار کہہ کلہ سروری کو چون پاپوش
چل اوسکے کوچہ مین سر سے برہنہ پا ہوکر

ہوا ہے روضہ اقدس بھری ہے سینہ مین
یہ جی مین آتا ہے اوڑ جایئے ہوا ہوکر

تم آکے پہلو مین بیٹھے کہ درد دل اوٹھا
ہمارے جی کا مرض ہوگئی دوا ہو

زبان پہ لاتے ہو مستی مین بات مشرب کی
مذاقؔ بے مزہ ہوتے ہو با مزہ ہوکر

پڑا ہون زیر قدم خاک رہ گذر بنکر
مجھکا ہو نہین ہمت اوس گلی مین سر بنکر

مٹا ہون عشق کسے کوچہ مین مثل نقش قدم
بگڑ گیا ہے مرا لاکھ بار گھر بنکر

نکلگیا مری آنکھو نسے مثل خواب و خیال
گذر گیا دل روشن سے وہ نظر بنکر

دکھا رہا ہے ہمین سیر آسمان و زمین
کسیکا پرتو رخ شمس اور قمر بنکر

کتاب و خط ہی کے دہو مین رہ گیے اغیا
وہ یار آپ ہی آیا پیام بر بنکر

میان یار بنی برزخ وجود و عدم
قبائے نور پہ ٹپکا رہا کمر بنکر

طریق دیر و حرم جاکے کل بگاڑ چکے
چلے ہو آج خدا کے لئے کدھر بنکر

کسی کی تیغ نگہ نے مٹا دیئے دھبے
ہمارے داغ جگر کٹ گئے سپر بنکر

ہم اونکے آنے سے پہلے ہی ہو چکے آخر
شب وصال کی شام آگئی سحر بنکر

کرینگے ماتم جانسوز دے لکے ماتم مین
ہلینگے کوچۂ جانان مین نوحہ گر بنکر

عدم وجود ہے دریائے عشق مین ہر دم
حباب وار بگڑتے ہین ہم مگر بنکر

مذاقؔ ساقی کوثر مجھے سنبھالینگے
نشے مین بگڑی طبیعت مری اگر بنکر

مل گیا مین خاک و خون مین چشم میگون دیکھکر
دیکھی پھر آنکھون کی گردش دور گردون دیکھکر

چشم گریان یاد آئی مجھکو جیحون دیکھکر
بھر گئے آنکھون مین آنسو در مکنون دیکھکر

میری صورت پر بلا چھائی ہے وحشت اے جنون
ہوگئی وہ غیرت لیلےٰ بھی مجنون دیکھکر

میری پھولونمین ہو ساقی پھول کے پیالے کا دور
مر گیا ہون مین کسی کی چشم میگون دیکھکر

پان کھاکر پیک مت ڈالو کسی پر میری جان
عرشی و فرشی کے دل ہوجائینگے خون دیکھکر

ایسے ہون واللہ اب تو مین تمہارے بس مین ہون
جو ستم چاہو دکھاؤ مجھکو مفتون دیکھکر

عین فرحت عین راحت ہے ہمین رنجیدگی
یار خوش ہوتا ہے اکثر ہمکو محزون دیکھکر

اندنون آنکھونمین اپنے اک جہان تاریک ہے
آگئی شامت تری وہ زلف شبگون دیکھکر

انجمن سے وہ مہ نامہربان جب اودھر چلا
خاک پر بس گر پڑے ہم سوئے گردون دیکھکر

آگیا اکثر مرا نادیدہ نادانستہ دل
اک نظر مین پھر کوئی دل لیکے چھپت ہو گیا

تھا یہی جی مین کہ آنکھ دل لگاؤن دیکھکر
اب کدھر ڈھونڈون کہان سے اُسکو لاؤن دیکھکر

کیا پتہ دون تمہین مذاقؔ بے نشان کا دوستو
روبرو لاؤ مرے تو مین بتاؤن دیکھکر

ناتمام

رہ گئے حسرتِ دیدار مین یار
سارا عالم ہوا خواہان اُسکا
رگِ جان گبر و مسلمان کی بنے ہی
غیر یار اوسمین نہین کچھ باقی
خاک پر لوٹے ہین حورین پریان
یار بھی باقی ہے صحبت باقی

نظر آیا تجھے اغیار مین یار
پھر بھی ہے فکر خریدار مین یار
ہے ترے رشتۂ زنار مین یار
ہوگیا جو کہ فنا یار مین یار
کیون ترے سایۂ دیوار مین یار
بیٹھے ہین اب اوسی سرکار مین یار

گل ہین چادر مین دیا میرے کفن مین اختر
دیکھکر ہونٹ ہلاتے ہین ثابت یہ ہوا
خالِ عارض ترا چمکے ہے برابر دن رات
سایہ افلاک پہ ڈالے جو مرا بخت سیاہ
صاف ظاہر رخِ رنگین سے ہی خالِ پرنور
لب و دندان ہین ترے صاف ہم عکسِ گلگون

مرتے ہی داغِ جنون ہوگئے تن مین اختر
دانت ہین اُس مہ تابان کے دہن مین اختر
ماہ و عارض ہین چرخ کہن مین اختر
صورتِ شمس و قمر ہو دین گہن مین اختر
دیکھ لے جس نے نہ دیکھا ہو چمن مین اختر
لعل اختر مین ہین اور لعل یمن مین اختر

مدح اوس چاند کے ٹکڑے کی جو لکھتا ہون مذاق

نقطے بنجاتے ہین ہر شعر و سخن مین اختر

کھائے ہین اک شمع رو کے عشق مین گل ہات پر — آ کے یہان پروانہ سان جلجائے بلبل ہات پر

ہے ہتیلی رشکِ گل اوسپر لکیرین جال ہین — کیون نہ اوس صیاد کے پھنسجائے بلبل ہات پر

چوڑیونکی اونکی پہونچی جبکہ زندان مین صدا — ٹوٹ کر گردن سے میری گر پڑا اغل ہات پر

گر عمل سے عاملون کچھ صورتِ اخلاص ہو — اپنے ساقی کو دکھادین لکھ کے ہم قل ہات پر

زلفِ جانا تک ہصور دسترس ہمکو نہین — پہر تسکین لکھ شبیہِ یار سنبل ہات پر

ہین ہون اک بیدست و پا ہے محض جز دستِ خدا — نے بھروسا پاؤن کا نے کچھ توکل ہات پر

وقتِ بیعت نذر دینگے پیرِ مغ کو دل مذاق
رکھ لیا یہ شیشۂ مُل نے تامل ہات پر

ولہ

قبضہ مین کرون فقر کا میدان کارزار — تلوار ایک دو مجھے یا شاہ ذوالفقار

ہو جاؤن صاحبِ علم و صاحبِ قلم — دیوان کا میر منشی ہون میدان کا شہسوار

تیغ دودم کا کاٹ کرے کلک دوزبان — سیفِ زبان سے میری کٹے برق کا کٹار

ولہ

مجھ سے بیزار نہو او دلِ زار — میرے جانی ہے اچھے بیمار

روٹھکر مجھ سے نہ جاؤ دمِ نزع — آؤ اسوقت تو کر لین تمہین پیار

ولہ

مطرب نہ سنا پھر خدا ساز کی آواز — کافی ہے مجھے اوس بتِ دمساز کی آواز

جب اوسنے پکارا مجھے کٹنے لگے اغیار — تلوار کی تلوار ہے آواز کی آواز

کس منہ سے کہون دل ہی مرا جانہے ایجان — کیا ناز کی باتین ہین کس انداز کی آواز

دیپک کو جو تو گاے تو ہی خام خیالی
مرجاے ہی سنکر کوئی جی جاے ہی سنکر
تھا ذکر مرا جانے کیا اوسکے مکانمین
پردہ سے نکل آئے اگر کان لگاکر
مرغ دلِ عاشق جو اوڑے حشر بپا ہو

خود شعلۂ آتش ہی تری ناز کی آواز
اوس شوخ کی ہی کچھ عجب اعجاز کی آواز
دروازہ تک آئی نہ ورانداز کی آواز
معشوق سنے عاشقِ جانباز کی آواز
ہی شور قیامت پر پرواز کی آواز

اس خاک کے پتلے مین خود آئی بخدا روح
سنتے ہی مذاقؔ اُس بتِ طناز کی آواز

کس لئے چپ ہی مرے بیمار دل
صاف کہہ تجھکو میری جانکی قسم
کس سے بگڑی ہی سچ بتا جانی
خوب ہمکو ستالے جی بھر کے
دیکھ لینگے برائیان تیری
تنگ آیا ہون ہمدمی سے تری
کیا ملے مجھ شکستہ دل سے وہ
ہی موے پر بھی تو عجائب دم

بات جی کی مجھے بتا رے دل
کیون مکدر ہی کیا ہوا رے دل
جھوٹی باتین نہ اب بنا رے دل
پھر کھیے دیتے ہین سنا رے دل
جانتے ہین تجھے بھلا رے دل
میرے پہلو سے جا رے جا رے دل
جسپہ دم توڑتے ہون سا رے دل
تجھپہ رحمت ہو واہ وا رے دل

ہمکناری کی آرزو مین مذاقؔ
چل بسا گور کے کنارے دل

عاشقو دیوانہ سرمد ہین ہم — عشق کے دیوان ہین اہل مد ہین ہم

دفتر دیوان وحشت کے ہین فرد — نوع آدم جنس دام و دد ہین ہم

فرش پر ہین عرش پر اپنا دماغ — خاک پا ہین زینت مسند ہین ہم

تن سوا جان ہوکے عالم ہین محیط — فانی و باقی حد و الحد ہین ہم

ہم سے ہی نیکی بدی کا سب ظہور — ہین بہت نیک اور نہایت بد ہین ہم

حد سے گذرے جرم کیجے در گذر — آپ سے گذرے ہوئے بیحد ہین ہم

آپ ہی مقبول اور مردود ہین — اپنے فعلون سے قبول و رد ہین ہم

زلف کو سر خط غلامی کا لکھا — بندۂ سودائے خال و خد ہین ہم

حفظ ہین قرآن کے اٹھائیس حرف — حافظ سیپارۂ ابجد ہین ہم

مصحف ناطق ہی صورت بولتی — قاری قرآن بہ شد و مد ہین ہم

ہمدم جان ہی ترا غم گور ہین — کب تن تنہا تہ مرقد ہین ہم

ہم ہین سیل فانی بحر بقا — دم کی آمد شد ہین جزر و مد ہین ہم

قاصد اک تیرے ہین قصد کو ہی دوست — خط کے سو مقصد کے اک مقصد ہین ہم

کچھ نہین سب کچھ ہین کیا ہین کیا نہین — کیا کہین کیا بھید کیا مقصد ہین ہم

ہمسے ہی ظاہر تمہاری ہم ہمی — ظاہر و باطن تمہین موکد ہین ہم

صورت بے صورتی ہین ہین احد — صدر تو نہین صورت احمد ہین ہم

واہ کیا صل علی خوش قد ہین ہم

یارو نکلے یار ہین میخوار ہین ہم
مست ہین رند ہین عیار ہین ہم

دل کے سودے مین گرفتار ہین ہم
کبھی صحرا کبھی بازار ہین ہم

عین صحت ہے کہ اوس چھلے کے
چشم بیمار کے بیمار ہین ہم

سایہ سان کوچہ مین پر یونکے پڑے
پیش در ہین پس دیوار ہین ہم

سب کو بھولے ہین مگر یاد ہین آپ
بیخودی مین بھی خبردار ہین ہم

عیش و عشرت ہو مبارک تمکو
درد کے غم کے طلبگار ہین ہم

چشم دیدار مین انکھین ہین کھلی
دیکھنا خواب مین بیدار ہین ہم

اے صنم زیست سے اپنی بخدا
خوار ہین زار ہین بیزار ہین ہم

خانہ آباد زیادہ دولت
اب تو رخصت کے طلبگار ہین ہم

شور اتنا نہ کر اے شوخ ملیح
تیرے خادم ہین نمکخوار ہین ہم

خواب مین دیکھی وہ صورت جیسے
شکل آئینہ کے بیدار ہین ہم

ظلم بیحد کا سبب جان لیا
دل ہی دینے کے گنہگار ہین ہم

روز روشن شب تاریک بنے
اپنے آگے وہ سیہ کار ہین ہم

رکھدیا طاق مین قرآن جب سے
عاشق ابرو و رخسار ہین ہم

جام سے ساقی کوثر کے مذاق
مست و مدہوش ہین سرشار ہین ہم

ولہ ناتمام

لاگ رکھتے ہین لحد مین شعلہ رخسارونسے ہم
گور اپنی آپ ہی بھرتے ہین انگارونسے ہم

نفس کافر کو دکھادوینگے جوہر روح کے
دلکے اب ٹکڑے کرینگے دم کی تلوارونسے ہم

نیک وبد سارے جہانکے خوب ہین
اپنی نظرونمین سبھی محبوب ہین

ہم ہین حسن وعشق اپنے آپ ہی
آپ یوسف آپ ہی یعقوب ہین

چھوڑدی ہے جب سے مطلب کی طلب
خودبخود طالب مرے مطلوب ہین

رکھتے ہین جو خوبرو مجھسے حجاب
آنکھ کے پردونمین وہ محجوب ہین

ہین بغیر از عشق ناقص کل کمال
جز محبت سب ہنر معیوب ہین

شکر کرتے ہین خوشی سے جاے صبر
ہم بلاکش خوشتر از ایوب ہین

مجھ سے رہتے ہین کشیدہ بے سبب
حضرت دل بھی عجب مجذوب ہین

خط مرے پڑھتے ہین لڑکے سادہ رو
مکتبون مین سب مرے مکتوب ہین

چھوڑ بیٹھے سب عمل جب کے مذاقؔ
پڑھتے یا مجبوب یا محبوب ہین

خروج ورفض سے ہون پاک مومن باتولا ہون
جو سنی نے تعصب ہون تو شیعی نے تبرا ہون

مین کہنے کے لئے سب کچھ ہون اور کچھ بھی نہین ہون ہنوز
زبان ہے گنگ گویا کیا کہو نہین کون ہون کیا ہون

مرا مذہب ہی لاملت ہے لامشرب فنا فے اللہ
مین اک ہفتاد ودو ملت سے لامذہب نرالا ہون

کہے ہے مجکو مومن مومن اور کافر مجھے کافر
وہ جیسا ہے مجھے کہتا ہے مین جیسا ہون ویسا ہون

نہ مین سمجھون کسی کی بات نے سمجھے کوئی میری
کوئی سمجھو مجھے کچھ بھی جو سمجھا ہون سو سمجھا ہون

نہ کوئی کہنے والا ہے نہ کوئی سننے والا ہے
مین آپ ہی آپ اپنے آپ سے کہتا ہون سنتا ہون

نہین معلوم کچھ اپنی برائی اور اچھائی
مین کیا جانون برے کو ہون برا اچھے کو اچھا ہون

نہ نام اپنا نہ کام اپنا نہ کچھ ذات و صفات اپنی
بدی نیکی مین حق ناحق برا ہے نام رسوا ہون

تم اچھے ہین برا تم مجھکو خوب اچھا برا کہلو
برا ہون یا بھلا ہون تم ہو میرے مین تمہارا ہون

مری تردامنی اور خاکساری ہے ترقی پر
مین اک ذرہ سے خورشید اور اک قطرہ سے دریا ہون

جہانمین مین بھی ہون اک ماشاء اللہ دیکھنے قابل
تماشاگاہ عالم مین مین اک طرفہ تماشا ہون

خدا کی شان پہچان اپنی ہے پہچاننا رب کا
مذاق اللہ اکبر سر عرفان کبریا کا ہون

مر جاؤن نام عشق پہ تب نیکنام ہون
بدنام جس سے ہو نہین اوسی پر تمام ہون

بندہ کو نام و ننگ سے کیا کام عشق مین
نام خدا مین عاشق بے ننگ و نام ہون

سنکر کلام عشق مجھے کوئی کچھ کہے
عاشق کلام یار کا ہین لا کلام ہون

شیرین زبان یار سے سنکر کلام تلخ
شیرین سخن ہون کہنے کو تلخ کام ہون

دیوانہ ہو نہین گیسو و عارض کا رات دن
سودے مین زلف و رخ کے پھنسا صبح و شام ہون

ہین بندگی مین عشق کے جسکی شہ و گدا
اوس بادشاہ حسن کا صاحب غلام ہون

کیفیت علی دلی سے ہون با مذاق
مست ولا سے ساقی کوثر مدام ہون

کہتا ہین اپنے آپ سے اپنا پیام ہون
سنتا ہون آپ آپسے مین ہم کلام ہون

تسلیم و بندگی مین ہون مین اپنی خود بخود
جھک جھک کے اپنے آپ کو کرتا سلام ہون

ہر نیک و بد مین ذکر ہی میرا برا بھلا
بدنام ہون کہین تو کہین نیکنام ہون

خادم ہون سبکا شیخ حرم ہون نہ پیر دیر
بندہ خدا کا ہون نہین صنم کا غلام ہون

آ دمِ اخیر نہ آئے تمام عمر
آجاؤ کوئی دم تو دم مین تمام ہون

خوش آئے کب مجھے کسی معشوق کا چلن
عاشق ہین تیری چال کا اے خوش خرام ہون

مست الست ہون نہین بلانوش اے مذاق
مدہوش ذوق جام بلا سے مدام ہون

دلا نہین یہ مئے سرخ فام شیشے مین
بھرا ہے شیرہ جانکا قوام شیشے مین

ہوئے حباب سے پیدا حسام شیشے مین
کہ دخت رز رہی پنہان مدام شیشے مین

جو دون شراب کو آب حیات سے تشبیہ
تو آتے مین خضر علیہ السلام شیشے مین

رہا یہ شیش محل چھوڑ خم مین افلاطون
جو عقل ہوتی تو کرتا مقام شیشے مین

خیال دلمین ہے ساقی کی چشم میگون کا
شراب جام مین ہے اور جام شیشے مین

شگاف دلمین بھرا مرہم مئے انگور
کیا ہے کیا ہی کرامت کا کام شیشے مین

مین خرق عادت پیر مغان کا قایل ہون
کہ بعد خرق کیا التیام شیشے مین

کھلا جو بزم مین مینا تو چاندنی چھٹکی
یہ دخت رز ہے کہ ماہ تمام شیشے مین

ہے آفتاب کا مسکن سپہر مینائی
نہ کیون شراب ہو ساکن مدام شیشے مین

مثال جان ہی تصور ترا مرے دلمین
کیا ہی یا کہ پری نے قیام شیشے مین

خبر کرون دل پرشوخ کی حقیقت سے
مین لکھ کے ساقی کو بھیجون پیام شیشے مین

خلاف دیدہ و دل سے ہی عشق ساقی ہین
مزا یہہ دیکھو لڑائی ہی جام شیشے مین

ہمارے ٹوٹے ہوئے دل سے خون ٹپک نکلے
شکستگی سے نہ ٹھہرے مدام شیشے مین

بہار آئی ہی اور حسن دختر رز ہے
شگون سے کی ہی کیا دھوم دھام شیشے مین

وہ عکس ابرو سے خمدار ڈالکر بولے
یہ دیکھو ڈالی ہے ہمنے حسام شیشے مین

نجان اسکو مے آتشین تو اے ساقی
کسی پری کا ہی یہہ خون جام شیشے مین

جو شکل غنچہ دیکھے تو صاف دختر رز
نظر پڑے مجھے صورت حرام شیشے مین

مذاق ملتی ہی ان روزون وقت شام شراب
رکھے ہی دختر رز کو صیام شیشے مین

ہر دم ہی حال غیر ہمارا فراق مین
ہمدم ہی کوئی غیر نہ اپنا فراق مین

ہر روز ہجر مین ہمین یوم الوصال ہی
ہر شب ہی تفرقہ دل و جانکا فراق مین

سنتا نہین ہی کوئی دوہائی ہی وصل کی
فریاد رس کسیکو نہ پایا فراق مین

عالم ہماری نظرون مین تاریک ہو گیا
آنکھونسے کچھہ نظر نہین آتا فراق مین

غمخوار دل نہین کوئی رو رو کے روز و شب
ہم کھوتے ہین تن تنہا فراق مین

گھر خالی دیکھتے ہی بھر آتا ہی جی مرا
دل خالی ایک دم نہین ہوتا فراق مین

تنہائی مین خوشی کی خوشی غم کا غم نہین
ہنسنا خوش آئے ہمکو نہ رونا فراق مین

وہ دل نہین نہ وہ سر سودا انشاط کا
سامان عیش سب ہین مہیا فراق مین

فرقت مین زندگی کا مزہ تلخ ہو گیا
بھاتا نہین ہے میٹھا سلونا فراق مین

جو صورت آشنا تھے وہ پہچانتے نہین
کچھہ فرق میری وضع مین آیا فراق مین

حالت غشی کی رہتی ہے اب رات دن ہمین
اگلا سا جاگنا ہے نہ سونا فراق مین

سردی آہ گرمی دل برشگال چشم
موسم خلاف ہو گئے اک جا فراق مین

نیرنگی بہار و خزان دیکھتے ہین ہم
آنکھین ہین سرخ زردی ہے چہرہ فراق مین

وحشت دکھا رہی ہے زمانہ کے انقلاب
صحرا ہے شہر شہر ہے صحرا فراق مین

اپنی خدائی مین کسی بندہ کو تا ابد
ہرگز ہی طرح نہ رکھیو خدایا فراق مین

افسوس جی کے جی ہی مین ارمان رہ گئے
آتی ہین حسرتین ہمین کیا کیا فراق مین

واحسرتا کہ جانی نہ کچھہ قدر وصل کی
ہے دل سے کسقدر ہمین شکوہ فراق مین

کچھہ مطلب دلی نہین آتا ہے تا بہ لب
ہے دل زبان مین تفرقہ گویا فراق مین

فرقت کی کاوشون سے جگر لخت لخت ہے
خوناب ہو گیا دل وزہرہ فراق مین

سمجھے فراق یوسف و یعقوب کو وصال
قصہ مرا سنے جو زلیخا فراق مین

مرتے ہین جیتے جی غم فرقت مین بے اجل
ہر دم ہے یاد وصل مسیحا فراق مین

ہے طرفہ ماجرا کہ نہ نکلا غبار دل
آنکھون سے میری بہ گئے دریا فراق مین

خذ ما صفا خوش آئے نہ دع ما کدر ہمین
کیا کام صاف و درد ہو صہبا فراق مین

جی بلا مزہ ہے نشہ فانی سے ای مذاق
جام بقا سے ذوق رکھہ اپنا فراق مین

مستانہ مدح ساقی کوثر مین پڑھ غزل
پی لے شراب وصل کا پیالہ فراق مین

ورد زبان ہے نام علی کا فراق مین
ہی کام دل غلامی مولا فراق مین

ہجر ابو تراب مین لوٹون ہون خاک پر
خاک اوڑہنا ہی خاک بچھونا فراق مین

جب بیٹھتا ہون خاک پہ کہتا ہون بوتراب
اُٹھتا ہون کہہ کے یا علی اعلا فراق مین

دشت نجف ہی اُس شہ والا کا تخت گاہ
ہین حاملان عرش معلا فراق مین

گر قامت علیؑ کا نہ سایہ سے ملے انہین
ہون خوب خشک سدرہ و طوبیٰ فراق مین

رہتا ہی سوز فرقت ساقی سے دل کباب
ہر دم جگر سے اوٹھتا ہی شعلا فراق مین

شوق لقا ہی ہر شب تاریک ہجر مین
دیکھون کہین وہ چاند سا مکھڑا فراق مین

منہ سے نقاب اُٹھا کے ذرا دیکھ لو ہمین
ہم رنج و غم اُٹھاتے ہین کیا کیا فراق مین

تسکین دل ہو بندہ کی اے واصل خدا
تڑپون کہانتک اے میرے آقا فراق مین

دکھلا یئے جمال مجھے بہر ذوالجلال
ملجا یئے کبھی تو خدا را فراق مین

کیجے برائے رحمت عالم نگاہ رحم
مین منتظر ہون فضل و کرم کا فراق مین

ہیبت سے ہجر کی دل و زہرہ ہوا ہی آب
مت رکھ بروح فاطمہ زہرا فراق مین

حسن حسن دکھلایئے بہر حسنؑ حسینؑ
دیدار چاہتا ہون تمہارا فراق مین

باطل ہی وہ جو سمجھے نبی و علی مین فرق
واصل نہوگا حق سے رہیگا فراق مین

صل علے محمدؐ و آل محمدؐ
ہی عاشقون ورد وظیفہ فراق مین

ذوق ولا ساقی کوثر سے اسے مذاق
وصلت کا مینے ذائقہ پایا فراق مین

آ بسو تم بھی کوئی دم کو مری جان دلمین — آن کی آن مرا جی بھی ہے مہمان دل مین
دم نکلتا ہے کوئی بات نکالو منہ سے — جان مین کچھ تو کہو کیا ہے بھلا ہان دل مین
ملک الموت کے سر صدقہ ہوئی وقت وصال — ای پری وصل کے کیا کیا نہ تھے ارمان دلمین
حذر بد تر ہے گنہ سے نہ مری لاش پہ رو — ہو مرے قتل سے قاتل نہ پشیمان دل مین
دشت وحشت مین بھی جسکے مری وحشت نہ گھٹی — دل بیابان مین رہا اور بیابان دل مین
دل نشین ہو گئے لب اوسکے مسی مالیدہ — سنگ اسود بنے یہ لعل بدخشان دل مین
نہ ملا ہاے وہ دلدار و جانی ایک دم — جی کی جی ہی مین رہی دلکے سب ارمان دلمین
خون چشم اپنا جو پانے دے زمین دل کو — نکلے بوٹا سا کوئی سرو خرامان دل مین
ہجر مین بھی مجھے وصلت کا مزہ ہے ہر دم — دل مرا خواہش جانان مین ہے جانان دلمین
سبزہ خط کو ترے دیکھ کے طوطے اڑ جائین — صفت آئینہ طوطی بھی ہو حیران دل مین
فے البدیہہ غزل اکدم مین مین کہتا ہون ولا — جانتا ہے مجھے ہر ایک سخندان دل مین

زال دنیا کے جو مومن نہین آنکا مذاق
رکھتا ہے ذوق ولا شیر مردان دلمین

خوابین دکھلائین اسنے ایسی پیاری انکھڑیان — دیگئین دل لیکے جی کو بیقراری انکھڑیان
گر نشہ مین دیکھتے ساقی کی پیاری انکھڑیان — حشر تک کھلتین نہ مستی سے ہماری انکھڑیان

میٹھی اور کڑوی نگاہو نگاہون انکے ہین شہید
شہد کی چھریان ہین اور بس کی کٹاری انکھڑیان

سبزی و سرخی سیاہی سبز ہے پھولا اک چمن
اس گل رعنا کی ہین فصل بہاری انکھڑیان

خون مردم پی لیا اور ہوگئین پاک و صاف
اب دکھائین آنکی پرہیزگاری انکھڑیان

مستیان مدہوشیان بیماریان خونریزیان
دیکھیے کیا کیا دکھاتی ہین تمہاری انکھڑیان

کشتیان مستونکی بھرتی ہین مے دیدار سے
اپنے لنگرخانہ کو رکھتی ہین جاری انکھڑیان

خاک مین ملجائین مارے شرم کے نرگس کے پھول
شرمگین دیکھین جو اس گل کی خماری انکھڑیان

منتظر ہون اک نظر آنکھین ذرا دکھلا ہے
مجھکو دکھلاتی ہین دیکھو انتظاری انکھڑیان

مینہ مری آنکھونسے برسا جب ہوئین انسے دوچار
چشمۂ رحمت ہین یا ہین شان باری انکھڑیان

اوس کمان ابرو کی نظرونسے نہین بھرتا ہے جی
دمبدم دل پر لگائین تیرکاری انکھڑیان

چشمہاے خلد سے کیا کام مستون کو مذاق
ساقی کوثر کی دیکھینگے خماری انکھڑیان

پھرتا ہے اس روش سے وہ سرو چمان چمن چمن
باغمین جیسے آب جو ہووے روان چمن چمن

عکس رخ نگار سے گل ہین ہزار رنگ کا
غنچۂ دل ہے باغ باغ گلبن جان چمن چمن

دیدۂ عندلیب سے جبکہ روان ہو جوے خون
تازہ بہار گل دکھاے فصل خزان چمن چمن

عشق رخ نگار مین کھاے ہین خار غم ہزار
کیجے نہ بلبلونکی شکل آہ و فغان چمن چمن

خاک سے کس شہید کے آہ اگا ہے گلستان
بلبلین ہین بہ سوز و ساز مرثیہ خوان چمن چمن

ہوگئین خشک ٹہنیان سبز بہ رنگ شاخ گل
مرغ قفس نے جب کہا وقت اذان چمن چمن

سرو روان گواہ ہی قمری بنو اکیطرح
خالی چلا ہین باغبان برگ گل و بہار سے

ہر لب جو پہ ہم پھرے تشنہ لبان چمن چمن
ہو گا سدا ہرا بھرا باغ جہان چمن چمن

ساقی گلعذار بھی پھول سدا بہار ہے
چھوڑ کے میکدہ مذاق پھرتے کہان چمن چمن

قیدیو نہین تیرہ بختو نہین سیہ کارو نہین ہون
پر بلا سے تار کاکل گرفتارون مین ہون

لب ہلا ابرو ملا آنکھین لڑا کچھہ تو ہی
مین نہ زندو نہین نہ مردو نہین نہ بیمارو نہین ہون

دم بدم آہ شرر افشان بھی ہی رونیکے ساتھ
دیکھ طرفہ ماجرا پانی ہی انگارو نہین ہون

دل کو مژگان کا ہی کھٹکا انکو ابرو کا خوف
روز تیرو نہین گذار اشب کو تلوارو نہین ہون

جینے خوش ہو کر رکھا سر جب خم شمشیر پر
جینکے قاتل نے کہا کیا مین ستمگارو نہین ہون

ساتھ غیرونکے مرے پھولو نہین ہی وہ شکل گل
کیا تماشا ہی کہ پھولو نہین بھی ہون خارو نہین ہون

میکشون ہو نہین خمار عشق ساقی ہین مدام
بیخودو نہین ہون نہ مستو نہین نہ ہشیارو نہین ہون

ہون بہار و ہون برگ خزانی کی روش
نے گلو نہین ہون نہ غنچو نہین نہ مین خارو نہین ہون

سایہ سان ہمراہ ہون سبکے مگر سب سے جدا
مین نہ گلیو نہین نہ کوچو نہین نہ بازارو نہین ہون

آپ کی مجکو خبر ہی کچھہ خبر اپنی نہین
کیا خبر ہی بیخبر ہون یا خبردارو نہین ہون

آب و آتش ہون نہ باد و خاک ہون کیا خاک ہون
نے فلک پر نہ ثوابت مین نہ سیارو نہین ہون

عشق سی ہی عشق مجکو عشق عاشق مجھہ پہ ہی
وہ مرا طالب ہی مین اوسکے طلبگارو نہین ہون

کر لیا مذہب کو تسلیم و رضا کے اختیار
اب نہ مجبورو نہین ہون اور نہ مختارو نہین ہون

دل ہی میری دلبری مین دلگی دلدار ہین مین
دل مرا دلدار ہی ہین وہ لگے دلدار نہین ہون

رات دن ہونہین خیال چشم ساقی مین مذاقؔ
اونگھتا ہونہین نہ سوتا ہون نہ بیدار ونہین ہون

ماہر خون نکلے کاہش غم مین آنکھون سے چھپ جاتے ہین
سر رکھتا ہونہین پاؤن پر تو پاس ہی سر کے جاتے ہین

شکل ہلال نظر ہم بھی اب گاہے ماہے آتے ہین
اوتنا ہی وہ روٹھتے ہین ہم جتنا اونکو مناتے ہین

اوسکے ڈر سے جب اوٹھکر ہم اپنے گھر کو جاتے ہین
گہہ آنکھین یاد آتی ہین گہہ لب اوسکے یاد آتے ہین

آتے ہی آتے پھر جاتے ہین کب ہم بیٹھنے پاتے ہین
مر مرکے جی جاتے ہین اور جی جی کر مر جاتے ہین

جیون جیون مین چاہون انکو وہ غیر کو چاہے جاتے ہین
گاہ تبسم کرتے ہین اور گاہے آنکھ دکھاتے ہین

حق تو یہ ہے حق محبت ہم بھی نبھائے جاتے ہین
بات مین ہمکو ہنساتے ہین اور پل مین ہمکو رلاتے ہین

جھونٹ کہا یہ جان کسینے کون ہے عاشق کسکا عشق
غیر کی خاطر یار نے اکثر آنے سے ہمکو منع کیا

سچ تو یہہ ہے تجھسے ملکر جی کو ہم بہلاتے ہین
غیرت کو ہم راہ بتا پھر گاہے گاہے جاتے ہین

عشق مین ہم مجبور ہین جانی یہ کافر ہے خود مختار
آپ نے جب سے پاس ہمارے آنا جانا چھوڑ دیا

کب مانے ہے کتنا ہی اس دلکو ہم سمجھاتے ہین
آپ مین گہہ ہم آتے ہین گہہ آپ سے باہر جاتے ہین

یون تو کسکا منہ ہے صبا جو کوئی ہم پر ہنسے مذاقؔ
تم ہنسواتے ہو غیرونکو ہم ہنسکر رہجاتے ہین

دلکو مین ڈھونڈون کہان باہر نہین گھر مین نہین
کیون نہ اس مجروح کے وہ خون کا پیاسا پھرے

میرے پہلو مین نہین زلف معنبر مین نہین
آپ تو قاتل ذرا بھی تیرے خنجر مین نہین

نرگس مخمور ساقی مین جو دیکھی آب وتاب
وہ جھلک ستون تو گلگون کے ساغر مین نہین

حکم دیگر قتل کا مجکو بچا لیتے ہین وہ
لطف یہ ہے کہتے ہین ہان کہکے دم بھر مین نہین

قامت رعنا سے اوسکے کیونکر نسبت دون مذاق
یہ چلن یہ ناز یہ شوخی صنوبر مین نہین

غیر اوس سر کی قسم کھاتے ہین
ہم ابھی باتین تو قسم کھاتے ہین

وصل کسطرح ہو ملنے پھر سے
آپ فرقان کی قسم کھاتے ہین

دلمین الفت دلبر کا خیال
میوہ نخل ارم کھاتے ہین

غم دلدار مین جز خون جگر
نہ تو پیتے ہین نہ ہم کھاتے ہین

اے مذاق آتی ہے بس دل پہ شکست
اوسکے کاکل جو ہین خم کھاتے ہین

جان جاتی رہے پر دل تو نہین آئے کہین
موت آجائے دلے کوئی نہ مرجائے کہین

اونسے کیونکر بنے بگڑا ہے نصیبہ اپنا
خود وہ ملجائین جو قسمت مری لڑجائے کہین

یار کے منہ سے یہی بات خوش آئے مجکو
ہو گئے ناخوش جو کہا اونسے تو مرجائے کہین

سُن چکے سکڑون پیغامبرونکی باتین
اپنے منہ سے تو کوئی بات وہ کرجائے کہین

ہمنشین ہین نہ اٹھون پر نہ اٹھون حشر تلک
در دولت پہ وہ دلدار جو بٹھلائے کہین

سر رہ آپکے ہون عرشی و فرشی پامال
دیکھے سر دولت پابوس اگر پائے کہین

موت آجائے تو جیتے ہین تو ٹرجائے مذاق

جان جائے تو مری جان مین جان آئے کہین

نامہ منظوم

نامہ مین یا فقیر و یا پادشا لکھون — بندہ خدا کا تمکو لکھون یا خدا لکھون

لوح و قلم پہ پاؤن اگر خوب دسترس — نام خدا اچھہ آپ کی مدح و ثنا لکھون

کاغذ کی لوح صاف پہ سجدہ کرے قلم — سرنامہ لکھہ کے نام اگر آپکا لکھون

جی چاہتا نہین کہ جدائی کا نام لون — ہو جس سے دل ملا اوسے کیونکر جدا لکھون

کیا ولکی آرزو سے کہون آرزوے دل — ہو تمہی مدعا تمہین کیا مدعا لکھون

ہر دم برنگ خامہ سیاہی سے کام ہے — ہون بسکہ روسیاہ سیہ کار کیا لکھون

پاؤن لگے نیچے پاؤن سر ساق عرش کو — اپنے تئین جو آپ کا مین خاکپا لکھون

ہون منتظر مدام کرم کی نگاہ کا — مین کیفیت انتظار کا کیا ماجرا لکھون

کیا کام ہے مذاق مجھے قیل و قال سے
مستانہ اب کوئی غزل حالبا لکھون

ساقی کہین مذاق مے آشام ہے کہین — وہ کام دل کہین ہے یہ ناکام ہے کہین

مے کش کہین مدام کہین میکدہ کہین — جلسہ کہین ہے جم ہے کہین جام ہے کہین

ہم مشربون مین اپنے عجب تفرقہ پڑا — دور فلک مین ہستونکو آرام ہے کہین

رندان فاقہ مست کو ملتی نہین شراب — اس دور مین ہے قرض کہین وام ہے کہین

اس آفتاب کا نہ طلوع اور نہ ہے غروب — آغاز کچھہ نشہ کا نہ انجام ہے کہین

جاری ہین فیض ساقی کوثر سے میکدے
بذل و کرم کہین ہے تو انعام ہے کہین

کیا دور ہے جو ساقیِ دوران پہ حکمدے
لانا ادھر مذاق کے آشام ہے کہین

یون دیدہ و دانستہ دکھا جاتے ہو آنکھین
دیکھے کوئی تو صاف چرا جاتے ہو آنکھین

کسطرح کھلے آپکی پوشیدہ عنایت
ظاہر مین تو تم ہمسے چھپا جاتے ہو آنکھین

کاٹی نگہہ تیز سے ان آنکھونکی جالی
بگڑی ہوئی نظرونسے بنا جاتے ہو آنکھین

بیدار ہی مین تارونسے لڑا کرتی ہین آنکھین
جب خواب مین آنکھونسے ملا جاتے ہو آنکھین

در پردہ مری پردہ دری مدنظر ہے
پردے کے جو اوجھل سے اڑا جاتے ہو آنکھین

صوفی ہین بس ناچتے ہین پتلیونکی شکل
جب رقص کی حالت مین دکھا جاتے ہو آنکھین

غش آکے مری پتلیان چڑھ جاتی ہین ایجان
تیوری کو چڑھا کر جو دکھا جاتے ہو آنکھین

دیکھا تو وہ کہتا ہے مذاق آنکھ بدل کر
تم گھور کے صاحب مری کھا جاتے ہو آنکھین

در سفر بشوق وطن نوشتہ شد

جو ٹھہرون گھر تو نکالے ہے بار بار وطن
کرون سفر تو رکھے مجھکو بیقرار وطن

جو یار تھے ہوئے اغیار اپنے گھر باہر
نہ یار اپنا ہے سفر ہے نہ اپنا یار وطن

سفر وطن مین ہو کیا خاک دل لگی اپنی
سمے ہوے جی مین کدورت سفر غبار وطن

نہ دیس چھوٹے نہ پردیس مجھکو بھیک ملے
سفر مین کیا کرون اور کیا رہون بار وطن

ہوئے ہین دوست مرے بال بال کے دشمن
وبال جان ہین چھڑاتے ہین رشتہ دار وطن

گدا بناتا ہی شاہونکو عشق خانہ خراب
فراق یار مین چھوڑے ہین شہر یار وطن

سفر مین دیکھتے ہین روزگار کی گردش
دکھلائے دیکھیے کس روز روزگار وطن

مسافرت مین گلوگیر ہی وطن کی فکر
ہوا سفر مین بھی آکر گلے کا ہار وطن

برنگ ابر رولاتا ہے موسم بارش
سفر مین یاد دلاتا ہے بار بار وطن

بنا زمین کا گز اب زمین پکڑے گا
چھوڑا اسے چرخ نہ چھوڑیگا خاکسار وطن

سفر بہ شکل سقر بنکے دکھ دکھاتا ہے
بہار خلد کی دکھلاے ہی بہار وطن

ہی ہنسنا بولنا اہل وطن کا پیش نظر
سفر مین ہمکو رولاتا ہی زار زار وطن

سفر ہوا مجھے لشکر سے شیوپوریکا پیش
وطن سے چلکے جو سمجھا گوالیار وطن

علو اپنا پہاڑو نمین مین اگرچہ ہون
کرے بجرم سفر مجھکو سنگسار وطن

جو کامران ہون سفر مین تو کیا بکار آمد
ٹھہر چکا مرا مسکن مآل کار وطن

نہ جان و تن مین توان ہی نہ پاؤنمین طاقت
پیادہ چل کے نہ پاؤنگا زینہار وطن

کمر مین توشہ ہی نہ راہ بھروسہ ہی
ملے گا دیکھیے کیا کھلکے ایکی بار وطن

نہ شیوپوری مین رہا پھر چلا مین نرور کو
پہونچ رہونگا مین چل پھر کے اپنے یار وطن

سفر وطن مین ہے ہے خیر و عافیت بارے
دوبارہ خیر سے پھر جاؤن ایکبار وطن

کہان بدایون کسی رنگ برج کو پاون
کنار گنگ پہ جا پہونچون در کنار وطن

بلا اپتہ ہی وہ سلطانجی کا بن قاصد
کنار سوت ہے گنگا کے اپنا پار وطن

پس از سلام و دعا دوستونکو کیا لکھون
کہون سفر کی مصیبت کی ایک دو باتین
سفر کی دل سے کدورت مٹے تبھی ای چرخ
یہ خاکسار ہی ہندوستان مین نووارد
مدینہ و نجف و دشت کربلا بغداد
الٰہی مجکو وسیلہ ظفر کا ہو یہ شعر

غرض کسیکا چھوڑائے نہ کردگار وطن
کبھی جو خواب مین ہو دو بدو دوچار وطن
صفائی جی کی ہو جو پہونچے خاکسار وطن
قدیم ہی غربا کا نہ یہ دیار وطن
قدیم سے ہین بزرگونکے اپنے چار وطن
سفر ہو یاور بخت اپنا بختیار وطن

مدام شکل زمین آسمان رہے قایم
رہے جہا نمین مذاق اپنا برقرار وطن

مجھسے ملنے ہین نکراے مرے عیسے پرہیز
آؤ الجھاؤ نہ اے یار لڑائی بھاؤ
دیکھو کب تک مری آنکھونسے ہی گی او جھل
دلن کے دن ہل لو خدا جانے کہ پھر آئین نہ آئین
منہ سے بولو ذرا کام آؤ گے کس دن صاحب

ایسے بیمار تو جیتے نہین مرجاتے ہین
لڑتے ملتے ہین بگڑتے ہین سنور جاتے ہین
نظر آجاؤ کہ اب دیدہ تر جاتے ہین
رات کی رات ہین مہمان سحر جاتے ہین
بات رہجاتی ہی اور دن تو گذر جاتے ہین

تن مردہ سے مذاق آج سفر کرتے ہین
جان چھوڑے ہوئے دلدار کے گھر جاتے ہین

ولہ

گلہ نہ خط کا لکھون نے لکھون پیام نہین
روز ازل سے خاک بسر ہونا نصیب

سلام بھی نہ لکھا تمنے بس سلام نہین
لکھی ہی سرنوشت بھی خط غبار مین

لامکان پہ دوڑین سودائی ترے	وله	نہ فلک کے گر ہون چکر پاؤن مین
طلسم کن کی صورت لاکہ افسون اک نظارہ مین	وله	نظر آئی تری چشم سخنگو کے اشارہ مین
رسول اللہ کی جان جہان خاتون جنت ہین	وله	علی ہی دو جہان کا باپ مان خاتون جنت ہین
بخشش مین کیا کلام عقوبت کا ذکر کیا	وله	ہین ذاکر حسین علیہ السلام ہون
نالہ نہین نہان ہے مرے دلکی اوٹ مین	وله	مجنون چھپا ہی لیلے کے محل کی اوٹ مین
موسےکی طرح دیکھہ تجلی کوہ طور پہ		اے چشم یہان پہاڑ ہے اک تل کی اوٹ مین
دیکھہ اون لبونمین خندۂ دندان نماکی موج		نہر لبن نہان ہوئی ساحل کی اوٹ مین
عشق مین عزت ہی جو عزت نہین	وله	ذلت عاشق ہے جو ذلت نہین
مرتے ہین ہر دم لب جان بخش پر		ہمکو تو مرنے کی بھی فرصت نہین

رباعی

ہے تری درگاہ کی وہ عزو شان		آتے ہین بہر زیارت قدسیان
دے مذاق حق نے تو اکو افتخار		فخر دنیا فخر دین فخر زمان

قطعہ

ستارہ کی شکل مین شب و روز		ہوا ہے گردش آسمان سے حیران
چمکا دے مرے ثوابت بخت		اے قطب سپہر مہر یزدان
تیرہ باطن خاک دیکھے جلوۂ تنویر کو		ہو رسائی کیونکہ شمع طور تک گلگیر کو
پھاڑ کر پھینک اے مصور کاغذ کشمیر کو		پردۂ دل کا ورق لا یار کی تصویر کو

ہو کے بیخود تو خدا کہتا بت بے پیر کو
زاہد اکچھ بھی سمجھتا گر مری تقریر کو

آسمانی پھینک کر نالے کے خاکی تیر کو
ایکدم مین گرد کر دون عرش پر تنویر کو

گل کو بلبل صاف اوڑا کر چونچ مین لیجائیگی
شمع محفل سے تری کیا کام ہی گلگیر کو

من سمجھکر روشنی کو شمع کی ڈرتے رہے
ہجر کی شب سانپ کا پھن سمجھے ہم گلگیر کو

گوشت کیا اک وار مین سب ہڈیان تک کھا گئی
چاہیے کہنا ہما سفاک کی شمشیر کو

مذہب عاشق مین رقص بسملانہ ہی نماز
کیا شہید ناز جانے نیت و تکبیر کو

جز غبار حسرت جانان نہ پائی خاک بھی
جبکہ پہلو چیر کر ڈھونڈا دل دلگیر کو

زخم کے منہ کو ہی لپکا بوسہ سوفار کا
چاک سینہ مین لب معشوق کہیے تیر کو

بلبل دیوانہ ہی اے باغبان نازک دماغ
موج بوے گل ہی زیبا پاؤنکی زنجیر کو

ناک مین دم آکے نکلا تیرے سودائی کا ہای
نزع کے دم ہمنے دیکھا پھوٹتے نکسیر کو

مصحف روے صنم پر خال ہی اور خط نہین
ایک نقطہ مین لکھا خالق نے کل تفسیر کو

باتین کرتے ہین تصور مین عجب صورت سے ہم
روبرو آنکھونکے لاکر یار کی تصویر کو

پھاڑ کر سینے کا پردہ دل ہم آغوشی کرے
سوئین گر چھاتی سے لپٹا کر تری تصویر کو

ایسی لکنت ہی صنم تیری زبان تیز مین
سنکے کٹتے ہین کلیم اللہ بھی تقریر کو

زخم کاری دلکے وہ ہوتا ہی بڑے او چھونکا کام
صاف پی جاتے ہین ہم آب دم شمشیر کو

سر مین سودا ہی جو او سکے ابروے خمدار کا
جانتا ہون نیچہ ہر حلقۂ زنجیر کو

وہ معلم تھا ملک کا تو ہی انسان کا ادیب
جانتا ہون شیخ تجکو اور تیرے پیر کو

چشم ساقی سرمئی ہی یا گلابی نرگسی
یا ملایا جام مین مشک و گلاب و شیر کو

کھولکر زلفین مرا دل پہانس تب ابرو چڑہا
چاہیئے تیغین لگانا باندہ کر نخچیر کو

کیمیاگر تجھکو رمز خاکساری گر ملے
پھینک سے زر کو ملا دے خاک مین اکسیر کو

ناف غنچے مین اگر اپنا بناسے آشیان
کچھ خوشی کی جا نہین ہی بلبل دلگیر کو

پھر وہی تنکے چُننے گی جب گیا غنچہ چٹک
دم مین کرتی ہی صبا برباد اس تعمیر کو

اس تجاہل کا مین اُس قاتل کے کشتہ ہون علیؔ
ذبح کے دم مجھسے پوچھا جانکر تکبیر کو

آنکھون مین جو آئین دل دلگیر سے آنسو
پی جاؤن چورا کر کسی تدبیر سے آنسو

دل کاوش مژگان سے مرا کٹ کے بہا ہی
آنکھون سے رواں ہین جو مری تیر سے آنسو

جسطرح کہ مینہ برسے ہی تاثیر ہوا سے
برسے ہین مری آہ کی تاثیر سے آنسو

سودے مین کسی زلف کے رونیکی جو لہر آئی
ہم شتی آئین موج کی زنجیر سے آنسو

کچھ خیر مذاق اب نظر آتی نہین دل کی
آتا ہی مری آنکھونمین تاخیر سے آنسو

دم مین نہین دم کشتو نکلے دم لو اجی دم لو
الدم کو تو مت ہاتھ مین تم تیغ دو دم لو

بسم اللہ اگر قتل کی مرضی ہی تو بہتر
پر عاشق ابرو ہون تو مسجد مین قسم لو

مارا انہے مجھے پر غیر کو قاتل نے جلایا
وہ ظلم ہوا تھا ہی یہ اک اور ستم لو

سینہ مرا اندوہ و الم کا ہے سفینہ
ای حضرت دل سے لکھنے کو نالو کی قلم لو

وہ نام سنا دو تو مین دیتا ہون دل و جان
للہ مرے آگے نہ کوئی نام صنم لو

اے زاہدو ان گر راز کھلے پیر مغان کا
میخانہ مین تو سر ہی کے بل جا کے قدم لو

اوکھڑے ہوئے مستانہ سخن کیجیو جم جم
جلسہ مین مذاق اوسکے کوئی دور تو جم لو

بلند و پست مین حاکم حکم تو
خدا اوپر ہے اور نیچے صنم تو

کبھی جور و ستم کرتا ہے بیحد
مجھے کچھ چاہتا ہی بیش و کم تو

مجھے ہی عشق کی دولت کی شروع
رکھے ہی حسن کا جاہ و حشم تو

تو ہی اپنا وجود اپنا عدم ہے
حدوث اپنا تو ہی ہے اور قدم تو

نہین ممکن کہ ہم تم ہوئین باہم
کبھی ہمسے نہووے گا بہم تو

نہ اک دم بھولکر تو نے کیا یاد
نہین بھولا ہے مجکو ایک دم تو

دکھایا تو نے جو نا دیدنی تھا
مجھے کیون دیکھکر ہی چشم نم تو

سنو رہند کا ظلمت کدہ کر
کہ ہے ماہ عرب مہر عجم تو

مذاق رند ہووے مست و سرشار
کچھ ایسا کیجیے ساقی کرم تو

بشکل پیر مغان کیف جام باقی ہو
نشہ شراب کا پتلہ بنے وہ ساقی ہو

ہر ایک صدا مین ہے رنگ الست در پردہ
نوا ہی ساز حجازی ہو یا عراقی ہو

نشہ کی دیکھ کے صورت ہو مست و دیوانہ
منہ سے مین آگئے جنہونے پی ہی ملاقی ہو

مجھے معاف کرین مست متفق ہو کر
نشہ مین گر حرکت کوئی اتفاق ہو

مذاق شوق دل اپنا زبان پہ آتا ہے
نہ کیونکہ شعر مین مضمون اشتیاق ہو

کبھی اوسکی نہ کھینچین مانی سے تصویرین دو
ہو گئین ایک جو کین نقشہ کی تحریرین دو

لب عیسیٰ کو ملا معجزہ موسیٰ کو کلام
اوسکے منہ کی کہین سلین تھین جو تقریرین دو

آنکھین آیات الٰہی ہین بعینہ اوسکی
پلکین ہین زیر و زبر ابرو ہین تفسیرین دو

گنگ گویا ہو جو دیکھے سے تو گویا گونگا
جنبشین لب کی تمہاری ہین یہ تاثیرین دو

ابروؤن کا تری سفاک تصور کرکے
دل مجروح پہ پھر کھائینگے شمشیرین دو

کب مسی تیرے لبون پہ ہے یہ ہر سب کہہ
سنگ اسود کی ہین یاقوت پہ تحریرین دو

اے جنون قید سے ہم چھوٹے نہ جیتے نہ ہوے
ہے کڑا قبر مین زندان مین تھین زنجیرین دو

ق

رو برو تیرے سخون یوسف مصری کی نبات
ہین مجھے قند مکرر تری تقریرین دو

رات دیکھی ہین جو سوتے مین کسی کی زلفین
اے جنون ہین مری اس خواب کی تعبیرین دو

یا تو ہو وینگی مجھے وصل کی راتین دو ہی
یا گلے میرے پڑینگی کہین زنجیرین دو

آپ یہان آئیے یا بندے کو بلوائیے وان
ہین ملاقات کی صاحب یہی تدبیرین دو

سر محبوب پہ گیسو نہین چھوٹے ہین مذاق
لٹکی ہین عرش چوٹی سے یہ زنجیرین دو

خلق کا کارساز ہے اللہ
کیا ہی بندہ نواز ہے اللہ

عشق خال بتان سے ہو گی نجات
کیونکہ نکتہ نواز ہے اللہ

اپنے زہد وریایہ پہ ناز نکر
زاہدا نے نیاز ہے اللہ

عاشق تیرہ بخت کی شب ہجر
کیا قیامت دراز ہے اللہ

ہنجگانہ مذاق مست رہے
پھر ہی اوسکی نماز ہے اللہ

ممدوح ہے سبکا ایک خالق ہی گواہ
مخلوق دوئی مین ہورہی ہی گمراہ

ایک دفعہ نہ سمجھو تو بہ تکرار کہون
اللہ محمد ہے محمد اللہ

ولہ

دل ہو گیا اپنا بت آزاد کا بندہ
بندہ ہوا اوس حسن خدا داد کا بندہ

ولہ

آزاد گلستان جہان سے ہی وہ جیون سرو
ہر سرو ہی اوس غیرت شمشاد کا بندہ

ولہ

دل سوزان سے گر نکلون آہ
دم مین افلاک ہووین خاک سیاہ

ولہ

بیٹھے بٹھلاے غضب مین ہون اٹھا اللہ
یا وہ بت رحم سے پاس اپنے بٹھاے اللہ

پیا ہی ساقی کا مینے پیالہ مذاق توحید کا نشا ہے
وہ مست و بیخود ہون ذوق مے سے نہ یان خودی ہی نہ یان خدا ہی
نہ یان موحد ہی اور نہ توحید اور نہ واحد احد نہ تفرید
نہ فرد دوسرا اور نہ حمد و تحمید نے محامد ہی نے ثنا ہی
نہیان ہی ذات وصفات واسما نہ اسم ہی کوئی نے مسمے
بیان نہ کہنا ہی اور نہ سننا نہ جاننا ہے نہ دیکھنا ہی

نہ امکان و مکین مکان ہی نہ عرش و فرش و زمین زمان ہی
فلک ملک ہی نہ انس و جان ہی جہان و جان ہی نکوئی جا ہی
یہان نہ جبریل ہی نہ قرآن نہ نیک و بد اولیا نہ شیطان
نہ عالم آدم جنان و نیران نہ نور و ظلمت ہے نے ضیا ہی
یہان نہ اول ہی اور نہ آخر یہان نہ باطن ہے اور نہ ظاہر
نہ شش جہت اندر اور باہر نہ تحت و فوق ارض اور سما ہی
نہ یہان کلام اور نہ صوت سرمد نہ یہان حکیم اور نہ بانگ انحد
قدیم و حادث نہ حد و بے حد نہ نیست ہست اور فنا بقا ہی
مقام و منزل نہ قصد و مقصود اور نہ عابد نہ عبد و معبود
نہ کوئی معدوم ہی نہ موجود اور نہ ذکر الہ لا ہے
طلب نہ طالب نہ کوئی مطلوب نہ عشق عاشق نہ حب و محبوب
نہ آدم ابلیس زشت اور خوب نے جزا ہی نہ کچھہ سزا ہی
نہ کفر اسلام ہی نہ ایمان نہ مومن و کافر و مسلمان
نہ کچھہ حلال و حرام و کفران نہ لعن طعن اور برا بھلا ہی

نہ یہان ہی فانی نہ یہان ہی باقی نہ نام مینوش ہی نہ ساقی نہ یہان کسی سے کوئی ملاقی نہ کام ذوق و مذاق کا ہی

وہ ذکر نام خدا کیا ہی کام کرتا ہی	وہ نام کام ہمارا تمام کرتا ہی

خدا کی شان صنم کو جو اک سلام کرے
خدا اوسے بخدا دین سلام کرتا ہی

صنم کے منہ سے کھلی ہمکو رمز وجہ اللہ
دہن سے کون اب اوسکے کلام کرتا ہی

ہر اک دہن سے وہ ہی پنے دہن ہی یا نہین
زبان نہین ہی زبان سے کلام کرتا ہی

ہلال عید دکھاتا ہے نیم جانون کو
وہ ہیچہ کو اگر نے سلام کرتا ہی

کھڑی ہین طوبے عبث کمر باندھے
کب اونکو وہ قد رعنا غلام کرتا ہی

مجال کیا کوئی قاتل کے آگے دم مارے
وہ اچھی خاصی طرح قتل عام کرتا ہی

خوشی سے آتی ہی اک ہی جنازہ آنکھون تک
خرام دل مین جو وہ خوشخرام کرتا ہی

ہوا ہے پیر مغان نیست ہست کا مختار
مذاق جام کو مے مے کو جام کرتا ہی

جان اے جان کسکے تن مین ہی
تو ہی وہ پیرہن پیرہن مین ہے

ہم جہان جائین دل مین جانان ہی
ہمکو خلوت ہر انجمن مین ہے

جسم مردہ ہی اپنا خاک کا ڈھیر
زندہ در گور روح تن مین ہے

مین وہ سودائی ہون کہ دم کی عوض
جوش سودا مرے بدن مین ہے

دل ہی زلفون مین بلین لف کا دھیان
من ہی سانپون مین سانپ من مین ہے

کہون کس منہ سے دل ہی جانے ہے
کچھ عجب بات اوس دہن مین ہے

رتبہ یوسف سے کیون نہو برتر
دل گرا ایک چاہ ذقن مین ہے

دل روشن مین جان روشن ہے
شمع بلور آتشین لگن مین ہے

سب توجہ سے ذوق ہے مذاقؔ
یہ مزا جو ترے سخن میں ہے

وہ بت جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے
ہر اک سنگ موسے ہوا چاہتا ہے

ترے وصل کی لہر پھر جی میں آئی
مگر قطرہ دریا ہوا چاہتا ہے

ہوئی میری صحبت سے وحشت کو وحشت
جنون کو بھی سودا ہوا چاہتا ہے

ترے دوش نازک پہ ہیں بال بکھرے
مجھے درو شانا ہوا چاہتا ہے

خنجر گرم ہے تیرے بسمل کی قاتل
کوئی دم میں ٹھنڈا ہوا چاہتا ہے

دکھا دو مجھے اس مسیحا کا قامت
مرض پھر دو بالا ہوا چاہتا ہے

ہے جان تپان مثل سیماب مضطر
یہہ دل پارہ پارہ ہوا چاہتا ہے

ترے قد سے آسیب انسان پہ آیا
پری کو بھی سایا ہوا چاہتا ہے

مرا مان کہنا مذاقؔ اس سے مت مل
ارے تو بھی مجھ سا ہوا چاہتا ہے

راستی منصور کی فتنہ ہے شور انگیز ہے
غیر حق کہنا دروغ مصلحت آمیز ہے

راہ ہے توحید کی کہتے ہیں جسکو پلصراط
بال سے باریک ہے تلوار سے بھی تیز ہے

بال کی کھال اسجگہہ کھینچے ہے حق ناحق بجا
راہبر اس راہ کا شمس الحق تبریز ہے

دیکھہ تحریر جبین زاہد ہمارے سر نہ چڑھ
دست قدرت کی یہ اپنے پاس دست آویز ہے

زندگی عیسیٰ کی اب ہمکو نظر آتی نہیں
اونکی آنکھوں کا وہ اک بیمار بد پرہیز ہے

ہی دُرِ یکتا و لعل بے بہا ہر طفلِ اشک
چشم عاشق کا بھی خطہ کیا ہی مردم خیز ہی

خم کے خم یہان ساقی میکش لنڈھاتی ہین مذاق
میکدہ مین کیا ہی نوشا نوش و ریزا ریز ہی

واعظ بتو سے نکلے آگے نہ قرآن نکالیے
صورت سے انکی معنی قرآن نکالیے

ہی دلمین مدعا کی عوض جان نکالیے
جی کھوئیے پہ جی کا نہ ارمان نکالیے

اس دلمین اپنے تیر ہین کتنے ہی بے نشان
آپ اپنا دیکھ بھال کے پیکان نکالیے

ناسور دل پہ زخم لگا دیجیے چلتے دم
گریان مجھے بلائیے خندان نکالیے

ہی جیمین رہی آہ کے شعلو نپہ لخت دل
پریون کے سر پہ تخت سلیمان نکالیے

لخت دل مسیح ہین وہ لعل جانفزا
اونکو نہ منہ سے لعل بدخشان نکالیے

ٹوٹین سبو ہیان مری گردن پہ سیکڑون
سر کاٹنے کا اور ہی سامان نکالیے

خنجر نظارہ پہ کہو آنکھین نکال دون
آنکھین نہ چھپیے ابھی شہ خوبان نکالیے

جل جائیگی زبان تری اے چارہ گر ابھی
کچھ سوز دل کا منہ سے نہ درمان نکالیے

سینے کو دے لگے قافلے آتے ہین بانکن
سب جمع ہون تو زلف پریشان نکالیے

اے آنکھ دیکھے گر کسی مجنون کو پا فگار
پلکون سے اپنی خار مغیلان نکالیے

کاٹین زبان نہ بنکے چھری برگ گلستان
نالہ نہ منہ سے بلبل بستان نکالیے

ہو نٹھونپہ مری جان ہی اک بات بولیے
للہ کچھ زبان سے ہون ہان نکالیے

آنکھو نمین دیکھیے کسی پردہ نشین کو جا
کہیے پری کو آنکھ سے انسان نکالیے

اک شب تو دل سے کھینچی اک آہ پر شرر — کعبہ سے ایک سر و چراغان نکالئے

مین ہون شہید جنبش تیغ نگاہ کا — اور ون پہ آپ خنجر بران نکالئے

دوزخ ہو ساکنان دو عالم کو دو جہان — گر ایک نالۂ دل سوزان نکالئے

رکھئے نسیم گلشن جان سے شگفتہ طبع — دل سے ہوائے سیر گلستان نکالئے

زخم اور آئے لیکے مریحان خلش نجائے — دل چیرئے جگر سے نہ پیکان نکالئے

دکھلائیے نہ کاوش مژگان کا انتظار — نشتر سے جلد دیدۂ حیران نکالئے

شام شب وصال ہے تارونسے اے فلک — دیو سپید کیطرح نہ دندان نکالئے

رہیئے مذاق حشر کے میدان مین سرخرو
مضمون روئے شاہ شہیدان نکالئے

عشق مین دلکو نہ دل جانکو نہ ہم جان سمجھے — سمجھے دلدار کو دل جان کو جانان سمجھے

کچھ سمجھتے ہی سمجھتے نہیں کچھ بھی سمجھ — ہم سمجھ بوجھ کے دانائی کو نادان سمجھے

حال دل سنکے مرا جان کے انجان بنے — دل کا افسانہ سمجھکر نہ مری جان سمجھے

زلف و رخسار کو جانا کہ ہے کفر و اسلام — دل وابستہ کو کافر نہ مسلمان سمجھے

جانا سودائیون نے پہلو کو دل دلکو داغ — داغ کو بلبل و گل گل کو گلستان سمجھے

جزو دل ہی سے گئے کل کیطرف دانا دل — ایک دانہ کو وہ تسبیح سلیمان سمجھے

یار کی جنبش لب دیکھتے ہی کام ہوا — رہگئے دیکھ کے ہنہ کچھ بھی نہ ہون ہان سمجھے

یوسف ہستی موہوم کو رکھا نہ عزیز — راہی مصر عدم کو بھی نہ مہمان سمجھے

وہ چھپایا کرین چھپتا نہین جو ہین اُنکا لوح محفوظ ہی اُس مصحف ناطق کی زبان	لاکھ پردون مین ہم اُس شوخ کو عیان سمجھے سخن یار کو ہم آیہ قرآن سمجھے

ہے مذاق اپنے ہر اک شعر مین کیفیت دل
ذوق رکھتا ہو جو دل مین وہ سخندان سمجھے

میرے جانی کبھی آجا ترے صدقے جاؤن — انتظاری ہے مجھے
کب تلک اس دل بیتاب کو مین بہلاؤن — بیقراری ہے مجھے

آج کل ہو مین کسی پردہ نشین پر مفتون — منہ نہ کس طرح ڈھکون
چشم خونبار رخ زرد کسے دکھلاؤن — پردہ داری ہے مجھے

مرغ بسمل کی طرح اب تو تڑپتا ہے دل — نہین آتا قاتل
کیا کرون کس سے کہون ہائے کدھر کو جاؤن — اضطراری ہے مجھے

اسلیے چھوڑ دیا ہمنے ترے گھر آنا — نہین بہتر جانا
روتی صورت پہ مین اغیار کو کیا ہنسواؤن — شغل زاری ہے مجھے

جانیے چھوڑ کر تنہا مجھے کدھر کو گئے — یہ طریقے ہین نئے
ڈھونڈھ حضرت دل کو مین کہانسے لاؤن — کیا ہی خواری ہے مجھے

ہون ذرا دیر کا مہمان ملونگا اے یار — پھر کہین روز شمار
جلد آجاے تو آجا نہ کہین مر جاؤن — دم شماری ہے مجھے

ضعف سے بات بھی اب تک نہین آتی ہے مذاق — ایسی طاقت ہوئی طاق

کیونکہ اب حال دل زار زبان پر لاؤن - جان بھاری ہی مجھے

ساتھ اوسکے ہنسنے بولنے کی بات بھی گئی ؎ رونیکی بات ہے کہ ملاقات بھی گئی

روحانیو نہین حشر بپا ہو گی حشر تک ؎ گر اپنی روح مورد آفات بھی گئی

کیا شان حق ہے شیخ فنا فی الصنم ہوا ؎ زہد و ریا کی آج مکافات بھی گئی

سب واہیات تھی دل مضطر کی دم کے ساتھ ؎ دل جب سے چل بسا وہ خرافات بھی گئی

جو دل جلے ہین کیا وہ پکائین خیال خام ؎ دل جلکے سر سے فکر خیالات بھی گئی

امسال گریہ سوز رہا سرد دل رہا ؎ گرمی و سردی ہو چکی برسات بھی گئی

آیا یہان نہ وہ مہ نلے مہر لے فلک ؎ دن گذرا شام صبح ہوئی رات بھی گئی

غیرون سے زاید آگے مری قدر تھی اوسے ؎ پر اب تو ہمسری و مساوات بھی گئی

ملتی تھی بھیک ہمکو سدا دید یار کی ؎ اب خیر سے وہ حسن کی خیرات بھی گئی

آنکھین تو کچھ غضب نظر آتی ہین آپ کی ؎ بدلی نگاہ عین عنایات بھی گئی

باتو نہین اونکی آگے کیا کام دل طلب ؎ کیا کہیئے باتون باتون ہین اک بات بھی گئی

ساون گیا خزان گئی امریون کی بہار ؎ وہ آتے ہی رہے یہان برسات بھی گئی

اُس بت کی وہ ہی بات نہین اللہ سے پھرگو ؎ ناحق ہین شیخ جی کی کرامات بھی گئی

آئے ہو شب کو کتنے دنو نہین ذرا رہو ؎ کیون بھاگے جاتے ہو ابھی کچھ رات بھی گئی

نظرون سے اوسکی دیکھتے ہی دیکھتے گرے ؎ دیکھا نہ ملتی ملتی ملاقات بھی گئی

ہمراہ دل کے روح روانہ ہوئی اودھر ؎ قاصد کے ہاتھ یار کو سوغات بھی گئی

محفل مین اوسکی غیر کا دار و مدار ہی	میری تو جھوٹی سچی مدارات بھی گئی

یتیمی مذاق کس کی رہی اب بقول میر
اس عاشقی مین عزت سادات بھی گئی

نہ دل غافل ہے نہ ہشیار اب کیجے تو کیا کیجے	نہ سوتا ہے نہ ہے بیدار اب کیجے تو کیا کیجے
نہ جان ہمدم نہ جانان یار اب کیجے تو کیا کیجے	نہ دل پہلو مین نہ دلدار اب کیجے تو کیا کیجے
کدھر صحرا کہان چاک گریبان اور جنون کسکا	ہوے ہین دست و پا بیکار اب کیجے تو کیا کیجے
ہوا یہ رشتہ جان قطع لاکھون بار دل ٹوٹا	نہ ٹوٹا آنسوؤن کا تار اب کیجے تو کیا کیجے
رسائی ہو نہ ہو دیر و حرم تک خدا جانے	گلے مین پڑ گیا زنار اب کیجے تو کیا کیجے
نہین ہوتی ہے فتح قلعہ دل جیون در خیبر	مدد یا حیدر کرار اب کیجے تو کیا کیجے
طبیبون سے مرض کا میرے چارہ ہو نہین سکتا	ہوے ہین چارہ گر لاچار اب کیجے تو کیا کیجے
بہ رنگ باد صرصر لیچلے خاک اس گلستان سے	نہ گل ہمکو ملا نے خار اب کیجے تو کیا کیجے
دکھ اپنا جس سے روتا ہون وہ ہنس ہنسکر رلاتا ہے	نہ مونس ہے کوئی غمخوار اب کیجے تو کیا کیجے
اوسی نے کر دیا بیمار وہ جو تہا طبیب اپنا	دوا بھی ہو گئی آزار اب کیجے تو کیا کیجے
مری ہمدم روان سے چھٹتے ہین اربع عناصر بھی	جدا ہوتے ہین چارون یار اب کیجے تو کیا کیجے
تمہے اس پیار مین جی جانے کے دامن آ پیارے	جو لیسر بھی نجانا یار اب کیجے تو کیا کیجے
ادھر ابرو ادھر مژگان کا ہے پہرہ نہین کٹتا	ادھر خنجر ادھر تلوار اب کیجے تو کیا کیجے
کرین فریاد کس سے اور کہان جاکر دہائی دین	جہان جائین وہی سرکار اب کیجے تو کیا کیجے

مذاق اک جام مے جان بیچکر بھی لینگے ساقی سے
دل اپنا ہوگیا مے خوار اب کیجے تو کیا کیجے

بنائی صانع قدرت نے وہ تصویر مٹی کی
رُخ انور نے جسکے مہر کی تنویر مٹی کی
ہوئی جب جسم آدم کے لئے تخمیر مٹی کی
فلک سے اور ملک سے بڑھ گئی توقیر مٹی کی
یہہ بولا اور کوئی آدم خاکی کے پردہ مین
وگرنہ بول سکتی ہے کوئی تصویر مٹی کی
دکھادے اپنا اعجاز نفس گر شوخ عیسےٰ دم
ابھی اک بات مین باتین کرے تصویر مٹی کی
مرے گریہ سے ہوئے جسم خاکی کیون نہ گل در گل
کہ وہ سیلاب طوفان اور یہہ تعمیر مٹی کی
لگائی تیغ قاتل نے جو میرے جسم خاکی پر
اثر سے خاکساری کے بنی تصویر مٹی کی
اگر خاک شفا بھی کھاؤن تو ہو مجکو بیماری
مرے حق مین کرے اکسیر بھی تاثیر مٹی کی
یہ تاثیر جنون دیکھو ہماری خاک سے لڑکے
بناتے کھیلنے کو ہین سدا زنجیر مٹی کی

مکدر ہوگئے کچھ ایسا جواب اُسنے دیا مجکو
مذاق اک بات مین ساری مری توقیر مٹی کی

وہ بیوفا نہ وعدہ کو اپنے وفا کرے
کیون میرے ہوتے اور یہ جور و جفا کرے
ہو تیر بلا مین یاد الست تو بلا کرے
بھولے جہان کا رنج غم اوسکی بلا کرے
دلوائنگی ہین ہمکو خوشی تلخوشی سے کیا
رویا کرے کوئی کوئی ہم ہنسا کرے
ہے وقت نزع روح نکلتا نہین ہے دم
آ نکلے وہ صنم کہین اسدم خدا کرے
صاحب سوال بوسہ پہ مت مانئیے برا
خیرات دیجیے حسن کی مولا بھلا کرے

دو کان ہین ہر ایک کے اور ایک ہی زبان
مطلب یہ ہی زیادہ سُننے کم کہا کرے

بیفائدہ ہی میرے مرض کا معالجہ
عیسیٰ سے کہدو کوئی کہ اپنی دوا کرے

بندہ نواز وہ سرِ گیسو دراز ہے
آزاد ہو جو فقر کا وہان سلسلا کرے

یہ بات کہنے سننے کی ہرگز نہین مذاقؔ
ہم ہین منہ سے مین کوئی کہا اور سُنا کرے

پاک عاشق ہون رکاوٹ دل سے جانی چھوڑدے
نیک بد جا ہے سو کہہ لے بدگمانی چھوڑدے

مہرِ انور سا مکھڑا مہر سے مت پھیر منہ
مہربان ہو عادت نامہربانی چھوڑدے

سرمہ آنکھوں مین لگا کر تو نظر کا کاٹ دیکھ
امتحانا مجھ پہ تیغ اصفہانی چھوڑدے

دل مین تو اک آدھ پیکان ہی ترا ناوک فگن
پر جگر مین کوئی تیر دُنکی نشانی چھوڑدے

مین وہی ہون دوستی مین جسکی جی دیتا تھا تو
مجھ سے جانی دشمنی اے یار جانی چھوڑدے

عارضی جوبن پہ ہے رخ نہ پھیر اے خوبرو
مت اکڑ کر غرور نوجوانی چھوڑدے

مجھسا عاشق بھی خدا ہی جسکو دے اسکو ملے
قدردان ہو جا صنم نامہربانی چھوڑدے

آؤ ہم تم چار دن صبر آزمائی دیکھ لین
چھوڑتے ہین تجکو اور تو مجکو جانی چھوڑدے

برچھیان دلبر لگا پر کاٹ کی باتین نہ کر
گر نگاہین لطف کی طعن زبانی چھوڑدے

ضعف سے جیتا ہون گر جاؤ ابھی مردہ کی شکل
جسم لاغر کو مری گر ناتوانی چھوڑدے

عرشی و فرشی کے دل غلطان ہوگئے پاپوش سے
پاؤن مین وہ شوخ کیا مہندی لگانی چھوڑدے

نیند ہمسایونکو آئے یا نہ آئے اے مذاقؔ

عاشق بیخواب کیونکر شعرخوانی چھوڑدے

گندھی چمن مین جو اوس گل کی سنبلی چوٹی
رگڑ کے خار سے بلبل نے کی گلی چوٹی

وہ چوٹ دل پہ لگی جی بکھر گیا میرا
کسی کے ہاتھ سے جسدم تری کھلی چوٹی

بسان تیغ سیہ تاب نے سبب ہردم
رہی ہے قتل پہ میرے تری تلی چوٹی

بندھے پہ ڈستی ہے دل عاشقوں کے یہ ناگن
بلا ہے گر کہین موباف سے کھلی چوٹی

ہوا ہے نور شب قدر رین پاسنگ
جب اوسکے حسن کی میزان مین تلی چوٹی

ہر ایک بال مین بال پری کی شوخی ہے
غضب ہے شوخ قیامت ہے چلبلی چوٹی

وہ دھون اوسکا ہوا صاف چشمہ ظلمات
جو وقت غسل تری طاس مین دھلی چوٹی

جو اوس پری کے رخ آتشین پہ دیکھتی زلف
جلاتی آگ مین اپنی بکاولی چوٹی

مذاق شعر مین چوٹی کے شوخ ہین مضمون
بندھی غزل مین ہے وہ شوخ چلبلی چوٹی

کلی گلنار کی یا آگ کا اک لال لوکا ہے
لباس سرخ سے وہ رشک گل شعلہ بھبوکا ہے

مرہٹن پنڈتاین کی ہین وہ نام خدا باتین
کہ ہم کہنے مین کافر کے مقام اک ہاے ہو کا ہے

کیا ہے قتل در پردہ ترے گھونگٹ نے اے قاتل
نہ ہو روپوش یہ قصہ سبھون کے روبرو کا ہے

گلے مل عید قربان کو تو شادی مرگ عاشق ہو
نہ کچھ جھگڑا نہ رگڑا پھر چھری کا اور گلو کا ہے

کبھی اسو جہ سے ہم بھی چمن مین جا نکلتے ہین
گلون پر ہمکو کچھ دھوکا کسیکے رنگ و بو کا ہے

دم رفتار دل ارمان بھرے پامال ہوتے ہین
ترے ہر ہر قدم پر خون لاکھون آرزو کا ہے

کیا ہی لال منہ کو مار کر اک اینٹ جنے بھی
انھون نے پان کھایا ہی تو منہ نے خون تھوکا ہی

مین اپنے ہاتھ سے سر کاٹکر خون مین نہاتا ہون
نیا سلمان نماز عید قربان کے وضو کا ہی

تری بے پردگی نے مجکو جامہ سے کیا باہر
نہین مین آپ مین ہون مجکو کیا پردہ کسو کا ہی

ہوا ہی باغ مین مرغ چمن کے ہوش اڑتے ہین
نسیم صبح کا آتا چمن مین جبکہ جھوکا ہی

ہی خاکستر کا جامہ غم کے رو کھے سو کھے ٹکڑے ہین
پریرو تیرا دیوانہ نہ ننگا ہے نہ بھوکا ہی

جو بھر آتا ہی جی تو آنکھ کے پیالے چھلکتے ہین
دل و دیدہ مین دیکھو ماجرا جام و سبو کا ہی

نماز پنجگانہ ہو مبارک اہل قبلہ کو
نماز آٹھون پہر کی مجکو سجدہ چار سو کا ہی

نشہ مین بیخودی کے کرتا ہی باتین خدائی کی
مذاق مست کو کچھ ہوش مین کا ہی نہ تو کا ہی

دما دم جی مرا جو رہی جانان مین پھڑکا ہی
بجا ہی جان جان پہلو مین ہر دم دلکا دھڑکا ہی

دل سوزان مین آگ آٹھون پہر ایسی بھڑکتی ہی
کہ نار ہفت دوزخ جسکا اک ہلکا سا بھڑکا ہی

تڑپ کر جی مرا ہر دم جو بن بن کر بگڑتا ہی
دل بیتاب سے لگا کسی چنچل سگھڑ کا ہی

ترے سیب ذقن کی دید سے ہی کچھ قرار دل
مفید اسکو مربہ آملہ کا ہے نہ ہڑ کا ہی

ترے قیدی پہ دیوانہ زنجیرین تڑاتے ہین
سنا کھڑکی کی کچھ زنجیر کھلنے کا جو کھڑکا ہی

تہ خنجر سراپا محو ہین شوق شہادت مین
خیال انکے شہید ونکو نہ سر کا ہی نہ دھڑ کا ہی

پھڑک کر دمبدم صیاد ہوتا تھا بلا گردان
دل وارستہ جب دام بلا مین پھنسکے پھڑکا ہی

سر القارعہ غل ہی قیامت کے جو کھٹکو نکا
ترے قیدی کی وہ زنجیر پا کا ایک کھڑکا ہی

مذاق اب عالم آپ اپنے رونے سے جہان مین ہے
زمانہ کو گمان برسات کے موسم کے جھڑ کا ہے

کہو چپ رہے کیون برا کہتے کہتے
برا نے کہتے کہتے بھلا کہتے کہتے

چھٹایا ہے قاتل نے کیا سادگی سے
مرے خون کو رنگِ حنا کہتے کہتے

مجھے وصل مین بھی کئی روز گذرے
شبِ ہجر کا ماجرا کہتے کہتے

مین اوس گل کو پیغام کہتا ہزارون
ہوا ہو گئی پر صبا کہتے کہتے

دمِ نزع بھی کفر کو ہم نہ بھولے
کیا یاد بُت کو خدا کہتے کہتے

بتِ ناخدا ترس نے بحرِ غم مین
ڈبویا ہمین آشنا کہتے کہتے

سنا زندگی بھر نہ احوال اوسنے
مرے ہم غزل حالیا کہتے کہتے

کہون کیا مین اوس بوسۂ لب کی لذت
لبون پر دم آیا مزا کہتے کہتے

مذاق اوسنے دیدے کے جب حال پوچھا
مین احوال دل رہگیا کہتے کہتے

دور ہون مین ہے خستہ جان پاس ہے یار کی گلی
کوچۂ دل مین ہے چمن جی کو ہے پھر بھی بیکلی

جانی شتاب آملو اب نہین تاب انتظار
آنکھین تو تلملا گئین دل کو ہے اب تلاملی

مینے جب اپنا سر کہا اوس سر زلف پر فدا
بولا وہ کھا کے پیچ و تاب سر سے مرے بلا ٹلی

کیا کہون دلکا اضطراب کون سنے کسے ہے تاب
روح قدس کا دل ہلا میری اگر زبان ہلی

پاتے ہین ہم اثر خلاف فرق ہے حسن و عشق مین
یان تو ہے دردِ سر وہان سر پہ دوپٹہ صندلی

کرتی ہی جنبش مژہ پوچھتا ہی وہ شوخ چشم
دل مرا ملتے ملتے ہاتھہ رشک کے مارے ملگیا
آتش عشق سے دلا کیونکہ جلے نہ جان و تن

دیکھنا بھالنا کوئی برچھی کہاں کہاں چلی
آپ کی کرنی میر بجان دیکھے جو کچھہ ملی ولی
نالہ ہی سوختہ جگر آہ ہی میری دل جلی

اپنا مذاقؔ کام ہو زندگی جب تمام ہو
ہووے لبوں پہ یا نبی نکلے زبان سے یا علی

جاگتے روتے ہین سوتے روتے
دیکھکر ہمکو ہوا وہ غمگین
رونمائی رخِ خندان کی ہوئی
کبھی رو دیتے ہین ہنستے ہنستے

روز و شب گذرے ہی روتے روتے
ہاے اوس وقت نہ ہوتے روتے
جان ہم مفت جو کھوتے روتے
کبھی ہنس دیتے ہین روتے روتے

جی مین تھا اشک کے طوفان مین مذاقؔ
دل کو ہنس ہنس کے ڈبوتے روتے

جیتے جی مر گئے روتے روتے
نظر آیا نہ وہ روے خندان
آنکھین پتھرا گئین ہو ہو کے سفید
چشم دیدار کا ہو خانہ خراب

ہم سفر کر گئے روتے روتے
دیدۂ تر گئے روتے روتے
رات مر گئے روتے روتے
ہم تو گھر گھر گئے روتے روتے

مر گئے شوق رخ ساقی مین مذاقؔ
لب کوثر گئے روتے روتے

آج آتے ہین وہ کچھ آنکھوں مین فرماتے ہوئے
سحر اور اعجاز اک پردہ مین دکھلاتے ہوئے

راہ غربت مین غذا تو ہم غریبون کی نہ پوچھ
جاتے ہین منزل ٹھوکرین کھاتے ہوئے

مین ہون اک بدنام مت پوچھو مرا اسم شریف
ننگ آتا ہے مجھے بس نام بتلاتے ہوئے

دشت وحشت تنگ پایا جی مین آتا ہے یہی
وادی دلمین پھرین زنجیر کھڑکاتے ہوئے

گوشۂ دل سے ابھی نکلا نہین تھا تیر آہ
فرش پر عرشی چلے آتے ہین چلاتے ہوئے

اپنے مرنے پر مجھے افسوس آتا ہے مذاق
جب وہ آتے ہین مری تربت پہ پچھتاتے ہوئے

جو آرزو کہ جی مین مرے آئی مر گئی
دل کی زمین گور غریبان سے بھر گئی

نامہربان جو ہوکے وہ رشک قمر گیا
اے چرخ رات تارے ہی گنتے گذر گئی

منہ دیکھتے ہی ساکت وصامت سا رہ گیا
جنبش ترے لبونکی مرا کام کر گئی

قربان جان و دل ترے تیر نگاہ کے
سینہ کو چاک کرکے جگر سے گذر گئی

شامت نصیب کی نہ پھری کوے یار سے
پیغام جب سے لیکے نسیم سحر گئی

ولہ

ہاتھ سے جان و دل کو کھو بیٹھے
کف افسوس اب ملو بیٹھے

اودھر چلا بزم سے وہ آئینہ رو
اور حیرت سے منہ تکو بیٹھے

روے خندان پہ وہ اٹھائی نظر
اپنی آنکھون کو جو کہ رو بیٹھے

بحر غم مین قدم رکھا ہے ہمنے
عیش وعشرت سے ہاتھ دھو بیٹھے

اٹھ کے چلے ہم تو اپنا دکھ کہکر
تم رقیبوں سے اب ہنسو بیٹھے

بزم جاناں جب میں اوٹھ بیٹھا
دل کہے ہے یہیں رہو بیٹھے

دونوں آنکھوں نے جب اٹھا طوفان
دونوں عالم کو ہم ڈبو بیٹھے

پند بیجا سے ناصحوں کیا سود
میں چلا اٹھ کے تم بکو بیٹھے

میکدے کے مزے اٹھاؤ مذاقؔ
ذوق سے جام مے پیو بیٹھے

قسمیں نہ مرے سامنے کھا تو رقیب کی
اے بت تجھے قسم ہے خدا کے حبیب کی

سینہ میں کینہ ہے نہ عداوت رقیب کی
دل میں بھری ہوئی ہے محبت حبیب کی

کچھ رہ گیا طبیب مرا داب کر زبان
در پردہ باتیں ہو گئیں نبض و طبیب کی

اندھا ہو جو کوئی وہ اونہیں پتلیاں کہے
آنکھوں میں میری پھرتی ہے صورت حبیب کی

رات اوس پری نے ہنس کے کہا مجکو خفتہ بخت
جاگی ہے قسمت اندنوں اپنے نصیب کی

جب یہ کہا کہ شام سے رویا میں صبح تک
ہنسکر وہ بولے ناز سے شامت نصیب کی

روتے ہو طفل اشک کی آوارگی پہ کیوں
تعلیم اسنے پائی بھلا کس ادیب کی

چلتی ہے فوج نالہ و آہ اپنے ساتھ ساتھ
کڑکے کی احتیاج نہ حاجت نقیب کی

دیکھا جو اس مریض تغافل کی نبض کو
غش آئے نبضیں چھوٹ گئیں بس طبیب کی

شکوہ نہ یار سے ہے نہ اغیار سے مذاقؔ
ہے دوست کا گلہ نہ شکایت رقیب کی

ہوئی نظارہ مژگان سے چشم تر زخمی
ہوا تصور ابرو سے دل جگر زخمی

تمہارے دیدۂ قاتل کو کیا لگے گی نظر
کہ چشم زخم کی ہوتی ہے یان نظر زخمی

یہ اضطراب جو ہے مچھلیونکو دریا مین
وہ آب خنجر قاتل سے ہین مگر زخمی

اوجالی رات مین ابرو کی تیغ چمکا دے
دکھا کے تو مہ نو چاند کو بھی کر زخمی

یہہ کیسے قاتل بیدرد کا مشغلہ ہے
تڑپتے پھرتے ہین گلیومین دربدر زخمی

فگار سینۂ گل مچھلیونکے تن پر خار
ہین خار عشق سے سفاک بحر و بر زخمی

جو باغ پر بھی وہ ابرو کا ڈالدے سآ
تو ہووین گل کی روش یک قلم شجر زخمی

گذر گیا تھا کبھی تیر آسمان سے پرے
خدنگ آہ سے ہے سینۂ قمر زخمی

نگاہ شوخ نے آنکھومین لاکھون ان بنکے
کیا ہے مردم دیدہ کو آن کر زخمی

ہمارے نقش قدم آجنون مین غیرت گل
کہ خار دشت سے ہین پاؤن بسر زخمی

یہ چشمداشت ہے مژگان و چشم ابرو سے
کبھی ہو جان کبھی دل کبھی جگر زخمی

مذاق ڈر ہے مکدر نہو کہین قاتل
نہ تڑپون خاک پہ ہر عضو ہو اگر زخمی

صفت زلف نہ تحریر ہوئی
پاؤن مین خامہ کی زنجیر ہوئی

سیم و زر ہے مری نظر مین خاک
خاکساری مجھے اکسیر ہوئی

آہ کی سینے لو کی اوسنے واہ
واہ کیا آہ کی تاثیر ہوئی

بخدا دیکھ کے اس بت کی شبیہ
ہر جگہ ہی صورت تصویر ہوئی

رات دن کھاتے ہین خود پیچ و تاب — رگ جان زلفِ گرہ گیر ہوئی
کیا کہون بھول گیا سب باتین — یا د جب آپ کی تقریر ہوئی
آ کے گردن پہ اُلٹ جاتی ہی — تیغ قاتل مری تدبیر ہوئی
آہ برگشتہ مری جنم ہو کر — اے جنون طوق گلوگیر ہوئی

دل گیا شیون شپیر مین مذاقؔ
جان فدائی غمِ شپیر ہوئی

آشیان ہرگز نہ چھوڑے آب و دانہ کے لئے — لیس ہے پر طائر دل تیر کھانیکے لئے
ناخدائی کی وہین موج تبسم نے صنم — گریہ جب آیا مری کشتی ڈبانیکے لئے
کوی جانان تک تو جانے دے مجھے ای بیخودی — بعد مدت آپ مین آیا ہون جانیکے لئے
خلد مین روح شہیدان نے کہا صلِ علٰی — جب کھلا وہ غنچہ لب پان کھانیکے لئے
درد شانہ یہان ہوا جب زلف سُلجھا کر وہان — لو سکی مشاطہ نے بوسے اُسکے شانیکے لئے
دل جگر مین آگ لگجاتی ہی جسدم غیر سے — گرمیان کرتا ہی وہ میرے جلانیکے لئے
جوشش گریہ سے دُھلجائیگا انکھوںکا غبار — ماجرا دل کا کہون آنسو بہانے کے لئے
ہونٹ مستون نے چبائے جام مے کے ہنس پڑے — لب ملے ساقی کے جسدم مسکرانیکے لئے

جی ہی جی مین کچھ تڑپنے کا مزہ ہی اے مذاقؔ
دلکی بیتابی ہوئی پیدا اچھلنیکے لئے

کب ہی عارض اُس رخ پُر نور کے سایہ تلے — روز روشن ہی شب دیجور کے سایے تلے

زخم دل سے نیند ہم مستونکو آتی ہی نہین
ہان اگر آتی ہے تو انگور کے سائے تلے

دل جلونکا ہی ہر اک پتہ کے نیچے جھونپڑا
سیکڑون موسی ہین نخل طور کے سائے تلے

ہوگیا ہون خال کے سودے مین اب ایسا ضعیف
سر بسر پس جاؤن پا کے مور کے سائے تلے

خال مشکین اس لب شیرین پہ کیا ہو جبہ ہی
شہد یہ محفوظ ہے زنبور کے سائے تلے

کاہ کی مانند نخل وادی ایمن جلے
تیرے عاشق کے تن محرور کے سائے تلے

دلمین اپنے یون دبی رہتی ہی ہر دم نار عشق
آگ ہو جیسے نہان تنور کے سائے تلے

جلوہ گر ہو گر پرستانمین وہ باجاہ وجلال
جلکے پریان خاک ہون اس حور کے سائے تلے

یاد کرکے انکھڑیان ساقی کی گلشن مین مذاقؔ
لوٹتا ہون نرگس مخمور کے سائے تلے

تنگ ونازک ہی دہن کیجے نہ یہ لسانی
چھوٹے منہ سے بڑی باتین تو نہ بولو جانی

کنگھی پلکونکی مری آنکھ کے تل کا لو تیل
زلف پیچان تمہین منظور ہی گر سلجھانی

دل پسیجا لب لعلین سے ترے پتھر کا
آتش لعل ہوئی بات مین پانی پانی

اہی جنون تنگ ہی جی اب تن عریان سے مرا
دلکے جامے سے بھی باہر ہون تہی عریانی

اوسکی تصویر کھچے گی نہ کسی صورت سے
کھنچتا کیون ہی تونے یعنی ہوا ہی مانی

خط جو دلبر کو لکھا خون جگر سے ہمنے
کی زر افشانی کی جا آنکھون نے گل افشانی

ذبح کرتے ہی اوسے جان کنے لاغر پھینکا
دل عاشق کی قبول اسنے نہ کی قربانی

جس نے آواز سنی تیری ہوا دیوانہ
کیا کہون ہائے پری رو تری خوش الحانی

آئین عیسیٰ بھی یہان چھوڑ کے بالا خانہ
اوس مسیحا کے جو دربان کی ملے دربانی

کیا رہین تابع فرمان خدا کے بندے
اے صنم دیکھ کے جوڑا ترا نافرمانی

خاک پر لوٹتے ہین فرشی و عرشی کے سر
خنجر ناز کین تیرے ہے بلا بُرّانی

دل عاشق مین حسینونکی ہے ہر دن آمد و رفت
مہر سے گھر کھاتے ہین خوبان جہان جہانی

کہے شمع حرم دل اوسے روح اللہ کی
نخل ایمن سے ہے روشن وہ قد نورانی

زندگی ہووے عاشق کو نہو موت نصیب
لب ترے آب حیات آنکھین ہین قاتل جانی

بعد مدت بسی اُجڑی ہوئی بستی اپنی
دل ناشاد مین آباد ہوئی ویرانی

سبزۂ خط نہین اُس گل کے رخ رنگین پر
طرز گلزار مین لکھا ہے خط قرآنی

اہل ایمان سے نہین وہ بخدا مشرک ہے
اے صنم جو کوئی تجھکو نہ کہے لاثانی

شاہ تو ریختہ گویان جہان کا ہے مذاق
ذوق اوستاد شہ ہند کا ہے خاقانی

جامۂ داغ اے دل دلگیر پہنا چاہیئے
خلعت سودا کو بے تاخیر پہنا چاہیئے

تن کا خاکہ خون سے سر پہ کلک تیغ یار سے
لال جوڑہ صورت تصویر پہنا چاہیئے

اپنے جامے پھاڑ کر اللہ والے ہون مرید
ایسا خرقہ اے بت بے پیر پہنا چاہیئے

بجلیان پہنی کسینے کانین پھر لے جون
برق کے لوہے کی اب زنجیر پہنا چاہیئے

زخم تیغ یار گردن مین حمائل کیجئے
حرز نقش جوہر شمشیر پہنا چاہیئے

ملئے جسم پاک پر سیماب دل کی خاک کو
اے مہوس جامۂ اکسیر پہنا چاہیئے

رخت عریانی کا تہ کیجے کفن سلوائیے
فکر پیراہن ہی دامنگیر پہنا چاہیے

زلفین کترائین بڑہاے اوس نے کاکل اینچون
بیڑیان کٹوائیے زنجیر پہنا چاہیے

مر گیا ہون عشق خط مصحف رخسار مین
اب کفن بھی بر مین پر تحریر پہنا چاہیے

کیجیے خون آلودہ تن تیغ الم سے ای مذاق
یون لباس ماتم شبیر پہنا چاہیے

سر کٹے پر نہ سر زلف پریشان چھوٹے
پاؤن ٹوٹے پہ نہ پابندی زندان چھوٹے

دل عاشق سے نہ مہر رخ جانان چھوٹے
کیک سے کیونکہ خیال مہ تابان چھوٹے

غیرت حور ہی ہر ایک پری جوبن مین
کس طرح حسن پرستون سے پرستان چھوٹے

میٹھی نظرون کا ہون زخمی مجھے بھاتا ہی نمک
زخم کے منہ سے بھلا خاک نمکدان چھوٹے

کیون نہ گھبرے رہے اوس چاہ ذقن کو تشنہ
کس طرح خضر سے وہ چشمہ حیوان چھوٹے

دلمین ہر دم ہی ترے تیر نگہہ کا کھٹکا
جی سے کیونکر خلش ناوک مژگان چھوٹے

رشک جنت ہی اوسے سایہ دیوار پری
کسی دیوانہ سے یارب نہ پرستان چھوٹے

دیکھکر ہاتھ طبیبون نے بھی جی چھوڑ دیا
دمبدم نبض مری کیون نہ مری جان چھوٹے

اونکو ملجاے جگہہ گر ترے ہمسایون مین
خلد حور و ملک سے تو یون ہی پرستان چھوٹے

دل عاشق کا دھوان منہ مین معلوم نہو
منہ سے کس شوخ کے اکدم کو نہ قلیان چھوٹے

سایہ خط سے ہی پوشیدہ ذقن خط نہوا
یار آسیب سے تا سیب زنخدان چھوٹے

پھول کی طرح سے ہم تربت مجنون پہ چڑھائین
کوئی دامن سے اگر خار مغیلان چھوٹے

کشمکش عشق کی ہو حسن ہو یا دامنگیر
پھول سے اُلجھے اگر خار سے دامان چھوٹے

تذکرہ پہونچے جو اُس گل کا کبھی مکتب مین
یک بیک ہاتھون سے لڑکون کے گلستان چھوٹے

ہر قدم پر مجھے سیر عدم و ہستی ہے
شہر دیوانون سے چھوٹے نہ بیابان چھوٹے

چھوٹنا عشق دل آزار سے بس مشکل تھا
جان دیکر اوسے ہم چھوٹے تو آسان چھوٹے

زاہدا مینے اسے جبہے سے سجدہ چھوڑا
ڈر ہے ہاتھے سے نہ خاک درِ جانان چھوٹے

پہونچے میخانہ مین جسدم یہ دعا مانگ مذاقؔ
ہاتھ سے جام نہ اے ساقیِ دوران چھوٹے

وحشی طواف کرتے ہین اس فرش پاک کے
قربان نہ فلک ترے کشتون کی خاک کے

زاہد درخت سدرہ و طوبے دکھا دیا
پیر مغان نے رندونکو دانہ مین تاک کے

پھٹکین نہ پاس سر حد دشت جنونکے وہ
قائل ہین شیر بھی ترے مجنونکی دھاک کے

ہین رشتہ ہای جان جہانسے گران بہا
تار اونکے عاشقونکے گریبان چاک کے

کھوئے گئے خضر بھی ہماری تلاش مین
گم گشتہ ہین ہم ایسے رہِ ہولناک کے

کہتے ہین جنکو دیر و حرم شیخ و برہمن
وہ راستے ہین میرے دل چاک چاک کے

سودائیون کو زلف کے سر و پا کی خبر نہین
کیا وحشیونکو ہوش سمک کے سماک کے

اوس ترک چشم مست نے تیر نگاہ سے
رندونکا دل نشانہ کیا تاک تاک کے

مولا علیؑ کے گھر کی غلامی مین رہ مذاقؔ
آیا ہی تو جہیز مین خاتون پاک کے

مر کر بھی چھوٹتی نہین اکثر لگی ہوئی
ہوتی بہت بُری ہی مقدر لگی ہوئی

اُس شعلہ رو کو آگ ہی ہر دلسے کیا بجھے
ہی سب گھروںمین آگ برابر لگی ہوئی

پھرتا ہون دلکو تھامے ہوے ہین شکستہ دل
کچھ ایسی چوٹ ہی مرے دلپر لگی ہوئی

انگارون پر کٹی مجھے تجھ بن تمام رات
بستر پہ تھی جو پھولونکی چادر لگی ہوئی

چسپان لفافۂ خط دلبر پہ نامہ بر
لخت جگر ہین یہ نہین دیفر لگی ہوئی

وہ دل جلے فقیر ہین ہم دود آہ سے
دھوتی ہے اپنی عرش کے اوپر لگی ہوئی

ہی چشم نیم باز بھی قاتل کی شاہباز
دل کے شکار پر ہے یہ کافر لگی ہوئی

دل کی خبر جو آتی ہی ہر دم زبان پر
رہتی ہی دم کی ڈاک برابر لگی ہوئی

اے شوخ مجھسے آنکھ ملاتا نہین ہی کیون
ہی کس سے تیری آنکھ ستمگر لگی ہوئی

سوز دروں نے پھونکدیا جسم و جان و دل
اک آگ ہے کلیجہ کے اندر لگی ہوئی

بھولے ہین ذوق کیسے مذاق اپنی جان تو کیا
دل سے ہے یاد ساقی کوثر لگی ہوئی

گورے گالونپہ نہین زلف رسا چھوٹی ہوئی
یاسمن مین پھرتی ہی کالی بلا چھوٹی ہوئی

بگڑی ہے مدت سے ابکی دیکھیے کیونکر بنے
ہی ملاقات اُس صنم سے اے خدا چھوٹی ہوئی

دلمین لہراتی ہی ہر دم یار کی زلف سیاہ
پھرتی ہی بانبی مین ناگن برملا چھوٹی ہوئی

پرتو عارض تابان کی قمر تک پہونچے
کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

سر پرستی سے تہ پاپالوں کے سر تک پہونچے
کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

فرش پر عرش کے انوار سحر تک پہونچے
کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

ہی میانہ روی اچھی تو یہ کہنا ہی برا
کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

دام صیاد کے بچھتے ہین زمین پر جا کر
کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

پاون تک تیغ سیہ تاب لٹکتی جاتی
کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

ولہ
باغ ہستی مین ہرنگ ہی سبزہ لاکھون سبز رنگ
خاک سے پیدا ہوی اور خاک ہی مین ملگئے

ولہ
ابر دیچڑہا کے دم لگے کہن انکھیون دیکھنے
تلوارین کہچ کے رہ گئین اور نیچے چلے

ولہ
قیس ہی واماندہ اور لیلے کا محمل دور ہی
پڑ چلے پاؤن مین چھالے اور منزل دور ہی

ولہ
کیجے ذرہ سے آفتاب مجھے
میرے ساقی ذرا شراب مجھے

ولہ
شمار ہون نہ شمار و نہ تا بروز شمار
شمار کیجے اگر مہربانیان تیری

ولہ
زاہدا کیون وضو کرین بیوجہہ
کسنے شیر ونکے منہ کو دھویا ہی

ولہ
گرد ونکے غبار سے نہین باندھے کے بگولے
ساتھ آہ کے نکلے جو کدورت مرے دلکی

ولہ
حال دل بیمار کی کچھہ تجکو خبر ہی
اے چارہ گر احوال مرا نوع دگر ہی

ولہ
اوس مسیحا کی جو آنکھونسے کبھی دون تشبیہ
ہی یقین نرگس بیمار بھی اچھی ہوجاے

ولہ
ہوئے شاکی نہ ہم جور و جفا کے
یہی معنے ہین تسلیم و رضا کے
گرو رکھنے کو میخانہ مین دیکھو
مصلا لے چلا زاہد اوٹھا کے

نہ عشق بتاں حاشا للہ کرینگے
نشہ مین جو ہونگی نمازیں قضا بھی
ولہ
محبت نہ واللہ باللہ کرینگے
تو کیا مجھ سے قاضی جی گلا کرینگے

طعام زہر کے عاشق نوالے مار گئے
چڑہا کے زہر ہلاہل کے جام مردون نے
ولہ
بلائین نوش کی اور درد و غم ڈکار گئے
گلے سے ریزۂ الماس کو اُتار گئے

اللہ اور صنم ملین دونون اگر مجھے
دیر پردہ تو ہی ہے مری آنکھ نکلے روبرو
ولہ
رکھنا پڑے صنم ہی کے پاؤن پہ سر مجھے
پردہ اُٹھے تو تو بھی نہ آئے نظر مجھے

نالہ دل کی ہوا مین فلک اس رنگ اوڑے
ولہ
جیسے آندھی مین کوئی اوکھڑی ہوئی چنگ اڑے

کون و مکان مین جلوہ نما اوسکا نور ہے
ولہ
دونو جہان مین سب پیا اوسیکا ظہور ہے

ہے تاج بائے بسم اللہ سر پر
غرض یہان فین ہے فارسی غزا کی
یعنے باغ جنت ایک ہی ہے
ولہ
الف سے افسری اسلام کی ہے
یہہ با سے یاور دین نبی ہے
جسے کہتے ہین باغی جنتی ہے

خمسہ بر غزل میر کرامت علی شہیدی بریلوی

شگفتگی اوسکے لعل رنگین کے روبرو بھی نہین گئی ہے
گلون کے کانو نہین اوسکے ہنسنے کی گفتگو بھی نہین گئی ہے
گلی تک اوس غیرت چمن کے صبا کبھو بھی نہین گئی ہے
مشام بلبل مین رشک گل کی ہنوز بو بھی نہین گئی ہے
ابھی وہ نام خدا ہے غنچہ نسیم چھو بھی نہین گئی ہے

رخِ بہشتی ایک آدمی کا ہے رشک غلمان جنتی کا
کہاں وہ انداز ہے کسیکا نہ حور کا ہی نہ ہی پری کا
یہہ حسن نے ساختہ اوسیکا عجیب عالم ہے سادگی کا
نہ عشق سرمہ کا نہ مسی کا نہ شوق غمزہ کا نہ ہنسی کا

گمان جو ہو کسکو آرسی کا سو روبرو بھی نہین کئی ہی

بھلا وہ کیا جانے حسن کیا شے ہی اور کیا بد بلا ہی عاشق
دوا ہے معشوق کس مرض کی مرض ہین کیون مبتلا ہی عاشق
نہ نام حسن اوسکے گوش زد ہے نہ اوسنے کا ہے سنا ہی عاشق
بلا کو اوسکی خبر ہے معشوق کسکو کہتے ہین کیا ہی عاشق

ہنوز کانون مین اوس پری کے یہ گفتگو بھی نہین گئی ہی

ملے جو مسی وہ شوخ پرفن تو ہو ثناخوان زبان سوسن
ہزارون بلبل ہون شور افگن ہی پیرہن وہ پھول سا تن
ہی عارض گل پہ جس سے روغن نہین جلا وہ چراغ گلشن
ضیا سے جسکی جہان ہے روشن وہ شمع پنہان ہی زیر دامن

حریم عصمت کے تا بہ روزن شمال تو بھی نہین گئی ہی

الف سے بھی جو نہ آشنا ہو وہ عشق کی عین کیا پڑھی ہو
وہ کس روش سے بڑھے ہے گلستان جو نہر جھول کو جانتی ہو

نہ بید مجنون کو جس نے دیکھا نہ سیر نہر چمن کی کی ہو
یقین نہین مجکو قیس گریان کے حال سے اوسکو آگہی ہو

نکل کے مکتب سے اپنے لیلےٰ کنار جو بھی نہین گئی ہی

یہ صاف روشن ہے اوس پری کو لگی ہے دل ہمارے اک لو
وہ مجھسے وحشت سے کوسون بھاگے رہے ہے جیکو وہی تک ضو
ہزار دانا بنے ۔ بناے وہ لاکھ تقریر کہنہ و نو
کرے وہ گو باتین سیان کی سو نہ جوکے مطلب سے آشنا کچھ

بڑا ہین کیا مانون بالے پن کی وہان تو خوبھی نہین گئی ہی

نہ جام بھرتا مرا لبالب شراب کی بدلی گر برستی
جو کشتیان مے کی ہاتھ آتین نہوتی جب بھی فراغ دستی
مذاق نے خم کے خم چڑہائے نشہ کو پر روح ہے ترستی
شہید ہی اتنی گمان پرستی نشہ مین سب بھول بیٹھے ہستی

ہوئی ہے جس مے سے تمکو مستی وہ تا گلو بھی نہین گئی ہے

خمسہ بر غزل نواب ظہور اللہ خان نوا بدایونی

عجب وار فنا مین مے جامی دلنشین پڑ ہی	نہ چھوڑی وہ گلی جبتک وہ خلد برین پڑہی
جگہ اوس آستان پر صاف جیون نقش نگین بگڑ ہی	اوٹھا نیکو نہ میرے پھر کسی نے سرنشین پکڑ ہی

برنگ نقش پا اوس در کی جب مینے زمین پکڑی

بنے شکل زبان مار ہاتھون کی ہراک اونگلی
اندھیری گور اوس موذی کی کالے کی ہے پاپی

ہر اک موی بدن ناگن ہو ہر تار کفن افعی
الٰہی ناگ لگیو گور مین اوس تیرہ باطن کی

کہ جبنے نے تکلف اوسکی زلف عنبرین پکڑی

خوشی سو وہ کرین سیر آسمانونکی زمینون کی
مزا ہے زندگانی کا نظر بازی حسینونکی

جنہین ہووے میسر تھا پائی نہ جبینون کی
اونہین کیا لطف ہستی ہو جنہون نے نازنینونکی

نہ چشم عشوہ زا دیکھی نہ ساق نازنین پکڑی

لگایا غیر نے جب ہاتھ سیماے مصفا کو
گرا تھا پکڑکے دیکھ پیشانی زیبا کو

غش آیا مارے غیرت کے وہین مجھ بی سرپا کو
دیا کیا درد سر اس رشک نے مجھ ناشکیبا کو

لگانے کو جو صندل غیر نے اوسکی جبین پکڑی

ہر اک شمشاد قامت سرو قد تعظیم کو اوٹھا
ہوا دون ہی سلامی بند مجنون بنکے ہر بوٹا

زمین پر جھک گئی تسلیم کو شاخ گل رعنا
غبار ناقہ لیلی جہان سو ہی چمن گذرا

صبا نے نذر آگے بڑھکے بوے یاسمین پکڑی

اگر بگڑون ہین اس سے تو نہین بنتی کہ جھگڑا ہو
بہت ہین دل مین باتین اور یہ دھڑکا ہے نہ تڑکا ہو

خدا وہ دوست ہو جاے کہین دشمن ونہ آتا ہو
رہی ہے بات تھوڑی دل ہے مضطر دیکھیے کیا ہو

ادھر اندیشہ دشمن ادھر اونے نہین پکڑی

مذاق اسمین لبشیرین ہے کہ جوتی نے کھلوائی

ہوئی کافور اکدم مین جو بو ہے مشک تاتاری

اوڑھی خوشبو ہوا پر کسکے تار سنبل تر کی — شمیم حلقۂ جعد معنبر کسکی جا پہونچی

تو اوس دشت ختن سے مشک نے جو راہ چین پکڑی

خمسہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

قید مین بھی اپنا آزادانہ مسکن چاہیے — شاخ شمشاد لب جو پر نشیمن چاہیے
پاہین زنجیر رگ گلہاے گلشن چاہیے — ناتوان اسے سر وہون کیا بار آہن چاہیے

فاختہ کا طوق مجکو بہر گردن چاہیے

تیل ہونیکو مرے آنکھونکے تل ہین منتظر — موم بننے پر ہے میرا مغز سر ہر دم مصر
ہم زبان کاٹین اگر یہ موم روغن ہو مضر — بعد مدت وصل شہد و موم مین ہوتا ہے مگر

اوسکے ہونٹونکے لئے اب موم روغن چاہیے

تم رکھائی سے جو کچھ چاہو سو فرمالو ہمین — واسطہ زلفونکا ہم اولجھے ہین سلجھالو ہمین
مانگ کا چوٹی کا صدقہ صاف ستالو ہمین — بچ رہا ہو تیل بالونکا تو دے ڈالو ہمین

اے صنم بہر چراغ زیست روغن چاہیے

اے مذاق اس گھات کی تلوار کا کیا ہو بیان — آب ہے اوسد ھار ہے رہتی ہے پر تشنہ زبان
خون چاٹے گر کسی کافر کا تب ہو تر زبان — ذوالفقار حیدری کی خشک ہے ناسخ زبان

بعد مدت اوسکو تھوڑا خون دشمن چاہیے

خمسہ ناتمام بر غزل خود

درد فرقت مین دوا کیسی ہے کس کا پرہیز — مجھ سے ملنے مین تکرار ہے مرے عیسا پرہیز

ایسے بیمار تو جیتے نہین مرجاتے ہین

نہ گراؤ مجھے نظرون سے تم اپنا جانو　　دیکھو تیوری نہ چڑھاؤ نہ بھوون کو تانو
اب بھی ملجاؤ خدا کے لیئے کہنا مانو　　آؤ ملجاؤ نہ اے یار لڑائی ٹھانو

لڑتے ملتے ہین بگڑتے ہین سنور جاتے ہین

چشم بھر آتی ہی خالی نہین رہتی اک پل　　ھوزش گریہ سے پردے بھی گئے آنکھ کے گل
پتلیان شوق مین نظارہ کے آئی ہین نکل　　دیکھو کب تک مری آنکھون سے رہو گے اوجہل

نظر آجاؤ کہ اب دیدۂ تر جاتے ہین

مئین کیون نکرین کیون نہ خطائین بخشائیں　　وقت رخصت کے جو روٹھے ہو تو کیونکر منائین
ای صنم ابکی سفر مین کہین ہم مرہی نجائیں　　ایکدن مل لو خدا جانے کہ پھر آئین نہ آئین

رات کی رات ہین مہمان سحر جاتے ہین

معجزہ عیسوی دکھلاؤگے کسدن صاحب　　بات کو ہونٹ تلک لاؤگے کسدن صاحب
جان بلب ہون اجی فرماؤگے کسدن صاحب　　منہ سے بولو ذرا کام آؤگے کسدن صاحب

بات رہجاتی ہی اور دن تو گذر جاتے ہین

کسطرف کوچۂ جانان سے سفر کرتے ہین　　جان کو خانۂ تن سے جو بدر کرتے ہین
کیا ہی دل کرتے ہین اور کیا ہی جگر کرتے ہین　　تن مردہ سے مذاق آج سفر کرتے ہین

جان چھوڑے ہوئے دلدار کے گھر جاتے ہین

مسدس

ہر شب تھے شانہ کش کسی زلف نگار کے
اوس دن کے یاد تفرقے کب روزگار کے
ہر روز محو تھے رخ آئینہ دار کے
برآئین راتین ہجر کی دان انتظار کے

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اڑاتے تھے لیل و نہار کے

ہے یاد زلف و رخ سحر و شام روز و شب
پیش نظر ہے گردش ایام روز و شب
نے چین رات دن ہے نہ آرام روز و شب
مطلع یہی پڑھون ہون مین ناکام روز و شب

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اُڑاتے تھے لیل و نہار کے

وہ انجمن طلسم کی اور وہ پری کہان
جاندی کے برج سونے کی بارہ دری کہان
وہ زہرہ وش کہان ہے وہ جادوگری کہان
وہ دورۂ قران و مہ و مشتری کہان

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اُڑاتے تھے لیل و نہار کے

اُس حور سے جدا ہین تو پریون سے کیا لین
ہنسنا کسیکا یاد ہو گر بھول کر ہنسین
جلسہ وہی نہین ہے تو کیا بیٹھین کیا اوٹھین
کیا روئین یاد کر کے وہ ہم اگلی صحبتین

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل و نہار کے

جانیکی خلوتون کی دلا کچھ نہ پوچھیے
جلسون کا لطف بھر خدا کچھ نہ پوچھیے

کیفیتین اٹھائی ہین کیا کچھ نہ پوچھیے
اب ان دنون کا ہمسے مزہ کچھ نہ پوچھیے

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل و نہار کے

وہ ماہ رو تھا ہیش نظر جس زمانہ مین
تھا مہربان وہ رشک قمر جس زمانے مین
سے ہیکنار شام و سحر جس زمانہ مین
پہلو مین تھا وہ آٹھ پہر جس زمانے مین

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اڑاتے تھے لیل و نہار کے

دن رات اوسکی زلف و جبین اپنے ہاتھ تھی
وہ روز روز عید تھا شب شب برات تھی
تھی رات دن مگر نہ یہہ دن تھا نہ رات تھی
اوس رات دن کی کیا کہین کچھ اور بات تھی

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل و نہار کے

ایام وصل ہوتے تھے کس رنگ سے بسر
رہتا تھا اوسکے پاے حنائی پہ اپنا سر
افسانے حسن و عشق کے تھے شام اور سحر
کیا گردش زمانہ کہین قصہ مختصر

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل و نہار کے

مت پھول لا نہین ہے وہ گلفام ساقیا
نلے یار دور مے کا نہ لے نام ساقیا
خالی دنون مین بھر کے نہ دے جام ساقیا
ہے آج کل شراب سے کیا کام ساقیا

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل ونہار کے

سامان دل لگی کے سبھی کچھ ہین کیا نہین
جینے سے بدمزہ ہون مزہ زیست کا نہین

وہ جی نہین وہ دل نہین وہ دلربا نہین
فرقت مین روزگار کا اب کچھ مزا نہین

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل ونہار کے

ہون منتظر اجل کا مین ہر شام ہر پگاہ
یارب شب فراق کی کب تک مین دیکھون راہ

طولانی فراق سے حالت ہوئی تباہ
دن ہجر کے بھی لین ہی گزر جائین جیسے واہ

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل ونہار کے

کیا جانین تیرے عشق کی تاثیر ہم دلا
ان گرم جوشیون سے تری ہمکو ہے گلا

وہان تو ہی جلد سے یا اوسی جانی کو یان بلا
مطلع یہ پڑھکے صبح و مساجی کو مت جلا

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل ونہار کے

دل مین بندھا ہی یار کی یکتائی کا سمان
موجود ہی وہ رات وہی دن وہی زمان

اگرچہ ابھی بہت دور نہین ہی وہ جان جان
اے دل نہ تیرہ یار یہ کرنا کہین گمان

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے

کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل و نہار کے

وصلت کی چھیڑ چھاڑ مین کیا لطف تھا مذاق
تھا ہر سخن مین ناز کی تازہ مزہ مذاق
بوس و کنار مین تھا عجب ذائقا مذاق
کیا کہنا اُن دنونکا بقول نوا مذاق

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل و نہار کے

تمت

قطعات تواریخ

تاریخ وفات نواب خان جہان خان مرحوم رئیس جاورہ

جانِ جہان محمد خانِ جہان خان نے
کی رحلت اس جہان سے رویا جہان سارا
ازروی ہاسے کہہ اسدم مذاق تاریخ
خانِ جہان جہانسے سوے جنان سدھارا
۱۲۹۵ ہجری

تاریخ فراغ علم مولوی سید عنایت احمد نقوی

کیا روشنی فضل مجید الدین سے
روشن ایک علم کا چراغ آج ہوا
سرسبز ہوا مطیع احمد کا پسر
غیرت دہ صد بہار باغ آج ہوا
پھولے پھلے شجر عنایت احمد
دل اپنا خوشی سے باغ باغ آج ہوا

فارغ ہوا علم سے جو وہ برخوردار — تاریخ مذاقؔ لکھ فراغ آج ہوا ۱۲۹۷

تاریخ وفات مولوی الہ یار شاہ صاحب مرحوم

عالم الہ یار شاہ ملک عدم کو گیا — علم حدیث و کتاب شہر مین معدوم ہے

بسکہ خوش اخلاق تھا عالم و صوفی حکیم — رحلت خوش خلق سے خلق بھی مغموم ہے

علم مین لے دلا ہجرت الہ یار کی — یار کا سال وصال کچھ تجھے معلوم ہے

وصل رحمت ہوا جبکہ وہ حق گو مذاقؔ — رحمت حق نے کہا واعظ مرحوم ہے ۱۲۸۶ ہجری

تاریخ وفات جناب حافظ شاہ نصیر صاحب مرحوم

عالم اکبر حدیث و فقہ — ہے مفسر کبیر کی تاریخ

قطب لشکر گوالیار دکن — حافظ ملک گیر کی تاریخ

عاشق اہلبیت مصطفوی — قادریہ فقیر کی تاریخ

ذاکر پنجتن کا ذکر وصال — شاکر چار پیر کی تاریخ

جس سے روشن ہو حال ماہ و سال — ہے وہ روشن ضمیر کی تاریخ

سنہ ہجری ہون بارہ سو اسّی ۱۲۸۰ — ایسی ہو شیخ نیر کی تاریخ

صبح روز سہ شنبہ بست و ششم — ہے جمادا خیر کی تاریخ

لامکانی فقیر نے تکیہ
محض بیوست وپا و عالم گرد
ترک جان وجہان مین تھا بیمثل
ہو چکی موت قبل موت اوسے
جیتے جی مر چکا ہے وہ مغفور
ہاتف غیب سے سنی [illegible]

ہے شہ بے سر پر کی تاریخ
ہے جہان بین بصیر کی تاریخ
ہے یہ اُس بے نظیر کی تاریخ
کیا کہون زندہ پیر کی تاریخ
کیا مذاق اوس فقیر کی تاریخ
شاہ حافظ نصیر کی تاریخ

۱۲۸۰

خاتمۃ الطبع

تاریخ مکان قاضی موسی رضا

بیت تاریخ بنائے بیت

مذاق جیسے مکین نے پوچھا بنا کی تاریخ کہئے کیا ہے
کہا [illegible] کون [illegible] مکان موسی رضا بنا ہے

تاریخ مسجد حلوائیان

مسجد [illegible] حلوائی نے خوب | بنگئی ہے یہ مسجد پاک لطیف
[illegible] تاریخ بنا کہے مذاق | آہ وہ ہو نقش بیت الله شریف

قطعہ تاریخ طبع کلام مرشدی والی رحمۃ الله علیہ از بندہ محمد ایثار علی عفا الله عنہ

کلام مرشد برحق مذاق جان وایمان
کہ در دنیا ودین شد مقتدا و رہنمائے ما
چو شد مطبوع بہر سال طبعش اینچنین گفتم
کلام رہنما و مقتدا و پیشوائے ما

۱۲۸۱ ھ

صحت نامہ کتاب مستطاب کلام دلدار علی مذاق رحمۃ اللہ علیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	سید	سپید	۲۸	۱۱	پید باہر	پیدا باہر	۵۰	۱	کو صاحب	کو تو صاحب
۱	۴	حمید	حمید ہو	۲۸	۱۶	محمود	ممدوح	۵۰	۱۴	خلوت خانہ ترا	جلوت خانہ ترا
۱	۶	احمد	صمد	۳۱	۶	آئے گئے	آئی	۵۱	۸	فطر	فطرہ
۳	۴	مشتیر	مسیر	۳۲	۷	اخرین	اخرین	۵۱	۱۳	مژدہ	مژد
۳	۱۰	تجلی ہی سے ہو پیدا	تجلی سے ہو اپنی	۳۲	۷	اولین سب	اولین ہیں سبا	۵۳	۷	ٹوٹتا	لوٹتا
۳	۱۲	انتنا	انتہا	۳۳	۷	ہو مومنون	ہو مومنو	۵۵	۳	مرا	سرا
۵	۱۴	خسروا	خسروانہ	۳۳	۱۲	غلام العیوب	علام الغیوب	۵۶	۴	بہ	بہر
۶	۱۱	نقی و شاہ نقی	نقی و شاہ نقی	۳۳	۱۵	صرف	حرف	۵۶	۱۰	پہ	پیہ
۶	۱۵	مٹا	گھٹا	۳۴	۶	جیش ولوا	جیش خدا	۵۸	۳	نہ پا ہیں	نہ پائی
۸	۱۶	ہوگا احسان	ہوگا نہ احسان	۳۵	۱	تار	ناز	۵۸	۴	تو ہی	[illegible]
۸	۱۷	ہیں فدا	ہیں ہو فدا	۳۵	۱۴	تاعم خدا	عمل علے	۵۸	۷	صلو اہین	صلا ہیں
۱۰	۴	ایل	قابل	۳۶	۲	علیہ آل	علیہ و آل	۵۸	۱۰	الامکان	لا کلام
۱۲	۵	کہ	کر	۳۶	۱۴	رد قبول	ورد قبول	۵۸	۱۶	فریشتہ	[illegible]
۱۳	۵	اللہ	یا اللہ	۳۶	۱۵	یا بس	یا بتن	۶۱	۵	و سپنے	آو سپنے
۱۴	۸	معجزہ	معجزے	۳۶	۷	جان تپہر	جان سے تپہر	۶۱	۴	بستی	ہستی
۱۴	۴	حی ہیں	جی ہیں	۳۷	۲	بندہی	بندہی	۶۲	۲	کی ہیں	کی سبھی ہیں
۱۴	۱۱	حلم	علم	۴۲	۲	بر	بہر	۶۲	۵	شاوں کھتکہ	[illegible]
۱۶	۹	و	وہ	۴۲	۱۷	کی	پر	۶۳	۱۲	اللہ	آلہ
۱۶	۹	محبوب و	محبوب	۴۳	۱۵	تہ آسمان تک	نو آسمان ہیں	۶۴	۱۴	نہ	نو
۱۸	۱۴	جنسے	عنبس	۴۴	۸	خدا ایک	خدا ایک	۶۴	۱۶	ہی کام	کا ہی کام
۱۹	۴	چوستنے	جھومتے	۴۵	۶	علان	غلمان	۶۶	۱	ہوں	ہو
۲۰	۱۴	ہمین	ہیں	۴۵	۸	جہاں سے	خیاں سے	۶۷	۴	صاف	صاف ہی
۲۲	۱۵	بانی و والی	مالی و جانی	۴۵	۱۲	سوق	شرق	۶۸	۳	کو ہی	ہی کو
۲۳	۳	ربیع الاولین	ربیع اولین	۴۵	۱۵	شرح	چرخ	۶۹	۷	ور	اور
۲۵	۱	آئیہ	ہیں	۴۷	۹	صنوبر	حضور	۷۰	۴	خمسہ بر غزل	مخمس بر قصیدہ
۲۶	۸	کرسی	آپ ہی کی	۴۷	۴	اسم اچہا	اسم اعظم	۷۰	۲	ہیں	ہیں
۲۷	۱	آحال	حال	۴۸	۵	قرانا	قرآن	۷۳	۴	اللہ سے	اللہ سے وصل